e-paper www.avadhnama.com
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 205 Sunday , April 26 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۰۵) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۶-اپریل ۲۰۲۶ء، مطابق ۸-ذیقعدۃ الحرام-۷ ۱۴۴ھ صفحات-۸

بنگال اور تمل ناڈو میں دوبارہ پولنگ کی کوئی سفارش نہیں کی گئی: الیکشن کمیشن

نئی دہلی، (یو این آئی) الیکشن کمیشن کے حکام نے ہفتے کے روز واضح کیا ہے کہ مغربی بنگال اور تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے لیے 23 اپریل کو ہونے والی پولنگ کے حوالے سے کسی بھی مقام پر دوبارہ ووٹنگ کی سفارش نہیں کی گئی ہے۔ ریاست کی 294 رکنی اسمبلی کے پہلے مرحلے کے تحت 152 نشستوں کے لیے اس ہفتے جمعرات کو ووٹ ڈالے گئے۔ ان نشستوں کے لیے مجموعی طور پر 376,44 پولنگ اسٹیشنز قائم کیے گئے تھے۔ چند مقامات پر اکا دکا واقعات کے علاوہ ووٹنگ کا عمل پرامن رہا تمل ناڈو کی تمام 234 اسمبلی نشستوں پر ایک ہی مرحلے میں انتخابات مکمل کر لیے گئے۔ اس مقصد کے لیے ریاست بھر میں 064,75 پولنگ اسٹیشنز بنائے گئے تھے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق، دونوں ریاستوں میں رائے دہندگان کی جانب سے بھرپور جوش و خروش دیکھا گیا اور پولنگ کے نئے ریکارڈ قائم ہوئے ہیں۔

غازی آباد میں اکھلیش یادو کی یوگی حکومت پر تنقید

غازی آباد (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع غازی آباد میں سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے پریس کانفرنس کے دوران مرکز اور ریاستی حکومت کو جم کر نشانہ بنایا۔ انہوں نے کسانوں کے مسائل، بڑھتی ہوئی مہنگائی، بجلی کے بحران اور ایم ایس پی کے تعلق کئی بڑے معاملے اٹھائے اور اہم اعلانات بھی کیے۔ ہفتہ کو منعقدہ پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے کسان پریشان ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن آج کسان کی اوسط آمدنی صرف 12-13 ہزار روپے رہ گئی ہے۔ کھاد، ڈیزل اور بیج جیسی ضروری چیزیں مسلسل مہنگی ہوتی جا رہی ہیں جس سے کھیتی کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے وارننگ دی کہ امریکہ کے ساتھ ہوئی ڈیل کے بعد غیر ملکی مصنوعات ہندوستانی بازار میں آئیں گی جس سے مقامی کسانوں کو بڑا نقصان ہوگا اور ان کا مقابلہ بڑھے گا۔

آر جی کر قتل کیس کیلئے ترنمول کا جنگل راج ذمہ دار: مودی

وزیراعظم نے خواتین سے متعلق معاملات پر توجہ مرکوز کی

پنی ہاٹی (مغربی بنگال)، 24 اپریل (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے 9 اگست 2024 کو آر جی کر میڈیکل کالج اور اسپتال کے اندر 31 سالہ پوسٹ گریجویٹ ٹرینی خاتون ڈاکٹر کے ساتھ ہوئی زیادتی اور قتل کے لیے ترنمول کانگریس کے جنگل راج کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ کولکتہ کے شمال میں واقع پنی ہاٹی اسمبلی حلقہ میں بی جے پی امیدوار اور آر جی کر متاثرہ کی ماں رتنا دیبناتھ کی حمایت میں انتخابی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے خواتین سے متعلق معاملات پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے ریاست میں خواتین کے مبینہ استحصال پر مغربی بنگال کی حکمراں جماعت ترنمول کانگریس پر سخت حملہ کیا۔ پنی ہاٹی میں انتخابی میدان میں پہنچنے سے پہلے مسٹر مودی نے محترمہ رتنا دیبناتھ کے ساتھ ایک روڈ شو کی قیادت بھی کی۔ مسٹر مودی نے ریلی میں آئے لوگوں سے کہا کہ "جس ماں نے اپنی بیٹی کو ڈاکٹر بنایا اور جس کی بیٹی کو ترنمول کے مہا جنگل راج※ نے چھین لیا، بی جے پی نے اسی ماں کو اس بار اپنا امیدوار بنایا ہے۔" جمعرات کو مغربی بنگال میں ہوئے پہلے مرحلے کی ریکارڈ ووٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے دعویٰ کیا کہ ترنمول کانگریس اس وقت مکمل طور پر بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ "ریکارڈ ووٹنگ دیکھنے کے بعد پوری ترنمول کانگریس گھبراہٹ میں ہے۔ اسی وجہ سے وہ ریاست میں تشدد پھیلانے کے لیے غنڈوں کا سہارا لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسے بجھنے سے پہلے دیا تیز جلتا ہے۔ ترنمول کانگریس کی صورتحال بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ پنی ہاٹی میں مسٹر مودی نے خواتین سے متعلق معاملات پر توجہ دی اور ریاست میں خواتین کی صورتحال کا مبینہ طور پر فائدہ اٹھانے کے لیے حکمراں ترنمول پر تنقید کی۔ مسٹر مودی نے ہجوم سے پوچھا کہ ریاست کی وزیر اعلیٰ سوال کرتی ہیں کہ خواتین شام سات بجے کے بعد باہر کیوں رہتی ہیں۔ ترنمول خواتین کو گھروں کے اندر دبا کر کیوں رکھنا چاہتی ہے؟" انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی کے اقتدار میں آنے پر وہ خواتین کے تحفظ اور احترام کو یقینی بنائیں گے۔ انہوں نے خواتین کی ڈھال بن کر ان کے خوابوں کو پورا کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ "ہم ریاست کی ہر خاتون کے تحفظ اور سلامتی کو یقینی بنائیں گے۔ ہم یہ یقینی بنائیں گے کہ بنگال کی خواتین کے تمام خواب اور خواہشات پوری ہوں۔ انہوں نے بنگال کے ووٹروں سے اپیل کی اور ان سے بی جے پی کو ووٹ دینے کی درخواست کی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ "نیتاجی سبھاش چندر بوس نے مشہور نعرہ دیا تھا تم مجھے خون دو، میں تمہیں آزادی دوں گا※۔ آج میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے اپنا ووٹ کی شکل میں آشیرواد دیں اور میں آپ کو اس مہا جنگل راج※ سے آزادی دوں گا۔"

یوگی کے مغربی بنگال میں پھر جارحانہ تیور

ندیا میں ممتا بنرجی کو بنایا ہدف تنقید

ندیا (مغربی بنگال)، (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مغربی بنگال دورے کے دوران ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے ندیا ضلع کی نودویپ اسمبلی سیٹ سے بی جے پی امیدوار کی حمایت میں منعقدہ جلسے میں کہا کہ "ممتا دیدی کو اس بات کی فکر ہے کہ اگر ہندوؤں کی تعداد بڑھے گی تو سڑکوں پر افطار کیسے ہوگا"۔ یوگی نے امن و امان کی صورتحال تباہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ٹی ایم سی جمہوریت میں یقین نہیں رکھتی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے کی پولنگ میں بی جے پی لیڈروں اور امیدواروں پر حملے ہوئے، جسے پورے ملک نے دیکھا۔ انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ "4 مئی کو جب نتائج آئیں گے تب ٹی ایم سی کے غنڈوں کے پاس چھپنے کی جگہ نہیں ہوگی۔ بنگال اب انارکی کو قبول نہیں کرے گا"۔ وزیر اعلیٰ نے کانگریس، بائیں بازو کی جماعتوں اور ٹی ایم سی پر بنگال کو "لوٹ اور بدانتظامی کی علامت" بنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ریاست ان سے آزاد ہو کر "ڈبل انجن حکومت" کو منتخب کرے، جو دوگنی رفتار سے ترقی کرے گی۔ یوگی نودویپ اسمبلی حلقہ سے بی جے پی امیدوار محترمہ شروتی ششیکھر گوسوامی کی حمایت میں جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ شدید گرمی کے باوجود جلسے میں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ حامیوں نے "یوگی یوگی" کے نعرے لگائے، جس پر وزیر اعلیٰ نے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے پہلے مرحلے میں 152 سیٹوں پر ہوئی ریکارڈ ووٹنگ کے لیے ووٹروں کو مبارکباد دی اور کہا کہ عوام دہشت، مافیا راج اور بدعنوانی سے نجات چاہتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 4 مئی کو نتائج کے ساتھ پورے بنگال میں بی جے پی کا پرچم لہرائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے سی اے اے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قانون پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان میں مظلوم ہندو، بدھ، جین اور سکھ برادری کے لوگوں کو ہندوستانی شہریت دینے کی ضمانت دیتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ٹی ایم سی نے اس قانون کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ بنگال میں دراندازوں کو تحفظ دیا جا رہا ہے، جبکہ وہ مقامی لوگوں کے حقوق پر قبضہ کر رہے ہیں۔ یوگی نے الزام لگایا کہ بنگال میں درگا پوجا، مورتی وسرجن اور 'جے شری رام' کے نعرے پر پابندی لگانے کی کوشش ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلکتہ ہائی کورٹ کو بھی اس سلسلے میں سختی سے ہدایات دینی پڑیں۔ انہوں نے واضح کہا کہ "بنگال کی سرزمین پر ماں کالی اور ماں درگا کی پوجا کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر کسی نے کوشش کی تو سڑکوں پر احتجاج ہوگا"۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے اتر پردیش کی صورتحال بھی خراب تھی، لیکن اب قانون کی حکمرانی قائم ہوئی ہے اور ترقی کا ماڈل پورے ملک کے سامنے رکھا گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہی ماڈل بنگال میں بھی نافذ کیا جا سکتا ہے۔

منی پور میں نہیں تھم رہا ہے تشدد، مظاہرین پولیس کے مابین تصادم

امن کا مطالبہ لے کر وزیر اعلیٰ کی رہائش گھیرنے نکلے ہزاروں افراد، پولیس نے داغے آنسو گیس کے گولے

امپھال (ایجنسی) منی پور میں تشدد تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ہفتہ کے روز ریاست کی راجدھانی امپھال میں مستقل امن کا مطالبہ لے کر وزیر اعلیٰ رہائش کی طرف بڑھ رہے ہزاروں مظاہرین کا پولیس کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ حالات کو قابو میں کرنے کے لیے سیکورٹی فورسز کو آنسو گیس کے گولے چھوڑنے پڑے۔ یہ احتجاجی مظاہرہ 'میتئی تنظیم کوآرڈینیٹنگ کمیٹی آن منی پور انٹگریٹی' کے بینر تلے منعقد کیا گیا تھا۔ آج منی پور کی سالمیت کے لیے کام کرنے والی 'سی او سی او ایم آئی' کی اپیل پر ہزاروں لوگ سڑکوں پر اترے۔ یہ مظاہرین شہر کے مختلف حصوں سے 4 الگ الگ ریلیوں کی شکل میں وزیر اعلیٰ رہائش کی طرف بڑھ رہے تھے، حالانکہ پولیس اور اضافی سیکورٹی فورسز نے پہلے سے ہی بابو پاڑا واقع وزیر اعلیٰ رہائش کے چاروں طرف سیکورٹی کا سخت پہرہ لگا دیا تھا۔ کیسامپت جنکشن، کانگلا گیٹ، کونگ مماتنگ اور موئرانگ کھونگ جیسے اہم مقامات پر زبردست بیریکیڈنگ کی گئی تھی۔ افسران کے مطابق جب بھیڑ نے امپھال مشرق ضلع کے کھورئی لاملونگ علاقہ میں بیریکیڈس توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی، تو پولیس نے انہیں روکنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغے۔ یہ علاقہ وزیر اعلیٰ کی رہائش سے محض 2 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

احتجاجی مظاہرہ میں شامل لوگ ہاتھوں میں تختیاں اور بینر لیے ہوئے تھے۔ ان کے اہم مطالبات میں بشنوپور ضلع میں حال ہی میں ہوئے بم دھماکہ میں ہلاک 2 معصوم بچوں کے لیے انصاف کا مطالبہ بھی شامل تھا۔ مظاہرین کا مطالبہ یہ بھی تھا کہ نسلی تشدد کے سبب نقل مکانی کو مجبور ہوئے ہزاروں لوگوں کی فوری بازآبادکاری کی جائے۔ مظاہرین نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ 3 مئی 2023 سے شروع ہوئے بحران کے باوجود ابھی تک کوئی ٹھوس حل نہیں نکالا گیا ہے۔

بہر حال، آج کافی ہنگامہ اور تصادم کے بعد مظاہرین کے ایک نمائندہ وفد کو وزیر اعلیٰ وائی کھیم چند سنگھ سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ ملاقات کے بعد سی او سی او ایم آئی کے کنوینر وائی دھیرین نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو اپنے مطالبات پر مبنی عرضداشت پیش کر دیا ہے۔ دھیرین نے الزام عائد کیا کہ سیاسی عزائم کی کمی اور الگ الگ بیانیے کے سبب امن کوششوں میں رخنہ پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے ان کے مطالبات پر جلد کارروائی نہیں کی تو تحریک کو مزید تیزی عطا کی جائے گی۔ سی او سی او ایم آئی ترجمان کھیم شانتا سنگھ نے بتایا کہ انہوں نے 7 اپریل کو ٹرونگلاؤبی میں ہوئے بم دھماکہ کی کارروائی رپورٹ طلب کی ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اگر حکومت ان سوالات کے جواب دینے میں ناکام رہتی ہے تو وہ جمہوری طریقے سے احتجاج کے دیگر راستے اختیار کریں گے۔

انتخابی کمیشن نے بنگال کے چھ پولیس افسران کو معطل کرنے کی ہدایت دے دی

نئی دہلی، (یو این آئی) الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال کے چیف الیکٹورل آفیسر کی رپورٹ پر ریاستی پولیس کے چھ افسران کو معطل کرنے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ کمیشن نے ان افسران کے خلاف کارروائی کی رپورٹ بھی طلب کی ہے۔ کمیشن کے سکریٹری نے اس سلسلے میں بنگال کے چیف سکریٹری کو دو خطوط بھیجے ہیں۔ 23 اپریل کو لکھے گئے ایک خط میں ہنگل گنج تھانے کے تھانہ انچارج سندیپ سرکار کو معطل کرنے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہدایت دی گئی۔ ان پر جانبداری اور مقامی عناصر کے ساتھ ملی بھگت کرنے کے ساتھ ساتھ سب کو برابر کا موقع فراہم کرنے میں ناکام رہنے کا الزام ہے۔ کمیشن نے مسٹر سرکار کی جگہ تھانے میں دوسرا انچارج مقرر کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ کمیشن نے اسی طرح ڈائمنڈ ہاربر ضلع کے پانچ افسران کے خلاف بھی انتخابات کے دوران ڈیوٹی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں معطلی اور تادیبی کارروائی کی ہدایات جاری کی ہیں۔ ان افسران میں ڈائمنڈ ہاربر کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سندیپ گرائی، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سجل منڈل، ڈائمنڈ ہاربر تھانے کے انچارج موسم چکرورتی، فالتا تھانے کے انچارج اجے باغ اور اُستی پولیس تھانے کی انچارج ششیکھا باغ شامل ہیں۔ ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی جانب سے اس سخت کارروائی کا مقصد انتخابی عمل کی شفافیت اور غیر جانبداری کو یقینی بنانا ہے۔

کے سی آر کی بیٹی کویتا نے بنالی اپنی پارٹی

'تلنگانہ راشٹر سینا' کے ذریعہ نئی طرز کی سیاست شروع کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) تلنگانہ جاگرتی سنگٹھن کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ کی بیٹی کے کویتا نے ہفتے کے روز 'تلنگانہ راشٹر سینا' (ٹی آر ایس) نام سے نئی پارٹی کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کے سی آر کی پارٹی کا مختصر نام بھی ٹی آر ایس یعنی تلنگانہ راشٹر سمیتی تھا۔ چند سال قبل اسے بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کر دیا گیا۔ کویتا نے حیدرآباد کے مضافات میں منعقدہ ایک پروگرام میں اپنی پارٹی کے نام کا اعلان کیا۔ ستمبر 2025 میں کویتا کو بی آر ایس سے اس وقت معطل کر دیا گیا جب اپنے چچازاد اور پارٹی لیڈر ٹی ہریش راؤ اور رشتہ دار جے سنتوش کمار پر بی آر ایس حکومت کے دوران بنائی گئی کالیشورم لفٹ آبپاشی اسکیم کے حوالے سے اپنے والد بی آر ایس سربراہ کے چندر شیکھر راؤ کی شبیہ کو 'خراب' کر الزام لگایا تھا۔ اپنی معطلی کے بعد سے وہ تلنگانہ جاگرتی نامی اپنی قیادت والی ثقافتی تنظیم کے بینر تلے عوامی مسائل پر توجہ مرکوز کر رہی ہیں۔ ان کے والد کی قیادت والی بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کا اصل نام تلنگانہ راشٹر سمیتی (ٹی آر ایس) تھا۔ حالانکہ 2022 میں اس کا نام بدل کر بی آر ایس کر دیا گیا تھا۔ کے کویتا مختلف بے ضابطگیوں کے لیے بی آر ایس حکومت کی مسلسل ناقد رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت پر آر ٹی سی ایجی ٹیشن، پانی کی قلت اور بجلی کی کٹوتی جیسے اہم مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا تھا۔ کے کویتا نے بی آر ایس پر خواتین ریزرویشن بل اور حد بندی سمیت مرکزی تشویش کے مسائل کو نہ اٹھانے پر بھی تنقید کی۔ یہ وعدہ کرتے ہوئے کہ ان کی پارٹی نوجوانوں کو مواقع فراہم کرے گی اور سیاست میں تبدیلی لائے گی، کویتا نے کہا کہ تلنگانہ کو عوام پر مبنی حکومت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مٹی کی بیٹی ہونے کے ناطے میں ایک نئی طرز کی سیاست کے ساتھ آگے آ رہی ہوں۔ غور طلب ہے کہ کے کویتا گزشتہ کئی برسوں سے انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) کے نشانہ پر تھیں۔ انہیں دہلی کی کیجریوال حکومت میں بنائی گئی شراب پالیسی میں مبینہ گھپلے کے سلسلے میں ملزم بنایا گیا ہے۔ اس معاملے میں مرکزی جانچ ایجنسی متعدد بار کے کویتا سے پوچھ گچھ کر چکی ہے۔

غازی پور میں مبینہ زیادتی اور قتل کے واقعہ پر ریاست کا سیاسی ماحول گرم

'انصاف مانگا نہیں، چھینا جاتا ہے'، غازی پور میں درندگی پر راہل - پرینکا کا حملہ، یوگی - مودی حکومت سے پوچھے تلخ سوال!

لکھنؤ/غازی پور۔ اتر پردیش کے ضلع غازی پور میں ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ مبینہ زیادتی اور قتل کے واقعے نے ریاست کا سیاسی ماحول گرم کر دیا ہے۔ اتر پردیش کے غازی پور میں وشوکرما برادری کی ایک بیٹی کے ساتھ ہوئی درندگی اور بہیمانہ قتل نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس واردات سے جہاں عوام میں شدید ناراضگی ہے وہیں سیاسی سطح پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے اس معاملے پر انتہائی جارحانہ رُخ اختیار کرتے ہوئے مرکز کی مودی حکومت اور اتر پردیش کی یوگی حکومت پر شدید تنقید کی۔ راہل گاندھی نے 'ایکس' پر اپنی پوسٹ میں اسے صرف ایک جرم نہیں بلکہ 'خطرناک پیٹرن' قرار دیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر نے الزام لگایا کہ ہاتھرس، کٹھوعہ، اناؤ اور اب غازی پور میں ایک ہی جیسی حقیقتیں سامنے آ رہی ہیں، جہاں مجرم کو تحفظ ملتا ہے اور متاثرہ کے خاندان کو ہراساں کیا جاتا ہے۔

غازی پور کے اس دل دہلا دینے والی واردات نے انتظامیہ کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ الزام ہے کہ عصمت دری اور قتل کے بعد متاثرہ خاندان کو ایف آئی آر درج کرانے سے روکنے کے لیے دھمکیاں دی گئیں اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ جس ریاست میں ماں باپ کو اپنی بیٹی کی ایف آئی آر درج کرانے کے لیے بھیک مانگنا پڑے، وہاں کی حکومت کو اقتدار میں رہنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ متاثرہ دلت، پسماندہ یا غریب ہو تو جرائم پیشہ اکثر اقتدار کے تحفظ میں بے خوف گھومتے ہیں، جو جمہوریت کے لیے سب سے بڑا داغ ہے۔

راہل گاندھی نے اپنے ردِعمل میں پرانی سنگین وارداتوں کو یاد دلاتے ہوئے حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ منی پور سے لے کر اتر پردیش تک بیٹیاں انصاف کی راہ دیکھتے دیکھتے دم توڑ رہی ہیں۔ کانگریس لیڈر نے سوال کیا: 'وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ جواب دیں، آپ کے دورِ اقتدار میں بیٹیاں اتنی غیر محفوظ کیوں ہیں؟' انہوں نے کہا کہ اقتدار میں بیٹھے لوگوں کی خاموشی مجرموں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ راہل نے انتباہ دیا کہ ایسے حالات میں انصاف مانگا نہیں جاتا ہے، اور ہم چھین کر لائیں گے۔ کانگریس کے سابق صدر نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ان پولیس افسران کے خلاف فوری کارروائی کی جائے جنہوں نے خاندان کو ایف آئی آر درج کرانے سے روکا۔ راہل گاندھی نے متاثرہ خاندان کے لیے سیکورٹی اور اس پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملزمین کو سزا دلانے تک یہ لڑائی ختم نہیں ہوگی۔ غازی پور کی اس واردات نے ایک بار پھر ریاست میں امن و امان اور خواتین کی حفاظت کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے۔ پوری اپوزیشن نے اب اس معاملے پر حکومت کو گھیرنا شروع کر دیا ہے جس سے آنے والے دنوں میں اتر پردیش کی سیاسی صورتحال مزید گہری ہونے کا امکان ہے۔

راہل گاندھی کے علاوہ لوک سبھا رکن اور کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے 'ایکس' پر کی گئی پوسٹ میں کہا کہ "اتر پردیش میں ایک لڑکی کے بہیمانہ قتل کے معاملے میں کیس درج ہونے میں ٹال مٹول، پھر متاثرہ خاندان کو دھمکیاں ملنا اور دبنگوں کی طرف سے شر پسندی پھیلانا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریاست میں خواتین کے خلاف ظلم و جبر شباب پر ہے۔" انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں اب یہی غیر اعلانیہ قانون بن گیا ہے کہ جب بھی کسی خاتون پر ظلم ہوتا ہے تو متاثرہ کو ہی مزید پریشان کیا جاتا ہے۔ پرینکا گاندھی نے مزید کہا کہ "خواتین کے بارے میں وزیر اعظم کی بڑی بڑی باتیں صرف دکھاوا ہیں۔ اناؤ ہو، ہاتھرس ہو، پریاگ راج ہو یا غازی پور، جہاں کہیں بھی خواتین کے ساتھ ناانصافی ہوئی، بی جے پی اپنی پوری طاقت کے ساتھ متاثرہ کے خلاف مجرم کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ ملک بھر کی خواتین یہ اندھیر نگری دیکھ رہی ہیں۔"

'امریکہ عزت بچانے کا راستہ تلاش کر رہا ہے'

دوسرے دور کے امن مذاکرہ سے قبل ایران کا تلخ تبصرہ

تہران (ایجنسی) ایران اور امریکہ کے درمیان دوسرے مرحلہ کے امن مذاکرہ کی تیاریاں تیز ہو گئی ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے پاکستانی حکام کو اپنی شرائط کے ساتھ ساتھ امریکی مطالبات پر اپنے اعتراضات سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن دونوں ہی ممالک کی طرف سے سخت بیان بازیوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ ایران نے ایک ایسا بیان دے دیا ہے، جو امریکہ کے لیے پریشان کرنے والا ہے۔ 'دی ٹائمز آف اسرائیل' کی ایک رپورٹ کے مطابق ایرانی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ اس جنگی دلدل سے نکلنے کے لیے ایک باوقار راستہ تلاش کر رہا ہے جس میں وہ پھنس چکا ہے۔ یہ تبصرہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی نمائندے اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر پاکستان کے لیے روانہ ہو رہے ہیں، جہاں ایرانی وزیر خارجہ پہلے سے موجود ہیں۔

ایرانی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ جنگ کے اس دلدل سے نکلنے کا ایک باوقار راستہ تلاش کر رہا ہے جس میں وہ پھنس گیا ہے

دلچسپ بات یہ ہے کہ وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے دونوں ممالک (امریکہ اور پاکستان) ایرانی نمائندوں کے ساتھ بات چیت کریں گے، لیکن ایرانی سرکاری میڈیا کا کہنا ہے کہ براہ راست مذاکرہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ادھر امن مذاکرہ کے حوالے سے ترکیے نے بھی اہم بیان دیا ہے۔ وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان ممکنہ امن معاہدے کے بعد ترکیے آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں کو ہٹانے کے آپریشن میں حصہ لینے پر غور کر سکتا ہے۔ فیدان نے کہا کہ کسی بھی معاہدے کے بعد ایک تکنیکی ٹیم کے ذریعے آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں کو صاف کرنے کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترکیے اصولی طور پر ایسی کوششوں کو ایک انسانی فریضہ سمجھتے ہوئے مثبت نظر سے دیکھتا ہے۔ بہر حال، امن مذاکرہ کے دوسرے مرحلہ کے پیش نظر اسلام آباد میں 'لاک ڈاؤن' جیسی صورتحال ہے۔ ایک ہفتہ سے جاری پابندیوں نے عام زندگی کو متاثر کر دیا ہے۔ لاکھوں لوگوں کو مختصر فاصلے کا سفر کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ چیک پوسٹس، سڑکوں کے بند ہونے اور راستوں کی تبدیلی معمول بن چکی ہے۔ ہوائی اڈے اور سخت سیکورٹی والے ریڈ زون کی جانب جانے والی عموماً مصروف سڑکیں سنسان ہیں۔ آمد و رفت پر سخت پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ اہم چوراہوں پر فوجی اور پولیس اہلکار تعینات ہیں، جبکہ ہوائی اڈے تک جانے والے مرکزی راستوں پر اضافی سیکورٹی فورسز تعینات کی گئی ہیں۔

بی جے پی کے دورِ حکومت میں اب متاثرہ کو ہراساں کرنے کا نیا نظام بن گیا ہے: پرینکا گاندھی

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے اتر پردیش میں ایک لڑکی کے قتل سے پہلے اس کی شکایت درج کرنے میں تاخیر برتنے اور پھر بدمعاشوں کی جانب سے متاثرہ خاندان پر دباؤ ڈالنے کے معاملے پر ریاستی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے دورِ اقتدار میں اب یہ ایک نیا نظام بن گیا ہے۔ سنیچر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں محترمہ واڈرا نے لکھا: "اتر پردیش کے غازی پور میں ایک لڑکی کے قتل کے معاملے میں پہلے ایف آئی آر درج کرنے میں آنا کانی، پھر متاثرہ خاندان کو دھمکیاں ملنا اور بدمعاشوں کے ذریعے لاقانونیت پھیلانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ریاست میں خواتین کے خلاف مظالم انتہا پر ہیں۔" پرینکا گاندھی نے کہا کہ بی جے پی راج میں اب یہ ایک "غیر اعلانیہ قانون" بن گیا ہے کہ جب بھی کسی خاتون پر ظلم ہوتا ہے تو الٹا متاثرہ شخص کو ہی مزید ہراساں کیا جاتا ہے۔

2 ماہ کی کشیدگی کے بعد نظر آئی امید کی شمع، تہران سے کمرشیل پروازوں کا آغاز

تہران (ایجنسی) امریکہ اور ایران کے ساتھ جاری طویل کشیدگی کے بعد ایران نے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے کمرشیل پروازوں کو پھر سے شروع کر دیا ہے۔ راجدھانی تہران کے امام خمینی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ہفتہ (25 اپریل) کو 2 ماہ بعد پہلی بار باقاعدہ پروازیں شروع کی گئیں۔ اسے جنگ کے بعد حالات معمول پر آنے کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سرکاری میڈیا کے مطابق تہران سے ابتدائی پروازیں ترکیہ کے استنبول، عمان کے مسقط اور سعودی عرب کے مدینہ کے لیے روانہ ہوئیں۔ یہ قدم ایک ایسے وقت میں اٹھایا گیا ہے جب حال ہی میں امریکہ کے ساتھ جنگ بندی نافذ ہوئی ہے، جس کے بعد ایران نے آہستہ آہستہ اپنی فضائی حدود کھولنا شروع کی تھی۔ اب کمرشیل پروازوں کی بحالی سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ حالات دھیرے دھیرے استحکام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پروازوں پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ 'فلائٹ ریڈار 24' کے مطابق ہفتہ کی صبح استنبول کے لیے کم از کم 3 پروازیں روانہ ہوئیں۔ حالانکہ زمین پر حالات مکمل طور پر معمول پر نہیں آئے ہیں۔ معاشی اور توانائی شعبے میں اب بھی اس کے گہرے اثرات دیکھے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر آبنائے ہرمز میں جاری کشیدگی کے باعث عالمی سطح پر تیل اور گیس کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنگ بندی کے باوجود معاشی دباؤ برقرار ہے۔ واضح رہے کہ ایران نے چند روز قبل ہی اپنی فضائی حدود (ایئر اسپیس) کو جزوی طور پر کھولنے کا اعلان کیا تھا۔ ملک کی سول ایوی ایشن اتھارٹی نے بتایا تھا کہ اب ایران کے مشرقی حصے سے گزرنے والی بین الاقوامی پروازوں کو اجازت مل گئی ہے۔ جبکہ ہندوستان نے 2 روز قبل اپنے شہریوں کو ایران کا سفر نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ تہران میں واقع ہندوستانی سفارت خانے نے اپنی تازہ ترین ایڈوائزری میں کہا کہ "علاقائی کشیدگی کے باعث فضائی حدود پر پابندیاں اور آپریشنل غیر یقینی صورتحال ایران سے آنے اور جانے والی بین الاقوامی پروازوں کو متاثر کر رہی ہے۔"

فلسطین میں غزہ جنگ کے بعد پہلی بار انتخابات

سیاسی عمل دوبارہ شروع ☆ جنوبی لبنان میں اسرائیلی بمباری، 6 شہید ☆ مسجد الاقصیٰ میں اسرائیلی دراندازیاں: 8 ممالک کی شدید مذمت ☆ غزہ کے بچوں کی صدمے کے سبب بولنے کی صلاحیت متاثر ہونے کا انکشاف ☆ غزہ میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی حملے، 12 فلسطینی شہید

غزہ، 25 اپریل (یو این آئی) فلسطینیوں کے لیے غزہ جنگ کے بعد پہلی بار انتخابات عمل کا دوبارہ آغاز ہوگیا ہے۔ الجزیرہ ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق فلسطین میں غزہ جنگ کے آغاز کے بعد پہلی بار سیاسی عمل کا دوبارہ آغاز ہو گیا ہے، جہاں مقبوضہ مغربی کنارے اور غزہ کے کچھ حصوں میں بلدیاتی انتخابات کے لیے ووٹنگ جاری ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان انتخابات کو خطے کی موجودہ سیاسی صورتحال میں ایک اہم پیشرفت قرار دیا جارہا ہے۔ غزہ کے علاقے دیر البلاح میں 70 ہزار سے زائد فلسطینی اپنا حق رائے دہی استعمال کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ غزہ میں بلدیاتی انتخابات کے لیے ووٹنگ 2006 کے بعد پہلی بار ہو رہی ہے۔ دوسری جانب مقبوضہ مغربی کنارے میں تقریباً 15 لاکھ ووٹرز رجسٹرڈ ہیں جو اپنے مقامی نمائندوں کا انتخاب کریں گے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان انتخابات میں حصہ لینے والے زیادہ تر امیدواروں کا تعلق تحریکِ فتح یا آزاد گروپوں سے ہے، جبکہ غزہ میں حماس کے امیدواروں کے نام باقاعدہ فہرستوں میں شامل نہیں ہیں۔ الجزیرہ ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق فلسطینیوں کی بڑی تعداد جنگی حالات کے باوجود سیاسی عمل میں حصہ لینے کے لیے پرعزم دکھائی دے رہی ہے۔

☆ جنوبی لبنان میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں مزید 6 افراد شہید اور 2 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ جنگوں کے باعث ایران اور لبنان میں تین کروڑ بیس لاکھ افراد بے گھر ہیں۔ بیشتر صحت مراکز تباہ یا بند ہیں، بیماریاں بڑھ رہی ہیں اور دوائیں کم ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق بحران سے نمٹنے کے لیے عالمی ادارہ صحت کو فوری طور پر تین کروڑ تیس لاکھ ڈالرز کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے لبنان میں جنگ بندی میں تین ہفتے کی توسیع کا اعلان کیا تھا، مگر اس کے باوجود ٹرمپ کے اعلان کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسرائیلی جارحیت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اسرائیلی فوج نے جبری انخلاء کا حکم جاری کرتے ہوئے جنوبی لبنان کے رہائشیوں کو کہا ہے کہ انہیں کم از کم ایک کلومیٹر دور چلے جانا چاہیے۔

☆ سعودی عرب سمیت 8 عرب و اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ نے اسرائیلی قابض فورسز کی جانب سے مسجد الاقصیٰ اور عیسائی مقدس مقامات کی بار بار خلاف ورزیوں کی سخت مذمت کی ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق سعودی عرب، پاکستان، مصر، ترکیہ، اردن، متحدہ عرب امارات، قطر اور جمہوریہ انڈونیشیا کے وزرائے خارجہ نے مسجد الاقصیٰ میں اسرائیلی آباد کاروں اور انتہا پسند وزراء کی جانب سے، اسرائیلی پولیس کے حصار میں مسلسل دراندازیوں اور مقدس مقامات کے احاطوں میں اسرائیلی پرچم لہرانے کے اقدامات کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ رپورٹس کے مطابق وزرائے خارجہ نے ان اشتعال انگیز اقدامات کو بین الاقوامی قوانین اور انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ناقابل قبول قرار دیا۔ رپورٹس کے مطابق مشترکہ بیان میں القدس اور وہاں کے اسلامی و عیسائی مقدس مقامات کی موجودہ تاریخی اور قانونی حیثیت کو تبدیل کرنے کی کسی بھی کوشش کو سختی سے مسترد کیا۔ 8 ممالک کے وزرائے خارجہ نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی قانونی و اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرے۔ اسرائیل کو مقبوضہ مغربی کنارے میں خطرناک کشیدگی بڑھانے سے روے اور اس کی غیر قانونی کارروائیاں ختم کرنے پر دباؤ ڈالے۔

☆ جنگ بندی کے باوجود غزہ میں جاری حملوں اور مسلسل خوف کے ماحول نے بچوں کی ذہنی صحت کو شدید متاثر کیا ہے، اندازاً 1.1 ملین بچے نفسیاتی اور سماجی مدد کے منتظر ہیں جبکہ کئی بچے صدمے کے باعث بولنے کی صلاحیت کھو رہے ہیں۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق کچھ بچوں میں یہ مسئلہ جسمانی چوٹوں جیسے کہ سر پر ضرب یا دماغی نقصان کے باعث پیدا ہو رہا ہے جبکہ کئی بچوں میں کوئی ظاہری چوٹ نہیں دیکھی گئی مگر شدید خوف اور صدمہ انہیں خاموش کر دیتا ہے، غزہ کے اسپتالوں میں ایسے کیسز میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈاکٹرز کا اس صورتِ حال سے متعلق کہنا ہے کہ بعض بچے اچانک مکمل طور پر بولنا چھوڑ دیتے ہیں جسے 'نفسیاتی گونگا پن' کہا جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق مسلسل جنگ، موت کے مناظر، عزیزوں کا کھو جانا اور عدم تحفظ بچوں کو اس حد تک متاثر کرتا ہے کہ ان کا دماغ دفاعی حالت میں چلا جاتا ہے، اس کیفیت میں بچہ نا صرف بولنا چھوڑ دیتا ہے بلکہ سیکھنے اور معمول کی سرگرمیوں میں بھی حصہ نہیں لے پاتا۔ عرب میڈیا کے مطابق غزہ کی صورتِ حال دیگر تنازعات سے مختلف ہے جہاں ہر فرد عدم تحفظ کا شکار ہے اور علاج و مدد کے وسائل بھی محدود ہیں۔ غزہ کے طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے بچوں کی بحالی ایک طویل اور مشکل عمل ہے جس کے لیے مستقل علاج اور محفوظ ماحول ضروری ہے تاہم جنگی حالات کے باعث یہ سہولتیں محدود ہو چکی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چھوٹے چھوٹے مثبت اقدامات جیسے کھیل اور سکون بخش سرگرمیاں بچوں کی بحالی میں مدد دے سکتی ہیں مگر اصل ضرورت امن اور تحفظ کی ہے تاکہ یہ بچے دوبارہ معمول کی زندگی کی طرف لوٹ سکیں۔

☆ غزہ میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی بربریت کا سلسلہ جاری ہے، تازہ حملوں میں مزید 12 فلسطینی شہید ہوگئے۔ الجزیرہ ٹی وی کے مطابق اسرائیلی فضائی اور زمینی حملوں نے جنگ بندی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے، اس حوالے سے فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے مختلف علاقوں میں حملے کیے ہیں جس میں معصوم فلسطینی شہید ہوئے۔ واضح رہے کہ اکتوبر 2025 کی جنگ بندی کے بعد 800 سے زائد فلسطینیوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ دوسری جانب جنوبی لبنان میں سیز فائر کے باوجود اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں مزید 6 افراد شہید اور 2 زخمی ہوگئے۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ جنگوں کے باعث ایران اور لبنان میں تین کروڑ بیس لاکھ افراد بے گھر ہیں۔ بیشتر صحت مراکز تباہ یا بند ہیں، بیماریاں بڑھ رہی ہیں اور دوائیں کم ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق بحران سے نمٹنے کے لیے عالمی ادارہ صحت کو فوری طور پر تین کروڑ تیس لاکھ ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اسرائیلی جنگی کوششوں کے باوجود محتاط اور مثبت موقف پر برقرار ہے: ایردوان

انقرہ، 25 اپریل (یو این آئی) ایک طرف اسرائیل جیسے عناصر جنگ کے شعلے دوبارہ بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں، تو صدر رجب طیب ایردوان نے کہا ہے کہ وہ اس عمل کو "احتیاطی انداز میں پُرامید" رہ کر دیکھ رہے ہیں۔ جمعہ کو استنبول کے دولما باہچے صدارتی دفتر میں منعقدہ ترکیہ صدی سرمایہ کاری کے لیے ایک مضبوط مرکز تقریب سے خطاب میں ایردوان نے کہا کہ نہ تو خطہ اور نہ ہی دنیا ماضی کی طرف لوٹ سکتی ہے اور انہوں نے مزید کہا کہ بڑے جھٹکے سے پیدا ہونے والی دراڑوں کے اثرات وقت کے ساتھ واضح ہوتے جائیں گے۔" صدر ایردوان نے کہا: "حال ہی کے برسوں کے ایک بڑے سیکیورٹی بحران کو کامیابی سے نمٹا کر ترکیہ نے ایک بار پھر اپنی خطے میں استحکام کے جزیرے کے طور پر اپنی حیثیت کو قائم اور مضبوط کر دیا ہے۔" ترک صدر کے یہ بیانات ایسے وقت میں آئے ہیں جب اسرائیل نے خطے میں متعدد محاذوں پر اپنی فوجی جارحیت میں توسیع کی ہے، جس میں غزہ جنگ، لبنان اور شام میں جاری حملے اور ایران کے ساتھ براہ راست تنازع شامل ہیں۔ ترکیہ نے بارہا خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کے بڑھتے ہوئے حملے علاقائی عدم استحکام کو گہرا کر سکتے ہیں اور وسیع تر تنازع کو بھڑکا سکتے ہیں، جبکہ ترکیہ ایک مستحکم کردار کے ساتھ مشرقِ وسطیٰ میں احتیاط اور کشیدگی میں کمی کی اپیل کر رہا ہے۔ صدر ایردوان نے ترکیہ کو عالمی سطح پر ایک اہم سرمایہ کاری مرکز کا درجہ دلانے کے زیر مقصد وسیع اصلاحات کا عندیہ بھی دیا اور بین الاقوامی سرمایہ کو راغب کرنے کے لیے نئی ترغیبات کا اشارہ دیا۔ حکومت کے اقتصادی روڈ میپ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ایردوان نے کہا کہ انقرہ "جامع ضوابط" متعارف کرائے گا جن کا مقصد ترکیہ کو "دنیا کے سب سے زیادہ پرکشش سرمایہ کاری مراکز میں سے ایک" بنانا ہے، اس سے سرمایہ کاروں کے اعتماد اور مسابقت میں دوبارہ بہتری لانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ منصوبے کے مرکز میں استنبول فنانس سنٹر ہے، جہاں حکومت کمپنیوں کے لیے اضافی ٹیکس مراعات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ترک رہنما نے کہا کہ اس مرکز کے ذریعے ٹرانزٹ تجارت کرنے والی کمپنیوں کو منافع پر 95 فیصد ٹیکس معافی سے استفادہ ملے گا، جو استنبول کو عالمی مالیاتی ترسیل اور تجارت کے لیے ایک کلیدی مرکز بنانے کی سمت ایک اقدام ہے۔ یہ اقدامات ترکیہ کی وسیع تر حکمتِ عملی کی عکاسی کرتے ہیں کہ وہ یورپ، ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان اپنی جغرافیائی پوزیشن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بین الاقوامی کمپنیوں کے لیے متبادل مالی مراکز کا مرکز بننے کی اپنی کشش کو تقویت دے گا۔ صدر ایردوان نے اس اقدام کو اقتصادی لچک مضبوط کرنے اور اعلیٰ قدر والی سرمایہ کاری میں توسیع کی طویل مدتی بصیرت کا حصہ قرار دیا، اور اشارہ دیا کہ جب انقرہ عالمی سرمایہ کاری کے تیزی سے مسابقتی منظرنامے میں اپنی برتری تیز کرنا چاہتا ہے تو مزید ضوابطی اقدامات بھی سامنے آسکتے ہیں۔

آسمان کو چھوتی سونے کی قیمتوں سے شادیوں کے رجحانات تبدیل، دلہنیں نقلی زیورات پہننے لگیں

کراچی، 25 اپریل (یو این آئی) جنوبی ایشیا میں سونے کی قیمتوں میں اضافے کے پیش نظر شادیوں کے رجحانات تبدیل ہونے لگے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جنوبی ایشیا میں سونے کی ریکارڈ قیمتوں نے شادیوں کے روایتی انداز کو نمایاں طور پر بدل کر رکھ دیا ہے، جہاں دلہنوں اور ان کے خاندانوں کے لیے خالص سونا خریدنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ سونے کی قیمتوں میں اضافے کے بعد دلہنیں اب نقلی زیورات پر مائل ہونے لگی ہیں، دوسری جانب ایک گرام گولڈ جیولری بطور متبادل تیزی سے مقبول ہو رہی ہے، یوں سمجھیں کہ متوسط طبقے حکمت عملی بدل رہا ہے۔ ادھر پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں سونے کی خریداری میں بھی نمایاں کمی دیکھی گئیں جس کے بعد سونا اب زیور نہیں، سرمایہ کاری کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے۔

ایران دشمنوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے

ایران نے اسرائیلی ایجنٹ کو پھانسی پر لٹکا دیا

ایران کا بین الاقوامی پروازیں دوبارہ شروع کرنے کا اعلان

تہران، 25 اپریل (یو این آئی) مشیر ایرانی سپریم لیڈر علی اکبر ولایتی کا کہنا ہے کہ ایران دشمنوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق علی اکبر ولایتی کا کہنا تھا کہ ایران کے مخالفین کی صفوں میں گہری دراڑ پڑ چکی ہے۔ مشیر ایرانی سپریم لیڈر نے کہا کہ امریکہ ایران میں پھوٹ پڑنے کی باتیں کر رہا ہے، حقیقت میں خود امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ متحد ایران اس وقت امریکہ اور اسرائیل گٹھ جوڑ کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہے۔ دوسری جانب ایران کی وزارتِ دفاع کے ترجمان جنرل رضا طلائی نِک نے کہا ہے کہ ملک کی "میزائل صلاحیت کا ایک بڑا حصہ اب بھی استعمال نہیں ہوا۔" ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق ترجمان وزارت دفاع جنرل رضا طلائی نے ایک بیان میں کہا کہ ان کی میزائل صلاحیت کا بڑا حصہ اب بھی غیر استعمال شدہ رہ گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایران کے پاس دشمن کو جواب دینے کے لیے بڑی صلاحیت موجود ہے، اور ایرانی مسلح افواج نے جنگ بندی شروع ہونے تک مقبوضہ علاقوں کی فضائی حدود پر کنٹرول برقرار رکھا۔

☆ ایران میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کے جرم میں ایک اور اسرائیلی ایجنٹ کو پھانسی دے دی گئی۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ شخص پر جنوری میں ملک گیر احتجاجی مظاہروں کے دوران تخریب کاری کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق سزا یافتہ شخص کی شناخت عرفان کیانی کے نام سے کی گئی ہے، جس پر دہشت پھیلانے کے الزامات تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایرانی سپریم کورٹ کی جانب سے اسرائیلی ایجنٹ کے خلاف سنائے گئے فیصلے کی توثیق کے بعد اسے آج پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ملزم کو ملک میں بدامنی اور تخریبی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا تھا۔

☆ ایران کے دارالحکومت تہران کے سب سے بڑے ہوائی اڈے، امام خامنہ ای انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے آج سے بین الاقوامی پروازیں دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ابتدائی طور پر ترکیہ کے شہر استنبول اور عمان کے دارالحکومت مسقط کے لیے پروازیں دوبارہ شروع کی جائیں گی۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب تقریباً دو ماہ کی بندش کے بعد ایران بتدریج اپنی فضائی سروسز بحال کر رہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ملک بھر میں ہوائی آپریشنز مرحلہ وار بحال کیے جا رہے ہیں تاکہ معمول کی فضائی آمدورفت کو دوبارہ یقینی بنایا جا سکے۔ واضح رہے کہ فروری کے اواخر میں شروع ہونے والی علاقائی کشیدگی کے باعث ایران نے اپنی فضائی حدود بند کر دی تھی، جس کے نتیجے میں ملکی اور بین الاقوامی پروازیں معطل ہو گئی تھیں، تاہم اب صورتحال میں بہتری کے بعد فضائی آپریشنز بحال کیے جا رہے ہیں۔

ایران کا ایک ہزار سے زائد اقسام کے ہتھیار مقامی سطح پر تیار کرنے کا دعویٰ

پاسداران انقلاب اور اسماعیل بقائی نے براہ راست مذاکرات یا ملاقات کے منصوبے کی تردید کردی

تہران، 25 اپریل (یو این آئی) ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ مقامی سطح پر ایک ہزار سے زائد اقسام کے ہتھیار تیار کر رہا ہے، جن میں میزائل، ڈرونز اور دیگر عسکری نظام شامل ہیں، جبکہ ملک کی میزائل صلاحیت کا ایک اہم حصہ ابھی تک استعمال میں نہیں لایا گیا۔ ایرانی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایرانی وزارت دفاع کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل رضا طلائی نِک نے ایک بیان دیتے ہوئے ملک کی دفاعی اور جوابی تیاریوں کو بلند سطح پر قرار دیا ہے، تاہم انہوں نے کہا ہے کہ 7 اپریل تک امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ کشیدگی کے دوران بھی ایران کی مسلح افواج نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ کارروائیوں کے دوران ایرانی افواج نے مقبوضہ علاقوں کی فضائی حدود پر برتری برقرار رکھی۔ ایران کے جوہری پروگرام پر اختلافات برقرار، میزائل پروگرام مذاکرات کا حصہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں تیار ہونے والے تمام ہتھیار مکمل طور پر مقامی سطح پر تیار کیے جاتے ہیں۔ بریگیڈیئر جنرل رضا طلائی نِک کے مطابق آج ایک ہزار سے زائد اقسام کے ہتھیار مکمل طور پر ملک کے اندر تیار کیے جا رہے ہیں اور یہ صلاحیت دفاعی شعبے میں 25 سال سے زائد عرصے کی سرمایہ کاری کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہتھیاروں کی پیداوار ملک کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہے تاکہ اگر کچھ تنصیبات کو نقصان پہنچے تو بھی پیداوار کا عمل جاری رکھا جا سکے۔ ترجمان نے کہا کہ تقریباً 9 ہزار کمپنیاں دفاعی صنعت کی معاونت میں مصروف ہیں، جو اس شعبے کی وسعت اور خود انحصاری کی عکاسی کرتی ہے۔ ترجمان نے آبنائے ہرمز کے حوالے سے ایران کے اقدامات کو اسٹریٹجک کنٹرول کا ذریعہ قرار دیا، جبکہ ان کے مطابق خلیج عمان میں متعدد مواقع پر مخالف قوتوں کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ انہوں نے ملک بھر میں ہونے والے عوامی اجتماعات کو بھی سراہتے ہوئے اسے سماجی معجزہ قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ 3 کروڑ سے زائد افراد قومی دفاعی مہم میں حصہ لینے کے لیے رجسٹر ہو چکے ہیں، جو ان کے مطابق دنیا میں عوامی سطح پر متحرک ہونے کی ایک غیر معمولی مثال ہے۔

پاسداران انقلاب اور ترجمان وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے ایران امریکہ میں براہ راست مذاکرات یا ملاقات کے منصوبے کی تردید کردی۔ ایرانی پاسداران انقلاب کا کہنا ہے کہ امریکہ سے ایران کی براہ راست مذاکرات کی درخواست جھوٹ پر مبنی ہے، ایران کی جانب سے مذاکرات کی درخواست کا وائٹ ہاؤس کا دعویٰ مسترد کرتے ہیں۔ آئی آر جی سی نے کہا کہ امریکہ کی زیادتیوں کے باعث فی الحال واشنگٹن سے مذاکرات کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ دوسری طرف ترجمان ایرانی وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے ایکس پر لکھا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان فی الحال کسی ملاقات کا کوئی منصوبہ نہیں ہے، ایران اپنے موقف کو پاکستان کے ذریعے آگے پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی پاکستان پہنچ چکے ہیں، جہاں وہ اپنے دورے کے دوران پاکستانی اعلیٰ قیادت سے اہم ملاقاتیں کریں گے۔ اسماعیل بقائی نے یہ بھی کہا کہ پاکستان خطے میں امن کی بحالی کے لیے اپنی ثالثی اور سفارتی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادھر ترجمان وائٹ ہاؤس کیرولائن لیوٹ نے کہا ہے کہ وہ تصدیق کرتی ہیں کہ امریکہ ایران کا موقف سننے کے لیے تیار ہے، اور اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر اسلام آباد جا رہے ہیں۔ کیرولائن نے کہا ایران کی جانب سے پیش رفت نظر آرہی ہے، جے ڈی وینس ابھی یہیں رہیں گے اور صورت حال پر نظر رکھیں گے۔ ایران معاہدے کیلئے مذاکرات کرنا چاہتا ہے، صدر ٹرمپ ترجمان کا کہنا تھا کہ امریکی وفد پاکستان کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کے لیے جا رہا ہے، پورے مذاکراتی عمل میں پاکستان شاندار دوست اور ثالث رہا ہے۔ انھوں نے کہا صدر ٹرمپ کے کہنے پر ایرانی حکام نے خود رابطہ کیا، ایرانی حکام نے براہ راست مذاکرات کے لیے کہا، اسی لیے صدر ٹرمپ وفد بھیج رہے ہیں۔ کیرولائن لیوٹ نے کہا کہ امید ہے بات چیت نتیجہ خیز ہوگی اور ڈیل کی جانب بڑھے گی، پورے مذاکراتی عمل میں صدر ٹرمپ نے اپنی ریڈ لائنز واضح کی ہیں۔

مہلک انجیکشن اور فائرنگ اسکواڈ سے سزائے موت بحال

واشنگٹن، 25 اپریل (یو این آئی) امریکی محکمہ انصاف نے کہا ہے کہ امریکہ میں مہلک انجیکشن اور فائرنگ اسکواڈ سے سزائے موت کا عمل بحال کر دیا گیا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکی محکمہ انصاف کی جانب سے کہا گیا ہے کہ مہلک انجیکشن اور فائرنگ اسکواڈ سے خطرناک مجرموں کو سزائے موت دی جا سکے گی۔ محکمہ انصاف کے مطابق سزائے موت کے مقدمات کو تیز کرنے کے لیے اندرونی طور پر عمل کو درست کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ جنوری میں اپنا عہدہ دوبارہ سنبھالنے کے فوراً بعد ٹرمپ نے ایک ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط کیے تھے جس میں موت کی سزاؤں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے اٹارنی جنرل کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ موت کی سزاؤں کے لیے مہلک انجیکشن کی وافر فراہمی کی جائے۔

ڈالر سواپ کا مقصد امریکی اثاثوں کی بے ہنگم فروخت بند کرنا ہے، ایران

تہران، 25 اپریل (یو این آئی) ایرانی پارلیمنٹ اسپیکر باقر قالیباف کا کہنا ہے کہ ڈالر سواپ اور دیگر مالیاتی اقدامات کا مقصد امریکی اثاثوں کی بے ہنگم فروخت کو بند کرنا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی پارلیمنٹ اسپیکر باقر قالیباف کا کہنا تھا کہ امریکہ میں ادارہ جاتی سرمایہ کاروں پر فروخت کی حد مقرر کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزید کشیدگی بڑھنے پر مالیاتی راستے مزید محدود ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب روس میں ایرانی سفیر کاظم جلالی کا کہنا ہے کہ تہران مذاکرات اور جنگ دونوں کے لیے تیار ہے، ایران کبھی مذاکرات سے پیچھے نہیں ہٹا۔ کاظم جلالی کا کہنا تھا کہ امریکہ کی تاریخ رہی ہے ہمیشہ معاہدوں کے بعد اسے توڑ دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کیساتھ جوہری معاہدہ توڑنے کا ذمہ دار واشنگٹن ہے، تہران کا موقف واضح ہے دباؤ میں مذاکرات کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایران معاہدے کیلئے مذاکرات کرنا چاہتا ہے: صدر ٹرمپ

واشنگٹن، 25 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران ہم سے بات کرنا چاہ رہا ہے، وہ کسی معاہدے تک پہنچنے کیلئے مذاکرات کرنا چاہتا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کو دیے گئے ایک ٹیلیفونک انٹرویو میں ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران امریکی مطالبات کے مطابق پیشکش دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ ایرانی پیشکش کا مقصد امریکی مطالبات کو پورا کرنا ہے، اب دیکھتے ہیں کہ ایران کس طرح کی پیشکش لاتا ہے؟ رپورٹ کے مطابق امریکی صدر نے اس پیشکش کی تفصیلات ظاہر نہیں کیں، تاہم ان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ واشنگٹن اور تہران کے درمیان سفارتی رابطے جاری ہیں اور کسی ممکنہ معاہدے کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کی بحالی کی کوششیں جاری ہیں، جبکہ علاقائی سطح پر بھی سفارتی سرگرمیوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے ترجمان وائٹ ہاؤس کیرولین لیوٹ کا کہنا تھا کہ ایران کی جانب سے پیشرفت نظر آ رہی ہے، جے ڈی وینس ابھی یہیں رہیں گے، صورتحال پر نظر رکھیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پورے مذاکراتی عمل میں پاکستان شاندار دوست اور ثالث رہا ہے، صدر ٹرمپ کے کہنے پر ایرانی حکام نے خود رابطہ کیا۔ واضح رہے کہ پاکستان دونوں فریقین کو جلد دوبارہ مذاکرات کی میز پر لانے کیلئے سرگرم ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف کی جانب سے امن و استحکام کیلئے اہم پالیسی اور سفارتی ہدایات جاری کر دی گئیں۔ پاکستان خطے میں کشیدگی کم کرنے، اعتماد سازی اور مذاکراتی عمل آگے بڑھانے کیلئے پرعزم ہے۔ شہباز شریف نے اعلیٰ سطح سفارتی رابطوں میں تیزی لانے اور مشاورت جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ امیر قطر نے کہا کہ قطر پاکستان کی قیادت میں ثالثی کی کوششوں کی حمایت جاری رکھے گا، قطر شراکت داروں کے ساتھ ہم آہنگی جاری رکھے گا۔

ایران ولبنان میں جنگ بندی امریکی دباؤ کا نتیجہ: اسرائیل بے اختیار

بیروت، 25 اپریل (یو این آئی) ایران اور لبنان میں جنگیں شروع کرنے والا اسرائیل اس وقت دونوں تنازعات میں جنگ بندی پر عمل پیرا ہے جبکہ ان جنگوں کا انجام اسرائیل کے بجائے امریکہ طے کر رہا ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے جنگ بندی میں توسیع اور ایران سے مذاکرات میں اسرائیل کی عدم شمولیت نے اس تاثر کو مزید مضبوط کیا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسرائیلی وزیرِ اعظم نیتن یاہو نے طویل عرصے تک ایران اور حزب اللہ کو بڑا خطرہ قرار دیا اور جنگ کی حمایت کی لیکن موجودہ صورتِ حال اس کے قابو سے باہر ہے، اسرائیلی وزیرِ اعظم نے عوام سے ایران اور حزب اللہ کے خاتمے کے وعدے کیے تھے جو پورے ہوتے نظر نہیں آرہے۔ حالیہ سروے کے مطابق زیادہ تر اسرائیلی شہری چاہتے ہیں کہ جنگ جاری رہے چاہے اس کے نتیجے میں امریکہ کے ساتھ تعلقات خراب ہو جائیں جبکہ ایران کے ساتھ جنگ بندی بھی اسرائیلی عوام میں غصہ پیدا کر رہی ہے۔ رپورٹ میں شائع کیے گئے تجزیے کے مطابق اسرائیل اثر و رسوخ رکھتا ہے مگر حتمی فیصلے واشنگٹن کرتا ہے۔ اسرائیلی اپوزیشن رہنماؤں نے نیتن یاہو کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ فوجی کامیابیوں کو سیاسی فائدے میں تبدیل نہیں کیا جا سکا۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس میں کہا جا رہا ہے کہ ایران کی حکومت بدستور قائم ہے، جوہری پروگرام جاری ہے اور خطے میں طاقت کا توازن اسرائیل کے حق میں واضح طور پر تبدیل نہیں ہوا جسے ایک اسٹریٹجک ناکامی قرار دیا جا رہا ہے۔

فرانس کے صدر نے امریکہ کو ناقابل اعتبار اتحادی قرار دیا

پیرس، 25 اپریل (یو این آئی) فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے امریکہ کو ناقابل اعتبار اتحادی قرار دے دیا۔ ایک بیان میں ایمانوئل میکرون نے امریکہ کے حوالے سے بات کی اور امریکہ کو ناقابل اعتبار اتحادی قرار دیا۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ ایمانوئل میکرون ہمیشہ فرانسیسی زبان ہی میں بات کرتے ہیں مگر امریکا کو ناقابل اعتبار کہنے کیلئے انہوں نے انگریزی ہی کا لفظ استعمال کیا۔

فن لینڈ میں جوہری ہتھیاروں پر عائد پرانی پابندی ختم کرنے کا فیصلہ

پیرس، 25 اپریل (یو این آئی) فن لینڈ میں قانون سازوں نے ایسی ترامیم تجویز کردی ہیں جن کے تحت ایٹمی ہتھیاروں کی درآمد اور ملکیت پر عائد پابندی ختم کی جاسکتی ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق فن لینڈ کی وزارتِ دفاع نے اس حوالے سے بتایا ہے کہ حکومت نے جوہری توانائی کے قانون اور فوجداری ضابطے میں ترمیم کے لیے تجاویز پارلیمان میں پیش کردی ہیں۔ ان مجوزہ ترامیم کے تحت فن لینڈ میں جوہری ہتھیاروں کی درآمد، نقل وحمل، فراہمی اور ذخیرہ کرنے کی اجازت دی جاسکے گی۔ وزارتِ دفاع کے مطابق اس اقدام کا مقصد قانونی رکاوٹیں دور کرکے قومی دفاع کو مضبوط بنانا اور نیٹو کے اجتماعی دفاعی نظام سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ فن لینڈ کے وزیر دفاع انٹی ہیکانن کا کہنا ہے کہ پرانا قانون جدید سیکیورٹی حالات سے ہم آہنگ نہیں تھا، ہمارا مقصد نیوکلیئر ہتھیار رکھنا نہیں صرف دفاعی تیاری ہے، اور یہ تجویز غیر یقینی سیکیورٹی ماحول میں ملک کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے پیش کی گئی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ قانونی رکاوٹیں ختم کرنے سے دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا اور نیٹو کی جوہری ڈیٹرنس میں فن لینڈ کا کردار بھی مضبوط ہوگا۔ فن لینڈ میں 1987 کے قانون کے تحت جوہری ہتھیاروں کی ملک میں موجودگی مکمل طور پر ممنوع تھی، اب حکومت کی جانب سے نئی پالیسی نیٹو دفاعی حکمت عملی کے مطابق لائی جارہی ہے، جب سے فن لینڈ نیٹو رکن بنا ہے وہ دفاعی پالیسیوں پر نظرثانی کرنے لگا ہے۔ موجودہ قانون میں نیوکلیئر ہتھیاروں کی درآمد اور منتقلی اور ذخیرہ مکمل طور پر ممنوع تھی۔ روس کی جانب سے فن لینڈ کے اقدام کو خطے میں کشیدگی بڑھانے کا سبب قرار دے دیا گیا۔ عالمی ماہرین کا کہنا ہے کہ فن لینڈ نے روس کے قریب ہونے کی وجہ سے دفاعی حکمت عملی سخت کی ہے۔

ورلڈ ویٹرنری ڈے پر لکھنؤ میں شاندار کنونشن، جانوروں کے ڈاکٹروں کو خراجِ تحسین

جانوروں کے ڈاکٹروں کو دیے گئے فرائض اور حکومتی اسکیموں کے مؤثر نفاذ کی ہدایت

لکھنؤ:۲۵ر اپریل۔"ورلڈ ویٹرنری ڈے" کے موقع پر آج یہاں اٹل بہاری واجپئی کنونشن سینٹر میں اتر پردیش ویٹرنری ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک عظیم الشان کنونشن اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔دھرم پال سنگھ، کابینی وزیر برائے لائیو اسٹاک ڈیولپمنٹ، ڈیری ڈیولپمنٹ اور پولیٹیکل پنشن ڈپارٹمنٹ اتر پردیش نے بطور مہمان خصوصی اس پروگرام میں شرکت کی۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ جانوروں کے ڈاکٹر نہ صرف جانوروں کا علاج کرتے ہیں بلکہ مویشیوں، خوراک کی حفاظت اور صحت عامہ کے حقیقی محافظ بھی ہوتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ "ورلڈ ویٹرنری ڈے" کا اہتمام پوری دنیا میں جانوروں کے ڈاکٹروں کی لگن، خدمات اور شراکت کو خراج تحسین کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔کابینی وزیر شری سنگھ نے کہا کہ اس سال ورلڈ ویٹرنری ڈے کا تھیم، "ویٹرنری ڈاکٹرز دنیا کے بہترین ہیں" انتہائی متعلقہ ہے۔یہ تھیم واضح کرتا ہے کہ جانوروں کے ڈاکٹروں کا کردار صرف ویٹرنری کیئر تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں محفوظ دودھ، غذائیت، فوڈ چین کو مضبوط بنانا اور صحت مند مویشیوں کے ذریعے انسانی صحت کی حفاظت شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ صحت مند اور پیداواری مویشیوں سے کسانوں اور مویشیوں کے مالکان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور ریاست کی معیشت مضبوط ہوگی۔جناب سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش جیسی وسیع ریاست میں مویشی پالنا دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔لاکھوں خاندان اپنی روزی روٹی کے لیے مویشیوں پر انحصار کرتے ہیں۔

نتیجتاً، جانوروں کے ڈاکٹروں، پیرا ویٹرنری اسٹاف، اور محکمانہ اہلکاروں کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔انہوں نے تمام جانوروں کے ڈاکٹروں پر زور دیا کہ وہ خدمت، حساسیت اور مکمل لگن کے جذبے کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیں، تاکہ ریاست کا مویشی صحت مند، محفوظ اور زیادہ خوشحال بن سکے۔جناب سنگھ نے محکمہ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ریاستی حکومت کے ذریعہ چلائے جانے والے مویشی پالن اور ڈیری ڈیولپمنٹ اسکیموں کے فوائد آخری میل تک پہنچیں۔انہوں نے کہا کہ اسکیموں کے موثر نفاذ سے مویشی پال کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا، دیہی علاقوں میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، اور خود کفیل اتر پردیش کے عزم کو نئی تحریک ملے گی۔انہوں نے ویٹرنری کے عالمی دن کے موقع پر جانوروں کے ڈاکٹروں، جانوروں کے پالنے والے کسانوں اور لائیو سٹاک کے شعبے سے وابستہ تمام اہلکاروں کو بھی دلی مبارکباد دی۔اس موقع پر، گائے کی خدمت کمیشن کے چیئرمین، شری شیام بہاری

گپتا نے جانوروں کے ڈاکٹروں کو مبارکباد دی اور کہا کہ ویٹرنری افسران نے ریاستی حکومت کی گائے کے تحفظ، مویشیوں کو فروغ دینے اور دیہی خوشحالی کی اسکیموں کے کامیاب نفاذ میں انمول تعاون کیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ مویشیوں کے تحفظ اور فروغ میں جانوروں کے ڈاکٹروں کی خدمات ہمیشہ متاثر کن رہی ہیں۔پروگرام میں حیوانات اور ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری مکیش کمار میشرم نے کامیاب تنظیم کے لیے اتر پردیش ویٹرنری ایسوسی ایشن کو مبارکباد دی اور محکمہ اور ایسوسی ایشن کے درمیان بہتر تال میل کے ذریعے جانوروں کی صحت کی خدمات کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔اس موقع پر محکمہ انیمل ہسبنڈری ڈائرکٹر (ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ڈاکٹر میم پال سنگھ، ڈائرکٹر (ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ) ڈاکٹر راجندر کے علاوہ بڑی تعداد میں ویٹرنری ڈاکٹرس، محکمہ کے افسران اور معززین موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت اتر پردیش ویٹرنری ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر سدھیر کمار نے کی۔

معدنیات کی غیر قانونی کان کنی اور نقل وحمل کی کسی صورت اجازت نہیں دی جائے گی: مالا سریواستو

لکھنؤ:۲۵ر اپریل۔اتر پردیش حکومت غیر قانونی کان کنی، معدنیات کی غیر قانونی نقل وحمل اور اوور لوڈنگ کو موثر طریقے سے کنٹرول کرنے کے لیے مسلسل سخت اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلے میں، سکریٹری/ڈائریکٹر، محکمہ ارضیات اور کان کنی، اتر پردیش، مسز مالا سریواستو کی ہدایات کے مطابق، ہفتہ کو رائے بریلی ضلع کے علاقے میں ایک خصوصی سرپرائز انفورسمنٹ مہم چلائی گئی۔یہ مہم رائے بریلی سے اناؤ سرحد اور فتح پور سرحد تک چلائی گئی تھی، جس میں ڈائریکٹوریٹ کی سطح سے اسپیشل سکریٹری اور اڈیشنل ڈائریکٹر محکمہ ارضیات اور کان کنی مسٹر ارون کمار کی قیادت میں مائنز آفیسر لکھنؤ، بارہ بنکی، ایودھیا اور ڈائریکٹوریٹ کے اسسٹنٹ کیمسٹ کی ایک مشترکہ ٹیم نے مکمل چھان بین کی تھی۔مہم کے دوران معدنیات لے جانے والی گاڑیوں کا بغور معائنہ کیا گیا۔متعدد گاڑیوں کے خلاف قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پائی گئی، جس کے نتیجے میں سخت کارروائی کی گئی اور تقریباً 840.23.5 روپے جرمانے کیے گئے۔مہم کی پیشرفت کا جائزہ لیتے ہوئے، ارضیات اور کان کنی کی سکریٹری/ڈائریکٹر، اتر پردیش، مسز مالا سریواستو نے، بین ریاستی سرحد سے متصل اضلاع کے حکام کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ دوسری ریاستوں سے آنے والے معدنیات کو صرف درست ISTPs (انٹر اسٹیٹ ٹرانزٹ پاس) کے ساتھ منتقل کیا جائے۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اوور لوڈنگ کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ اضلاع میں واقع مائننگ ایریاز میں سورس لیول پر لوڈنگ کے معیارات پر سختی سے عمل کیا جائے، تاکہ نقل و حمل کے دوران قواعد کی خلاف ورزی نہ ہو۔مزید براں، غیر قانونی نقل وحمل اور اوور لوڈنگ پر موثر کنٹرول کے لیے آئی او ٹی پر مبنی PTZ (رونیٹ اینڈ زوم سمارٹ کیمرہ) اور اے این پی آر (آٹو میٹک نمبر پلیٹ ریکگنیشن سسٹم) کیمروں سے لیس چیک گیٹس کو 7×24 فعال رکھنے کی ہدایات دی گئی ہیں، تاکہ گاڑیوں کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جاسکے اور کسی بھی بے ضابطگی پر فوری کارروائی کی جاسکے۔سکریٹری/ڈائریکٹر نے تمام ضلعی عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ریاست میں غیر قانونی کان کنی اور غیر قانونی نقل وحمل کے خلاف ایک مسلسل اور موثر انداز میں نافذ کرنے والی کارروائی کریں۔انہوں نے کہا ہے کہ اگر حکومت کی منشا کے مطابق کارروائی میں کوئی کوتاہی پائی گئی تو متعلقہ افسر/ملازمین اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔محکمہ ارضیات اور کان کنی کے ایڈیشنل ڈائرکٹر جناب ارون کمار نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ تمام کام قواعد کے مطابق کیے جائیں۔

لکھنؤ میں "رَشمِ رتھی" کے ہیرک جینتی سال پر شاندار "رَشمِ رتھی اُتسو"، ڈپٹی سی ایم نے نمائش دیکھی

دنکر کی تخلیق قوم پرستی اور بھارتی ثقافت کا لازوال ورثہ: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ۔اندرا گاندھی پرتشٹھان کے جیوپیٹر ہال میں نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے قومی شاعر رام دھاری سنگھ "دنکر" کی مشہور و معروف تخلیق "رَشمِ رتھی" کے ہیرک جینتی سال کے موقع پر منعقد "رَشمِ رتھی اُتسو" کے تحت لگائی گئی نمائش کا معائنہ کیا۔اس موقع پر وہ بھارتی ثقافت کی تشکیل میں سوامی وویکانند کے اہم کردار پر منعقد پروگرام میں بھی شریک ہوئے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ قومی شاعر رام دھاری سنگھ دنکر کی تخلیق "رَشمِ رتھی" بھارتی ثقافت، قومی جذبے اور بہادری کا بے مثال خزانہ ہے۔یہ صرف ادب نہیں بلکہ ایسی امر کہانی ہے جس نے نسلوں کو حب الوطنی، فرض شناسی اور خودداری کا پیغام دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایسے پروگرام نوجوان نسل کو بھارتی تہذیب اور ادبی ورثے سے جوڑنے کا اہم ذریعہ ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ سوامی وویکانند نے بھارتی روحانیت، ثقافت اور قوم پرستی کو عالمی سطح پر پہچان دلائی۔ان کی زندگی اور تعلیمات آج بھی نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔بھارت کی تہذیبی بیداری اور قومی تعمیر میں ان کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے نمائش میں موجود ادب، تصاویر اور تاریخی مواد کا تفصیلی معائنہ کیا اور دنکر کے ادبی خدمات کو سراہا۔انہوں نے منتظمین کی اس کوشش کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پروگرام قومی شعور کو مضبوط کرتے ہیں۔اس موقع پر متعدد وزراء، سابق وزراء، رہنما اور مذہبی و سماجی شخصیات موجود تھیں جنہوں نے اس تقریب کی رونق بڑھائی۔

وکاس نگر آتشزدگی متاثرین کی مسلسل چوتھی بار امداد، سماجی کارکنوں کی قابلِ ستائش پہل

لکھنؤ:25 اپریل (پی این ایس) راشٹریہ سماجک کاریہ کرتا تنظیم کے کنوینر محمد آفاق کی قیادت میں سماجی وقومی خدمات انجام دینے والے رضا کاروں کی ایک ٹیم نے وکاس نگر کی جگی جھونپڑی بستی میں لگنے والی آگ سے متاثرہ افراد کی مسلسل چوتھی بار مدد کی۔اس ٹیم میں فاروق جہاں (سماجی کارکن)، رضوانہ صدیقی (سماجی کارکن)، عزیز جہاں (سماجی کارکن)، محمد سلمان، سوربھ شریواستو، محمد حنظلہ، محمد الفیض، محمد اسماعیل، منیش یادو، محمد دلشاد سمیت دیگر افراد شامل تھے۔ٹیم کے ارکان نے متاثرہ خاندانوں میں راشن، روزمرہ استعمال کے برتن اور نقد رقم تقسیم کی تاکہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکیں۔اس موقع پر مستحقین نے تنظیم کی اس مسلسل امدادی کوشش کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔محمد آفاق نے موقع پر موجود نوجوانوں اور متاثرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آگ کے اس سانحے کو کئی دن گزر چکے ہیں، اس لیے اب ضروری ہے کہ لوگ اپنی زندگی کو دوبارہ معمول پر لانے کی کوشش کریں اور محنت و روزگار کی طرف توجہ دیں۔انہوں نے یقین دلایا کہ تنظیم آئندہ بھی ضرورت کے مطابق ہر ممکن تعاون فراہم کرتی رہے گی۔انہوں نے مزید کہا کہ سماج کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مشکل وقت میں آگے آکر متاثرہ لوگوں کی مدد کرے تاکہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں۔

کاکوری نگر پنچایت میں نامزد کونسلروں نے حلف لیا، ترقی اور شفافیت کا عزم

کاکوری، لکھنؤ۔نگر پنچایت کاکوری میں اتر پردیش حکومت کی جانب سے نامزد کونسلروں کی حلف برداری تقریب ہفتہ کے دن باوقار ماحول میں منعقد ہوئی۔پروگرام کا انعقاد پنڈت دین دیال اپادھیائے کمپلیکس میں کیا گیا، جہاں ایس ڈی ایم صدر منوج سنگھ نے نومقرر کونسلروں کو عہدہ اور رازداری کا حلف دلایا۔تقریب میں ونئے نگم، راج کمار کشیپ اور ہری اوم باجپئی نے نامزد کونسلر کے طور پر حلف لیا۔حلف لینے کے بعد تینوں کونسلروں نے شہر کی عوام کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے نبھانے کا یقین دلایا۔انہوں نے عوامی خدمت، شفافیت اور ترقی کو ترجیح دیتے ہوئے نگر پنچایت کی ہمہ جہت ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کا عہد کیا۔پروگرام کے دوران موجود عوامی نمائندوں اور پارٹی عہدیداران نے نومقرر کونسلروں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان سے عوامی مفاد کے کاموں کو ترجیح دینے کی توقع ظاہر کی۔مقررین نے کہا کہ شہر کی ترقی کے لیے تمام عوامی نمائندوں کا تال میل اور فعال شمولیت ضروری ہے، تاکہ علاقے میں بنیادی سہولیات میں توسیع ہو سکے اور عام لوگوں کو بہتر خدمات مل سکیں۔اس موقع پر بی جے پی ضلع صدر وجے موریہ، رکن اسمبلی جے دیوی کوشل، نگر پنچایت صدر روہت ساہو، ضلع نائب صدر ہنس راج لودھی، پرتھیا ورما، ضلع وزیر دفتر روی راج لودھی، منڈل صدر روپن گوپی سمیت کئی معزز افراد موجود رہے۔تقریب کے اختتام پر سبھی نے نومقرر کونسلروں کے روشن مستقبل اور کامیاب مدت کی تمنا کی۔

پشوچکتسا کو صحتِ عامہ اور خوراک کے تحفظ کا اصل محافظ قرار دیا گیا

لکھنؤ۔عالمی ویٹرنری ڈے کے موقع پر ہفتہ کے روز اٹل بہاری واجپئی کنونشن سینٹر میں اتر پردیش ویٹرنری ایسوسی ایشن کا اجلاس اور اعزازی تقریب منعقد ہوئی۔اس تقریب میں ریاست کے لائیو اسٹاک ڈیولپمنٹ اور ڈیری ڈیولپمنٹ کے وزیر دھرم پال سنگھ نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دھرم پال سنگھ نے کہا کہ ویٹرنری ڈاکٹر صرف جانوروں کے علاج کرنے والے نہیں بلکہ مویشیوں، خوراک کے تحفظ اور عوامی صحت کے حقیقی محافظ ہیں۔اگر مویشی صحت مند اور پیداوار دینے والے ہوں گے تو کسانوں اور مویشی پالنے والوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور ریاست کی معیشت بھی مضبوط ہوگی۔انہوں نے کہا کہ عالمی ویٹرنری ڈے دنیا بھر میں جانوروں کے ڈاکٹروں کی خدمات اور قربانیوں کے اعتراف کے لیے منایا جاتا ہے۔اس سال کا موضوع "ویٹرنری ڈاکٹر: خوراک اور صحت کے محافظ" نہایت اہم ہے، جو واضح کرتا ہے کہ ان کا کردار صرف علاج تک محدود نہیں بلکہ محفوظ دودھ، بہتر غذائیت، فوڈ چین کی مضبوطی اور انسانی صحت کے تحفظ سے بھی جڑا ہوا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اتر پردیش میں مویشی پروری دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، اس لیے ویٹرنری عملے کی ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔انہوں نے تمام افسران اور ڈاکٹروں سے اپیل کی کہ وہ پوری دیانت، خدمت اور حساسیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں۔

تعلیم ترقی کا سب سے پہلا زینہ: ڈاکٹر ببیتا سنگھ چوہان

چیئرپرسن خواتین کمیشن اتر پردیش

آج صبح خواتین کی ایک منفرد تنظیم مہیلا وکاس اے وم جن کلیان کمیٹی کے زیر اہتمام شہر کے ایک قدیم ترین لکھن جی گرلز ڈگری کالج میں امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والی تقریباً سو 100 طالبات کو سرٹیفکیٹ اور میڈیل دیکر اعزاز سے نوازا گیا اس موقع پر صدارت پرنسپل کی کالج نے انجام دی جب کہ مہمانان خصوصی کے طور خواتین کمیشن کی صدر ڈاکٹر ببیتا سنگھ چوہان رہی مہمان اعزازی مولانا فیروز خان ندوی رہے اس موقع پر کالج کی پرنسپل نے اپنے استقبالیہ خطاب میں کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کالج کو درپیش چند اہم مسائل کی طرف مہمان خصوصی کی توجہ مرکوز کرائی جس کو پورے کرنے کا وعدہ مہمان خصوصی نے مہمان اعزازی مولانا فیروز خان ندوی نے تعلیم کی اہمیت خاص کر خواتین کی تعلیم کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی انہوں مہمان خصوصی ڈاکٹر ببیتا سنگھ کی اردو دانی اور سلیس اردو بولنے اور اپنی تقریر میں بروقت اور برمحل اشعار کے پڑھنے پر اردو کی شیرنی اس کی لطافت اور اس محبت آمیز زبان اردو کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ میرے تو وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ محترمہ اس نے سلیس اردو بولتی ہے انہوں یعنی مولانا فیروز خان ندوی مہمان خصوصی کے اپنے خطاب میں معروف شعر سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا ان کا یہ شعر جو انہوں نے طالبان سے کھچا کھچ بھرے ہال میں طالبات کو خطاب کرتے ہوئے سنایا کہ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے۔خدا بندہ سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔ندوی صاحب نے کہا کہ یہ محبت کی زبان اردو ہے جس کا جادو سرچڑھ کر بولتا ہے اور ہر شخص بلا کسی مذہبی تفریق کے اس محبت کی زبان کا اسیر ہے نظامت کے فرائض معروف ادیبہ اور کالج کی لکچرر ڈاکٹر ریشمہ پروین نے بحسن وخوبی انجام د※ اس تقریب کی خاصیت یہ رہی کہ اس میں تمام کامیاب طالبات کو بلاتفریق کے اعزاز سے سرفراز کیا اس تقریب جو تعلیمی بیداری اور حوصلہ افزائی کے منعقد ہوئی تھی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی کلمات تشکر۔سنستھا کی صدر اور بانی محترمہ سنیتا ترپاٹھی نے ادا ک اس تقریب طالبات کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں اساتذہ ومعززین نے شرکت کی۔

لکھنؤ کی میئر کے اعزاز میں اُترا پہاڑی اور فوجی سماج، جی پی او سے ڈی ایم رہائش تک احتجاجی مارچ

پہاڑی سماج نے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ اٹھایا، اے سی پی کو میمورنڈم سونپا

لکھنؤ۔دارالحکومت لکھنؤ کی میئر سوشما کھڑکوال کے رہائش گاہ پر ہوئی بدتمیزی اور سنگِ بنیاد پر کالک پوتنے کی واردات نے اب ایک بڑے سیاسی اور سماجی تحریک کی شکل اختیار کرلی ہے۔ہفتہ کے دن اس واقعہ کے خلاف پہاڑی سماج، فوجی سماج اور بڑی تعداد میں سابق فوجیوں نے جی پی او میں واقع گاندھی مجسمہ پر جمع ہوکر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔اس مظاہرے کی خاص بات خواتین کی غیر معمولی شرکت رہی، جنہوں نے اس عمل کو ایک خاتون عوامی نمائندہ کے احترام پر حملہ قرار دیا۔مظاہرین کا الزام ہے کہ گزشتہ بدھ کو کچھ شرپسند عناصر میئر کے کیمپ دفتر پر پہنچ کر نہ صرف نعرے بازی کی بلکہ وہاں لگے سنگِ بنیاد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی اور غیر پارلیمانی زبان کا استعمال بھی کیا۔اس واقعہ کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سے ہی شہر کی مختلف تنظیموں میں شدید غصہ پایا جارہا تھا۔ہفتہ کو مشتعل ہجوم نے جی پی او سے ضلع مجسٹریٹ کی رہائش کی طرف مارچ کیا، جسے پولیس انتظامیہ نے سکیورٹی وجوہات کی بنا پر ڈی آر ایم دفتر کے قریب بیریکیڈنگ لگا کر روک دیا۔مظاہرے کے دوران ہلکا تناؤ ضرور دیکھنے کو ملا، لیکن فوجی نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے سابق فوجیوں اور خواتین نے پرامن طریقے سے اپنی آواز بلند کی۔موقع پر پہنچے اے سی پی حضرت گنج کو ضلع مجسٹریٹ کے نام ایک میمورنڈم سونپا گیا، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ عوامی عہدے پر فائز خاتون نمائندہ کے ساتھ اس طرح کی بدتمیزی کرنے والوں کی شناخت کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔میمورنڈم میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ اگر آئندہ اس طرح کے واقعات دہرائے گئے تو سماج بڑے پیمانے پر تحریک چلانے پر مجبور ہوگا۔اس مظاہرے میں خاص طور پر گنیش چندر جوشی، چیتن سنگھ بشت، کیلاش اپادھیائے، ہریش پنت، ہمانشو پانڈے، دیوان سنگھ ادھیکاری، کے این چندولا، گوپال سنگھ گیلکوٹی، چترا کانڈپال، نہا سنگھ، سمتا بافیلا، جانکی ادھیکاری اور ونئے سودن سمیت سینکڑوں افراد شامل رہے۔مقررین نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ جمہوریت میں احتجاج کی جگہ ہے، لیکن حد پار کرنے اور بدتمیزی کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جا سکتی۔ پولیس انتظامیہ نے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی یقین دہانی کرائی ہے۔

حج ایمان کی تکمیل کا عظیم سفر ہے، اسے سیکھ کر اور سنّت کے مطابق ادا کریں: علماء کا پیغام

ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام حج ہاوس لکھنو میں تربیتی خطاب، عازمین کو درود، اخلاص اور اتباعِ سنت کی تلقین

لکھنو:25 اپریل (پی این ایس) مولانا علی میاں ندوی میموریل حج ہاؤس لکھنو کی مسجد میں شعبہ دعوت و ارشاد، ندوۃ العلماء لکھنو کے زیر اہتمام عازمین حج کے لیے ایک اہم تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں علماء کرام نے حج کی ادائیگی کے شرعی، روحانی اور عملی پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی ظفر عالم ندوی، استاد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو نے کہا کہ حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو زندگی میں ایک بار صاحب استطاعت پر فرض کیا گیا ہے، اس لیے اس عظیم عبادت کو سیکھ کر اور مکمل تیاری کے ساتھ ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے عازمین کو ہدایت دی کہ وہ اپنے سفر کا آغاز مدینہ منورہ کی حاضری سے کریں، کثرت سے درود شریف پڑھیں اور ہر عمل کو سنتِ نبوی کے مطابق انجام دینے کی کوشش کریں۔انہوں نے مزید کہا کہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں، ریاض الجنۃ اور جنت البقیع کی زیارت کریں اور ہر جگہ یہی نیت رکھیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے اور دونوں جہان میں ایمان کے ساتھ عزت وسربلندی نصیب ہو۔دعائیہ ہال میں منعقدہ نشست سے خطاب کرتے ہوئے مفتی آفتاب عالم ندوی خیر آبادی، مبلغ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو نے حج کی قبولیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عازمین اس نیت کے ساتھ حج ادا کریں کہ انہیں حج مبرور نصیب ہو۔ انہوں نے حج کے فرائض، واجبات اور اہم مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور حجاج کرام کو ضروری رہنمائی فراہم کی۔آخر میں انہوں نے تمام عازمین کے لیے دعائے خیر کرتے ہوئے انہیں رخصت کیا۔اس موقع پر مولانا زین الحق ندوی، محمد حمزہ خاں، حاجی محمد ہارون سمیت دیگر معزز حضرات بھی موجود رہے۔

قبروں پر بلڈوزر: لکھنؤ کے کے جی ایم یو میں چھ قبریں غیر قانونی ہیں

دو نوٹس کے بعد بھی دستاویزات فراہم نہیں کی گئیں

لکھنؤ:25 اپریل (پی این ایس) راجدھانی کی مشہور کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) کیمپس سے غیر قانونی قبروں کو ہٹانے کے لیے ایک بڑی کارروائی جاری ہے۔یونیورسٹی انتظامیہ نے ان قبروں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔کیمپس میں چھ سے زائد قبریں ہیں اور ان کو ہٹانے کا عمل آخری مرحلے میں پہنچ گیا ہے۔کے جی ایم یو انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ کے رہنما خطوط کے مطابق ان ڈھانچوں کے بارے میں دو نوٹس جاری کیے گئے تھے اور کافی وقت دیا گیا تھا، لیکن کسی بھی فریق نے ملکیت ثابت کرنے والی دستاویزات پیش نہیں کیں۔نہ کوئی نگران سامنے آیا اور نہ ہی کوئی درست دستاویزات فراہم کی گئیں۔اب سماعت ختم ہو چکی ہے، اور حتمی حکم، یا بولنے کا حکم، جلد ہی جاری کیا جائے گا۔اس کے بعد بلڈوزر کی کارروائی شروع ہو جائے گی۔کے جی ایم یو کے ترجمان پروفیسر کے کے سنگھ نے کہا، "ہم نے دو مواقع دیے۔کوئی نہیں آیا، اور کوئی دستاویزات فراہم نہیں کیے گئے۔عمل مکمل ہے، ہم اگلے دو دنوں میں حکم کے بعد کارروائی کریں گے۔دوسری جانب مزارات سے وابستہ افراد کا دعویٰ ہے کہ انہیں درست معلومات نہیں دی گئیں۔وہ انتظامیہ کے فیصلے کو تسلیم کرنے پر آمادگی ظاہر کر رہے ہیں۔کیمپس میں ایم بی بی ایس کے ایک طالب علم روہت یادو نے کہا، اس طرح کی تعمیرات کسی طبی ادارے میں نہیں ہونی چاہیے تھیں۔اگر نوٹس جاری کیا گیا تھا تو انہیں بروقت ہٹا دیا جانا چاہیے تھا۔اب جو کارروائی ہو رہی ہے، اس کے ذمہ دار لوگ خود ہیں۔اس معاملے نے سیاسی رخ بھی اختیار کر لیا ہے۔سماج وادی پارٹی سوال اٹھا رہی ہے، جب کہ بی جے پی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف سپریم کورٹ کی ہدایات کی تعمیل کا دعویٰ کر رہی ہے۔بی جے پی کے ترجمان آلوک اوستھی نے کہا کہ غیر قانونی تعمیرات کو ہٹانا ضروری ہے اور یہ کارروائی قواعد کے مطابق کی جارہی ہے۔کے جی ایم یو لکھنؤ کا سب سے بڑا سرکاری طبی ادارہ ہے، جہاں ہزاروں طلباء پڑھتے ہیں اور مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔انتظامیہ کا خیال ہے کہ کیمپس کو صاف ستھرا اور تجاوزات سے پاک رکھنا ضروری ہے۔فی الحال، سب کی نظریں بولنے کی ترتیب پر ہیں، جو اس بات کا تعین کرے گی کہ بلڈوزر کب استعمال کیے جائیں گے۔

نابالغ لڑکی کی موت: اکھلیش یادو کا سنگین الزام

لکھنؤ:25 اپریل (پی این ایس) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اکھلیش یادو نے ہفتے کے روز غازی پور میں ایک نابالغ لڑکی کی موت کے بعد خواتین کے خلاف جرائم کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔اتر پردیش کے ضلع غازی پور کے ایک گاؤں سے 14 اپریل کو لاپتہ ہونے والی ایک نابالغ لڑکی 15 اپریل کو گنگا ندی پر ایک پل کے قریب مردہ پائی گئی۔لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے یہ بھی الزام لگایا کہ بی جے پی نے متاثرہ کے والد پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔انہوں نے کہا: "پولیس افسران اور بی جے پی رہنماؤں نے والد پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔میں نے اس کی ویڈیو بھی شیئر کی۔وہ والد کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔جہاں بھی دکھ یا تکلیف ہوتی ہے، سماج وادی پارٹی ہمیشہ ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔اتر پردیش میں خواتین پر مظالم کے سب سے زیادہ واقعات ہوتے ہیں۔بی جے پی سے بڑا کوئی 'گدھ پارٹی' نہیں ہے۔" اس سے پہلے دن میں غازی پور پولیس نے کہا کہ نابالغ لڑکی نے خودکشی کی تھی اور والد کی شکایت میں ریپ کا ذکر نہیں تھا۔ پولیس نے 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا: "15 اپریل 2026 کی صبح 5:44 بجے متاثرہ کے والد نے ڈائل 112 پر اطلاع دی کہ لڑکی نے پل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی ہے۔اس کیس میں درج ایف آئی آر میں والد کی تحریری شکایت کے مطابق ریپ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔""متاثرہ کے پوسٹ مارٹم میں بھی ریپ سے متعلق کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ براہ کرم ایسی غیر مصدقہ، غلط اور گمراہ کن افواہیں نہ پھیلائیں جو معاشرتی امن کو متاثر کریں،" پولیس نے کہا۔پولیس نے مزید بتایا کہ اس کیس میں قتل کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ پتھراؤ کے الزام میں 10 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے، مزید گرفتاریاں جاری ہیں۔دوسری جانب پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے یہ بھی کہا کہ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) اور سماج وادی پارٹی اب ایک ہی صورتحال میں ہیں کیونکہ اے اے پی کے سات راجیہ سبھا اراکین نے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کر لیا ہے۔انہوں نے کہا: "ایک پارٹی محنت سے بنتی ہے۔پہلے ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس کے ذریعے اور ذاتی مفاد کی وجہ سے کچھ لوگوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔اے اے پی اور ہم ایک ہی ٹیم میں ہیں، دونوں کو دھوکہ دیا گیا ہے۔صرف غریب ہی اس حکومت کے خلاف لڑ سکتا ہے۔" راشٹریہ سبھا کے رکن راگھو چڈھا، سندیپ پاٹھک اور اشوک متل نے جمعہ کو عام آدمی پارٹی سے علیحدگی اختیار کرکے بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی۔نئی دہلی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راگھو چڈھا نے بتایا کہ سندیپ پاٹھک، ہربھجن سنگھ، راجندر گپتا، وکرم جیت سنگھ ساہنی اور سواتی مالیوال بھی بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں۔راگھو چڈھا نے کہا کہ انہوں نے قواعد کے مطابق ایوان کے چیئرمین کو پارٹی چھوڑنے کی اطلاع دے دی ہے اور اس طرح انہوں نے اپنی علیحدگی کو باقاعدہ شکل دی ہے۔

اودھ نامہ

بیجنگ کا تہران کو مشورہ

ایران اور امریکہ مابین مذاکرات آگے نہ بڑھ پانے میں ایک اہم کڑی لبنان اور اسرائیل جنگ بندی بھی ہے جسے اب اسرائیل اعلان گیا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ امریکہ کے دباؤ میں اسرائیل نے اپنے قدم پیچھے ہٹائے ہیں۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کو اعلان کیا ہے کہ اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی میں تین ہفتوں کی توسیع کر دی گئی ہے۔اگرچہ یہ بات کھٹکتی ضرور ہے کہ یہ اعلان امریکہ نے کیا ہے اسرائیل یا لبنان نے کی طرف نہیں کیا گیا ہے۔اطلاع کے مطابق یہ فیصلہ وائٹ ہاؤس کے اوول آفس میں صدر ٹرمپ، نائب صدر جے ڈی وینس، وزیر خارجہ مارکو روبیو، اسرائیل کے لیے امریکی سفیر مائیک ہکابی، لبنان کے لیے امریکی سفیر مشیل عیسیٰ اور اسرائیل و لبنان کے کئی اعلیٰ سطح کے نمائندوں کے درمیان ہونے والی ایک ملاقات میں کیا گیا۔صدر ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اس حوالے سے بتایا کہ ”ملاقات بہت کامیاب رہی۔انہوں نے کہا کہ امریکہ لبنان کے ساتھ مل کر کام کرے گا تاکہ اسے حزب اللہ سے محفوظ رہنے میں مدد دی جا سکے۔صدر ٹرمپ نے مزید کہا کہ وہ مستقبل قریب میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور لبنانی صدر جوزف عون کی میزبانی کے منتظر ہیں، تاہم انہوں نے اس ملاقات کے لیے کسی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کیا۔یہ بھی دیکھا گیا کہ لبنان کی قومی نیوز ایجنسی کے مطابق اسرائیل نے آج صبح، چند گھنٹے قبل اعلان کردہ جنگ بندی میں توسیع کے باوجود جنوبی لبنان کے مختلف حصوں میں فضائی حملے اور گولہ باری کی۔ایجنسی کے مطابق، مرجعیون ضلع کے قصبے تولین میں طلوعِ آفتاب کے وقت اسرائیلی لڑاکا طیاروں نے ایک گھر کو نشانہ بنایا، جس کے بعد علاقے میں گولہ باری ہوئی۔ضلع صور میں اسرائیلی طیاروں نے مجدل زون کے مضافات پر حملے کیے ہیں۔جسے معاہدے کی خلاف ورزی سمجھا جا رہا ہے۔اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی کو تین ہفتوں کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔امریکی ثالثی میں طے پانے والی 10 روزہ جنگ بندی جو 16 اپریل کو نافذ ہوئی تھی، اتوار کو ختم ہونے والی تھی۔اس سے پہلے اقوامِ متحدہ میں اسرائیل کے سفیر ڈینی ڈانون نے کہا کہ لبنان کے ساتھ جنگ بندی ”سو فیصد“ نہیں ہے۔ڈانون نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میرا خیال ہے کہ بنیادی سوال یہ ہے کہ آیا لبنانی حکومت جنگ بندی یا امن معاہدے پر عمل درآمد کرا سکتی ہے یا واقعی جنوبی لبنان پر خودمختاری نافذ کر سکتی ہے۔لبنانی حکام کے مطابق، 2 مارچ سے اب تک اسرائیلی حملوں میں 200,2 سے زائد افراد ہلاک اور ایک ملین سے زائد لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔

دوسری طرف ایران نے آبنائے ہرمز کو کھولنے کے لیے نئی شرائط رکھ دی ہیں۔تہران کا کہنا ہے کہ وہ آبی گزرگاہ کو اس وقت تک دوبارہ نہیں کھولے گا جب تک کہ اس کے تقریباً 11 ٹریلین ڈالر کے ضبط شدہ اثاثے جاری نہیں کیے جاتے۔امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی نے ایک بار پھر حالات کو انتہائی کشیدہ بنا دیا ہے۔ایران نے اپنے دفاعی نظام کو فعال کر دیا ہے۔حال ہی میں ایران کے دارالحکومت تہران میں فضائی دفاعی نظام کے فعال ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔اطلاعات کے مطابق، فضائی دفاعی نظام کو شہر کے کئی حصوں میں ”دشمن اہداف“ یعنی مشکوک یا دشمن کے اہداف کو روکنے کے لیے کام کرتے سنا گیا۔دریں اثنا، آبنائے ہرمز پر تنازعہ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ناکہ بندی کے درمیان، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے حکم دیا ہے کہ کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی کشتی جو مشکوک نظر آئے اس کو فوری طور پر تباہ کر دیا جائے یعنی جو بارودی سرنگیں بچھانے کا کام کر رہی ہوں۔ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ امریکہ کا اس وقت آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول ہے۔اس کشیدگی کے درمیان ہندوستان نے اپنے شہریوں کے لیے ایک نئی ایڈوائزری جاری کی ہے جس میں انہیں ایران چھوڑنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔اس سے پہلے، ایرانی آئی آر جی سی نیول کمانڈوز کے ذریعہ دبئی سے گجرات جانے والے ایک جہاز کو قبضے میں لینے سے خدشات میں مزید اضافہ ہوا۔اسی درمیان اسرائیل نے ایران کو سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے علاقائی صورتحال کو مزید بگاڑ دیا ہے۔اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا کہ ان کی فوج کسی بھی کارروائی کے لیے پوری طرح تیار ہے اور ممکنہ حملوں کے ٹارگٹ کی نشاندہی بھی کر لی گئی ہے۔انہوں نے اشارہ دیا کہ امریکہ ایران پر حملے کے لیے گرین لائٹ کا انتظار کر رہا ہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کو کم کرنے کے لیے چین نے پسِ پردہ سرگرم کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے اور ایران کو مذاکرات میں شامل رہنے کا مشورہ دیا ہے۔تفصیلات کے مطابق ایران اور اسرائیل امریکہ کے درمیان جاری جنگ میں چین ایک اہم سفارتی کھلاڑی کے طور پر ابھرا ہے۔عالمی توجہ کا مرکز بننے والے بیجنگ نے باضابطہ ثالث کا کردار ادا نہ کرنے کے باوجود دونوں فریقین کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے پسِ پردہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ایسوسی ایٹڈ پریس نے بتایا کہ بیجنگ نے تہران کو مشورہ دیا ہے کہ وہ عالمی طاقتوں کے ساتھ مذاکرات کے عمل سے الگ نہ ہو اور بات چیت کا راستہ کھلا رکھے۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین اس تنازع میں ایک عالمی طاقت کے طور پر اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے اور بیجنگ کی کوشش ہے کہ سفارتی مداخلت کے ذریعے خطے کو بڑی جنگ سے بچایا جائے، کیونکہ ایران امریکہ جنگ کے اثرات اب یورپ تک پھیلنا شروع ہو گئے ہیں۔ترک صدر نے جرمن ہم منصب سے ٹیلیفونک گفتگو میں خبردار کیا کہ اگر اس رجحان کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو تنازع کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات موجودہ اندازوں سے کہیں زیادہ سنگین ہوں گے۔

جنگ بندی کے بعد ایران کی ناکہ بندی

معصوم مرادآبادی

جنگ بندی میں غیر معینہ مدت کی توسیع کے بعد صدر ٹرمپ نے ناکہ بندی کا پیچ پھنسا دیا ہے۔جنگ بندی کے بعد امید کی جو کرن پیدا ہوئی تھی وہ آبنائے ہرمز میں ڈوبتی ہوئی نظر آرہی ہے۔بظاہر ایران کے خلاف اسرائیلی اور امریکی جارحیت رک گئی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جنگ رکی نہیں بلکہ اس کا محور تبدیل ہو گیا ہے۔یعنی ایران کے خلاف جو جنگ اب تک فضا سے لڑی جارہی تھی وہ اب بحر فارس میں پہنچ گئی ہے۔موجودہ جنگ کا محور آبنائے ہرمز نامی وہ آبی گزرگاہ ہے جس کے بند ہونے سے پوری دنیا کی معیشت ڈانوں ڈول ہو گئی ہے۔ایران جہاں ایک طرف آبنائے ہرمز پر اپنے مکمل کنٹرول کا دعویٰ کرتے ہوئے وہاں سے گزرنے والے جہازوں سے ٹول کی صورت میں بھاری رقم وصول کر رہا ہے تو وہیں امریکہ ایران کی بحری ناکہ بندی کے موقف پر قائم ہے۔صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز پر ان کا قبضہ ہے۔انھوں نے ہرمز میں بارودی سرنگیں بچھانے والی ایرانی کشتیوں کو دیکھتے ہی اڑا دینے کے احکامات دیے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آبنائے ہرمز پر خطرناک ایرانی آبدوزوں کا دبدبہ ہے، جن کا توڑ امریکہ کے پاس نہیں ہے۔خود امریکی محکمہ دفاع پنٹاگن نے تسلیم کیا ہے کہ ”آبنائے ہرمز سے ایران کی بارودی سرنگیں ہٹانے میں کم از کم چھ مہینے لگیں گے۔یعنی آبنائے ہرمز کو فوجی کارروائی سے فوری قبضے میں لینا ابھی مشکل ہے۔“صدر ٹرمپ کی ترجیح ایران کے ساتھ مذاکرات ہیں، لیکن اس سے پہلے وہ آبنائے ہرمز میں پھنسی ہوئی اپنی گردن نکالنا چاہتے ہیں۔ثالثی کرنے والے پاکستانی فوجی سربراہ عاصم منیر نے ایرانی سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے مشیر سے گفتگو کر کے ایرانی وفد اسلام آباد بھیجنے کو کہا ہے۔جنگ بندی میں توسیع کے بعد صدر ٹرمپ کی اولین ترجیح مذاکرات ہیں اور وہ اس کے لیے خاصے بے قرار نظر آتے ہیں۔یہ بے قراری خواہ مخواہ نہیں ہے۔

کل تک ایران کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی دھمکیاں دینے والے ٹرمپ نے آخر ہتھیار ڈال ہی دیے۔انھوں نے جنگ بندی میں غیر معینہ مدت کے لیے توسیع کا اعلان کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے، وہ شکست تسلیم کر لینے کے برابر ہے۔یعنی ایران کی ثابت قدمی نے دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو سرنگوں ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔امریکہ اور اسرائیل نے جن مقاصد کے لیے ایران کے خلاف جنگ چھیڑی تھی، وہ نہ اب حاصل ہو سکے ہیں اور نہ ہی مستقبل میں کبھی ہوں گے۔امریکہ اور اسرائیل کا بنیادی مقصد ایرانی قیادت کو بے دخل کر کے وہاں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کرنا تھا تاکہ ایران کے جوہری پروگرام کو نیست و نابود کیا جا سکے۔یہی وجہ ہے کہ اسرائیل نے پہلے ایران کے ایٹمی پلانٹ کا نشانہ بنایا اور جنگ کے پہلے ہی مرحلے میں ایران کی مذہبی، عسکری اور سیاسی قیادت کو ایک ساتھ ختم کر دیا۔کوئی اور ملک ہوتا تو پہلے ہی مرحلے میں گھٹنوں پر آجاتا، لیکن ایران بھاری تباہی جھیلنے کے باوجود اپنے قدموں پر مضبوطی سے کھڑا رہا۔اس طرح صیہونی اور سامراجی طاقت پہلے ہی مرحلے میں اپنا ہدف حاصل کرنے میں ناکام ہوئی۔

8 اپریل کو جب دو ہفتہ کی جنگ بندی کر کے امریکہ نے اسلام آباد میں ایران سے بات چیت شروع کی تھی تو اس کا بنیادی محور ایران کا جوہری پروگرام ہی تھا جسے امریکہ ہر صورت میں ختم کرنے کے درپے ہے۔گفتگو بھی اسی لیے ناکام ہوئی کہ ایران کسی بھی حالت میں اپنے جوہری پروگرام سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنے تباہ کن میزائلوں کو ختم کرنے پر آمادہ ہے۔یہ دونوں ہی ایران کی سلامتی اور استحکام سے جڑے ہوئے ہیں۔ایران کے جوہری پروگرام اور میزائلوں سے اصل خطرہ اسرائیل کو ہے اور وہ انھیں ختم کرنا چاہتا ہے تاکہ مشرق وسطیٰ میں اپنی غنڈہ گردی قائم رکھ سکے۔ابھی تک اس خطے میں اسرائیل ہی واحد ایٹمی طاقت ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا ملک اس سے لیس نہ ہو۔جو خطرہ اسرائیل کو ایران سے ہے، وہی ایران کو اسرائیل سے بھی ہے۔چونکہ مشرق وسطیٰ میں ایران ہی اسرائیل کو چیلنج کرنے والی واحد قوت ہے۔ایران کے علاوہ اس کے حمایت یافتہ حزب اللہ، حماس اور حوثی گروپ بھی خطے میں اسرائیل کے لیے سنگین چیلنج بنے ہوئے ہیں۔اسرائیل کو درپیش ان خطرات کو دور کرنے کے لیے ہی امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف بدترین جارحیت کا ارتکاب کیا، جس کا ایران نے منہ توڑ جواب دیا۔

دونوں جارحیت پسند طاقتوں کا خیال تھا کہ وہ آسانی کے ساتھ ’رجیم چینج‘ کر کے ایران پر بھی اسی طرح مسلط ہو جائیں گے جیسا کہ وہ عراق پر مسلط ہیں، لیکن اندازے کی غلطی اسی کو کہتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور اپنی اعلیٰ روحانی، عسکری اور سیاسی قیادت کی ظالمانہ ہلاکت کے باوجود ظالم و جابر قوتوں کے آگے سرنگوں نہیں کیا۔امریکہ کے لیے ایران کا سب سے مہلک ہتھیار ’آبنائے ہرمز‘ ثابت ہوا جو ایک ایسی آبی گزرگاہ ہے جہاں سے دنیا کے بیس فیصد سے زیادہ تیل اور گیس کی سپلائی ہوتی ہے۔ایران نے پہلے ہی مرحلے میں آبنائے ہرمز کو بند کر کے امریکہ کے چھکے چھڑا دیے، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں تیل اور قدرتی گیس کے دام آسمان کو چھونے لگے۔ایران کا یہ داؤ اتنا کامیاب رہا کہ پوری دنیا نے ٹرمپ کو کوسنا شروع کر دیا۔ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کھولنے کے لیے ناٹو ممالک سے مدد مانگی، مگر کسی نے بھی ان کا ساتھ نہیں دیا۔یہاں تک کہ ناٹو کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔اتنا ہی نہیں خود اس جنگ کے سلسلے میں امریکہ میں صدر ٹرمپ کے خلاف عوامی احتجاج کا سمندر ٹھاٹیں مارنے لگا۔سابق امریکی فوجیوں کے خاندانوں نے بھی صدر ٹرمپ کے خلاف آواز بلند کی۔نتیجہ یہ ہوا کہ صدر ٹرمپ کو جنگ بند کر کے پاکستان کی ثالثی میں ایران کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے پڑے۔

صدر ٹرمپ کو امید تھی کہ ایران اتنی تباہی جھیلنے کے بعد جب گفتگو کی میز پر آئے گا تو وہ امریکہ اور اسرائیل کے مطالبات قبول کر لے گا، لیکن ایران نے اپنی سلامتی سے متعلق امور پر کسی بھی قسم کی لچک کا مظاہرہ نہیں کیا۔نہ تو وہ اپنے جوہری پروگرام کے معاملے میں کسی سمجھوتے کو تیار ہوا اور نہ ہی اس نے آبنائے ہرمز پر کوئی سمجھوتہ کیا۔نتیجے کے طور پر مذاکرات کا پہلا مرحلہ چوبیس گھنٹوں ہی میں ناکامی سے دوچار ہو گیا۔اس کے بعد صدر ٹرمپ پھر دھمکیوں پر اتر آئے اور انھوں نے کہا کہ ”اگر ایران نے سمجھوتہ نہیں کیا تو اس کو تابڑتوڑ بمباری سے چھلنی کر دیا جائے گا۔“مذاکرات کے دوسرے دور میں ایران نے یہ کہتے ہوئے شرکت سے انکار کر دیا کہ دھمکیوں کے درمیان مذاکرات ممکن نہیں ہیں۔اس کے علاوہ ایران نے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی پر بھی سخت احتجاج کیا۔اس دوران جنگ بندی کی مدت بھی ختم ہو رہی تھی اور دنیا کے اہم ممالک ٹرمپ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ اگر آبنائے ہرمز کا مسئلہ حل نہیں کیا گیا تو پوری دنیا کو اس کا ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔صدر ٹرمپ پر جنگ کو ختم کرنے کا جہاں اندرون خانہ شدید دباؤ تھا تو وہیں عالمی سطح پر بھی ان کی پوزیشن بہت خراب ہو رہی تھی۔انھوں نے عافیت اسی میں جانی کہ جنگ بندی میں غیر معینہ مدت کے لیے توسیع کا اعلان کر دیا۔پاکستان، مصر، ترکی اور سعودی عرب کی بھی اولین کوشش یہی تھی کہ کسی بھی طرح جنگ بندی میں توسیع کی جائے تاکہ کسی بھی ممکنہ فوجی تصادم کو روکا جا سکے۔

یہ وہی ٹرمپ ہیں جو کل تک جنگ بندی میں توسیع نہ کرنے اور ایرانی تنصیبات پر خطرناک حملے کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔انھوں نے جنگ بندی کے اعلان سے چند گھنٹے پہلے سی این بی سی سے کہا تھا کہ ”ایران پر بمباری کرنے کے لیے فوج پوری طرح تیار ہے۔“صدر ٹرمپ نے ایران میں پلوں اور توانائی مراکز کو تباہ کرنے کی دھمکی بھی دہرائی تھی۔دوسری طرف ایران نے بھی اپنی فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا تھا۔جنگ بندی کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی ایرانی فوج کسی بھی جارحیت سے نپٹنے کے لیے پوری طرح تیار تھی۔لیکن معینہ مدت ختم ہونے سے چند گھنٹے پہلے ہی ٹرمپ نے جنگ بندی کو غیر معینہ مدت تک بڑھانے کا اعلان کر دیا۔تاہم اس کے ساتھ ہی صدر ٹرمپ نے ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے جبکہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ ”ایرانی بندرگاہوں کا محاصرہ کرنا جنگ کے مترادف ہے اور اسی طرح یہ جنگ بندی کی خلاف ورزی بھی ہے۔“ ایران کی مضبوط قوت ارادی اور صدر ٹرمپ کی خراب پوزیشن کو دیکھ کر اندازہ کہ امریکہ ایران میں بھی اسی انجام سے دوچار ہوگا جس سے وہ 1988 میں عراق میں دوچار ہو چکا ہے۔مبصرین کا خیال ہے کہ ایران کے ساتھ اس کا کوئی معاہدہ طے نہیں پا سکے گا۔جو ناکامی اور پسپائی اسے عراق میں ہاتھ لگی تھی وہی اب ایران میں بھی اس کا مقدر ہوگی۔☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

بنگال پر کس کا ’جادو‘ چلے گا، مودی کا یا دیدی کا

اختر جمال عثمانی۔بارہ بنکی

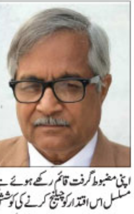

بنگال کی سیاست ایک بار پھر قومی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ممتا بنرجی کی قیادت میں ترنمول کانگریس گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے ریاست میں اپنی مضبوط گرفت قائم رکھے ہوئے ہے، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی مسلسل اس اقتدار کو چیلنج کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔اس پس منظر میں ہونے والے حالیہ اسمبلی انتخابات نہ صرف ریاستی سیاست بلکہ قومی سیاسی بیانیے کے لیے بھی انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔بنگال کی سیاست تاریخی طور پر نظریاتی کشمکش کا میدان رہی ہے۔ایک زمانے میں یہاں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کی حکومت کئی دہائیوں تک قائم رہی، جسے 2011 میں ممتا بنرجی نے اقتدار سے بے دخل کیا۔اس کے بعد سے بنگال میں ترنمول کانگریس کا غلبہ رہا ہے، مگر بی جے پی 2014 کے بعد سے یہاں اپنی بنیاد مضبوط کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کرتی رہی ہے۔اس اسمبلی انتخابات میں بھی بی جے پی نے پوری طاقت کے ساتھ میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا ہے۔نریندر مودی، امیت شاہ، یوگی آدتیہ ناتھ اور ہیمنت بسوا سرما جیسے بڑے رہنماؤں نے مسلسل ریلیاں اور جلسے کیے ہیں۔ان کی تقاریر میں ترقیاتی وعدوں کے بجائے مذہبی سیاست کا عنصر نمایاں رہا ہے، جس نے انتخابی ماحول کو خاصا گرما دیا ہے۔2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی نمایاں کامیابی نے یہ واضح کر دیا تھا کہ بنگال اب یکطرفہ سیاسی میدان نہیں رہا۔گزشتہ اسمبلی انتخابات کی طرح اس بار بھی بی جے پی نے پوری طاقت کے ساتھ میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا ہے۔

الیکشن کی تاریخوں کا اعلان ہونے کے بعد بنگال کی 294 نشستوں والی اسمبلی کے لئے دو مرحلوں میں انتخاب ہونا ہے۔23 اپریل کو پہلے مرحلے کا الیکشن ہو چکا ہے جس میں زبردست ووٹنگ دیکھنے کو ملی ہے اور 29 اپریل کو دوسرے اور آخری مرحلے کا ہونا ہے، 04 مئی کو نتائج کا اعلان ہوگا۔ویسے بھی اس بار تامل ناڈو اور بنگال کے الیکشن کافی اہم مانے جا رہے ہیں۔سارے ملک کی نگاہیں ان الیکشن کے نتائج پر مرکوز رہیں گی۔ایسا لگتا ہے کہ مغربی بنگال کے الیکشن میں مقابلہ سیاسی پارٹیوں کے بیچ ہونے کے بجائے وزیر اعظم نریندر مودی اور بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بیچ ہے۔بی جے پی کا ووٹ شیئر پچھلے کچھ انتخابات میں کافی بڑھ گیا ہے۔مرکز اور بہت سی ریاستوں میں حکومت بنانے کے باوجود بی جے پی کی سیاست کا انحصار ابھی تک فرقہ وارانہ منافرت پر ہی نظر آتا ہے۔اس کے الیکشن کے مدعے درگا پوجا، سرسوتی پوجا، جے شری رام کے نعرے اور گئوکشی کے ارد گرد ہی گھومتے رہتے ہیں۔اس کا تازہ ثبوت اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بنگال کے دورے کے دوران دیے گئے فرقہ وارانہ بیانات ہیں، جہاں وہ بی جے پی کے حق میں ماحول سازگار کرنے کی نیت سے وارد ہوئے تھے۔انہوں نے ممتا کو مسلمانوں کا طرف دار اور ہندوؤں کا مخالف ثابت کرنے میں پورا زور صرف کیا۔ان کا کہنا تھا کہ بنگال کو کعبہ کی دھرتی نہیں بن نے دیں گے ہے۔گئوکشی کا مدعا بھی زور شور سے اٹھاتے رہے۔یہاں تک کہ یوپی میں امن و قانون کی حالت سے چشم پوشی کرتے ہوئے انہوں نے بنگال کی صورت حال پر سخت تنقید کی۔اس طرح سے دیکھا جائے تو بی جے پی کی امیدیں اکثریتی ووٹوں کے پولرائزیشن سے وابستہ ہیں۔پچھلے کچھ عرصے سے نہ صرف ان کے مقامی لیڈروں نے ہندتوا کو بڑھاوا دیا ہے بلکہ یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، وزیرِ داخلہ امت شاہ اور وزیر اعظم نریندر مودی تک نے ممتا حکومت کی تنقید میں وہی روش اختیار کئے رکھی ہے۔جب کی اس کے زیر حکومت صوبوں اتر پردیش، مدھیہ پردیش، وغیرہ کا حال دنیا کے سامنے ہے۔وزیر اعظم نے بڑھتی ہوئی مہنگائی، پیٹرولیم مشتوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، اور سرکاری املاک کی فروخت کے ذکر سے اجتناب کیا۔ان کی طرف سے حسب معمول کچھ ڈرامائی منظر بھی سامنے آئے جیسے دوران سفر ایمبولینس کو راستہ دینا اور ایک چھوٹی سی دکان سے دس روپئے کی جھال پوری کھانا۔اب یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ بنگال کے باشعور سمجھی جانے والے ووٹر وزیر اعظم کی تقاریر کو سنجیدگی سے لیتے ہیں یا لنترانی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔انتخابی مہم کے دوران ایک بڑا تنازع ووٹر لسٹوں میں مبینہ تبدیلیوں اور ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کا بھی سامنے آیا۔اپوزیشن جماعتوں نے الزام لگایا کہ لاکھوں ووٹروں، خصوصاً اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والوں کے نام نکالے گئے ہیں۔یہ معاملہ سیاسی بیانیے کا اہم حصہ بن گیا اور اس نے ووٹرز کے جذبات پر بھی اثر ڈالا ہے۔

اب آتے ہیں ترنمول کانگریس کے امکانات کی طرف، یہ پارٹی پچھلے تین انتخابات میں اکثریت حاصل کر چکی ہے۔اس بار بھی ممتا بنرجی سب سے زیادہ پر اعتماد نظر آتی ہیں، جہاں تک مسلم ووٹوں کا سوال ہے مغربی بنگال میں تقریباً تیس فیصدی مسلم ووٹ ہیں۔جن کی بڑی تعداد ٹی ایم سی کے ساتھ ہے۔انجمن اتحاد المسلمین کے صدر اسد الدین اویسی نے جس جوش و خروش سے بنگال کے الیکشن میں شمولیت کا اعلان بابری مسجد کے نام پر سیاست کرنے والے ہمایوں کبیر کے ساتھ گٹھ بندھن کا اعلان کیا تھا وہ دس ہزار کروڑ روپیے کی بی جے پی کی طرف سے فنڈنگ کا ویڈیو سامنے آتے ہی سرد پڑ گیا ہے۔کل ملا کر اویسی کی وجہ سے ممتا بنرجی کو انتخاب میں زیادہ نقصان کا احتمال نہیں ہے۔ترنمول کانگریس کی جانب سے ممتا بنرجی نے خود کو ”بنگال کی بیٹی“ کے طور پر پیش کیا ہے اور مقامی شناخت، فلاحی اسکیموں اور ریاستی خودمختاری کے بیانیے کو آگے بڑھایا ہے۔حسب روایت بی جے پی کی انتخابی حکمت عملی میں سب سے اہم اہم پہلو مذہبی پولرائزیشن ہے۔بابری مسجد تنازع اور دیگر حساس مسائل کو بالواسطہ یا براہ راست انتخابی تقاریر میں اٹھایا گیا۔اس کے جواب میں ترنمول کانگریس نے سیکولرزم، سماجی ہم آہنگی اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا نعرہ بلند کیا۔اگر ہم ووٹنگ کے رجحانات کا جائزہ لیں تو ابتدائی مرحلے میں کافی جوش و خروش دیکھنے میں آیا اور ووٹنگ تقریباً 92 فیصد ہوئی جو کہ عدیم المثال ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ عوام اس انتخاب کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔نتائج کے امکانات کا تجزیہ کرتے ہوئے چند اہم نکات سامنے آتے ہیں۔پہلا یہ کہ ممتا بنرجی کی ذاتی مقبولیت اب بھی ایک بڑا فیکٹر ہے۔ان کی فلاحی اسکیمیں، جیسے خواتین کے لیے مالی امداد اور طلبہ کے لیے سہولیات، انہیں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں۔دوسرا یہ کہ بی جے پی کی تنظیمی طاقت اور مرکزی قیادت کی بھرپور مہم اسے ایک سنجیدہ چیلنج بناتی ہے۔تیسرا اہم پہلو اقلیتی ووٹ ہے، جو بنگال میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔اگر یہ ووٹ بڑی حد تک ترنمول کانگریس کے حق میں یکجا رہتا ہے تو بی جے پی کے لیے اقتدار حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔تاہم اگر اس ووٹ میں تقسیم ہوتی ہے تو مقابلہ سخت ہو سکتا ہے۔ممتا بنرجی نے مقامی شناخت کو ابھارا ہے، انتخابی مہم میں استعمال ہونے والی زبان اور بیانات نے سماجی ہم آہنگی پر بھی اثر ڈالا ہے۔نفرت انگیز تقاریر کے الزامات نے انتخابی ماحول کو کشیدہ بنایا، جس کا اثر ووٹرز کے فیصلوں پر بھی پڑ سکتا ہے۔

اس طرح سے الیکشن کے نتائج کو لیکر ایک بے یقینی کی کیفیت ہے حالانکہ بی جے پی نے وزیر اعظم، مرکزی کابینہ، کئی صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور پارٹی کے سارے بڑے لیڈران کو الیکشن میں لگایا ہوا ہے غرض یہ کہ پوری طاقت لگا رکھی ہے۔لیکن پھر بھی سارا دار و مدار ووٹوں کی تقسیم اور ووٹوں کے پولرائیزیشن پر ہے۔ممتا بنرجی کی پارٹی ٹی ایم سی کا دار و مدار ان کی پچھلے پندرہ برسوں کی کارکردگی پر ہے، مجموعی طور پر دیکھا جائے تو یہ انتخابات ایک سخت مقابلے کی تصویر پیش کرتے ہیں۔اگرچہ بی جے پی نے اپنی پوری طاقت جھونک دی ہے، مگر ممتا بنرجی اور ترنمول کانگریس کی جڑیں اب بھی کافی مضبوط ہیں۔ابتدائی اندازوں کے مطابق ترنمول کانگریس کو برتری حاصل ہو سکتی ہے، مگر بی جے پی کی کارکردگی بھی قابلِ ذکر رہنے کا امکان ہے۔اس طرح نتائج آنے سے قبل یہ کہنا مشکل ہوگا کہ بنگال پر کس کا جادو چلے گا، مودی کا یا دیدی کا؟

☆☆☆

(Mb.9450191754,)

مغربی بنگال میں ریکارڈ ووٹنگ: جمہوری بیداری یا انتخابی عمل پر سنجیدہ سوالات؟

جاوید جمال الدین

مغربی بنگال میں 2026 کے اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے میں تقریباً 92.90 فیصد ووٹنگ کا ریکارڈ قائم ہونا بظاہر جمہوری جوش و خروش کی ایک غیر معمولی مثال کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، لیکن اس کے پس منظر میں کئی ایسے عوامل کارفرما ہیں جن کا سنجیدہ، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لینا ناگزیر ہے۔یہ شرح نہ صرف ریاستی سطح پر بلکہ ہندوستانی انتخابی تاریخ میں بھی ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔تاہم، سوال یہ ہے کہ آیا یہ محض عوامی بیداری کا مظہر ہے یا اس کے پیچھے انتخابی فہرستوں میں تبدیلی، سیاسی حکمتِ عملی اور سماجی بے چینی جیسے عناصر بھی کارفرما ہیں؟

اگر تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو مغربی بنگال ہمیشہ سے زیادہ ووٹنگ کی شرح رکھنے والی ریاستوں میں شمار ہوتا رہا ہے۔2016 کے اسمبلی انتخابات میں تقریباً 82 فیصد جبکہ 2021 میں کووڈ-19 کے باوجود تقریباً 81 تا 82 فیصد ووٹنگ ریکارڈ کی گئی تھی۔شمال مشرقی ریاستوں جیسے تریپورہ اور ناگالینڈ میں بھی عموماً 80 سے 85 فیصد کے درمیان ووٹنگ ہوتی رہی ہے۔ایسے میں 92 فیصد سے زائد ووٹنگ ایک غیر معمولی اضافہ ہے، جسے صرف عوامی بیداری سے جوڑ دینا ایک سادہ لوحی ہوگی۔اس غیر معمولی اضافے کی ایک اہم وجہ الیکشن کمیشن کی جانب سے کی گئی ”خصوصی جامع نظر ثانی“ (Special Intensive SIR-Revision) کو قرار دیا جا رہا ہے، جس کے تحت مبینہ طور پر تقریباً 91 لاکھ ووٹرس کے نام انتخابی فہرست سے حذف کیے گئے۔اگر اس اعداد و شمار کو درست مان لیا جائے تو یہ ریاست کے کل ووٹرس کا تقریباً 11 سے 12 فیصد بنتا ہے، جو ایک بہت بڑا تناسب ہے۔اس حذف شدگی نے نہ صرف ووٹرس کی مجموعی تعداد کو کم کیا بلکہ ووٹنگ فیصد کو بظاہر بڑھا ہوا دکھانے میں بھی کردار ادا کیا۔یعنی اگر ووٹر لسٹ مختصر ہو جائے تو نسبتاً کم تعداد میں ڈالے گئے ووٹ بھی زیادہ فیصد کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

یہاں ایک بنیادی اور حساس سوال پیدا ہوتا ہے، آیا یہ حذف شدگی مکمل طور پر شفاف، غیر جانبدار اور قانونی تھی؟ انتخابی فہرست سے بڑے پیمانے پر ناموں کا حذف ہونا جمہوری عمل کے لیے خطرے کی گھنٹی بھی ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر اس کا اثر کسی مخصوص طبقے یا علاقے پر زیادہ پڑا ہو۔مختلف رپورٹس اور سیاسی بیانات میں یہ خدشہ ظاہر کیا گیا کہ اس عمل سے اقلیتی اور کمزور طبقات زیادہ متاثر ہوئے، حالانکہ اس کی آزادانہ تصدیق ابھی تک مکمل طور پر سامنے نہیں آئی۔اسی تناظر میں ”احتجاجی ووٹنگ“ کا تصور بھی اہمیت اختیار کرتا ہے۔جن ووٹرس کے نام فہرست میں باقی رہ گئے، انہوں نے بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے کو اپنی ذمہ داری سمجھا تاکہ وہ اس ممکنہ ناانصافی کے خلاف ایک علامتی احتجاج درج کرا سکیں۔یہ رجحان جمہوری شعور کی ایک مثبت علامت ضرور ہے، لیکن اس کے پیچھے موجود بے چینی اور عدم تحفظ کے احساس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔جمہوریت کی کامیابی صرف ووٹنگ کی بلند شرح سے نہیں بلکہ اس عمل پر عوام کے اعتماد سے جڑی ہوتی ہے۔

سیاسی اعتبار سے یہ انتخابات غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ایک طرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ہے جو گزشتہ ایک دہائی سے قومی سطح پر اپنی گرفت مضبوط کر چکی ہے اور اب بنگال جیسے اہم ریاست میں اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے، جبکہ دوسری طرف ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) ہے جو ریاست میں اپنی سیاسی بقا اور تسلسل کی جنگ لڑ رہی ہے۔اس سخت مقابلے نے دونوں جماعتوں کو اپنی پوری قوت جھونکنے پر مجبور کیا، جس کا نتیجہ ووٹنگ کی بلند شرح کی صورت میں سامنے آیا۔انتخابی مہم کے دوران استعمال ہونے والا بیانیہ بھی اس رجحان کو سمجھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔بی جے پی کی جانب سے ”دراندازوں“ کا مسئلہ، سرحدی سلامتی، اور یکساں سول کوڈ (یو سی سی) جیسے موضوعات کو شدت سے اٹھایا گیا، جبکہ ٹی ایم سی نے خود کو بنگالی شناخت، سیکولر اقدار اور علاقائی خودمختاری کے محافظ کے طور پر پیش کیا۔اس نظریاتی اور سیاسی کشمکش نے ووٹرس کو غیر معمولی حد تک متحرک کیا۔

خصوصاً اقلیتی ووٹرس کا کردار اس انتخاب میں نہایت اہم رہا۔مغربی بنگال میں مسلمان تقریباً 30 فیصد آبادی پر مشتمل ہیں، جبکہ بعض اضلاع میں ان کی تعداد 50 سے 60 فیصد تک پہنچ جاتی ہے۔اس بار انتخابی ماحول میں پائی جانے والی بے چینی، خاص طور پر ”درانداز“ کے بیانیے اور ممکنہ پالیسی تبدیلیوں کے خدشات نے اقلیتی ووٹرس کو زیادہ منظم اور متحرک انداز میں ووٹنگ کے لیے آمادہ کیا۔یہ ووٹنگ محض ایک سیاسی عمل نہیں بلکہ اپنے حقوق، شناخت اور مستقبل کے تحفظ کی ایک شعوری کوشش کے طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔تحقیقی مطالعات بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ جب کسی طبقے کو اپنے حقوق یا وجود کے بارے میں خطرہ محسوس ہوتا ہے تو اس کی سیاسی شرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔یہی رجحان بنگال کے اس انتخاب میں بھی نظر آتا ہے، جہاں اقلیتی ووٹرس نے بڑی تعداد میں نکل کر اپنے جمہوری حق کا استعمال کیا۔دوسری جانب، بی جے پی اس بلند ووٹنگ فیصد کو اپنے حق میں تعبیر کر رہی ہے اور یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ زیادہ ووٹنگ عموماً اس کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔تاہم، انتخابی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہ اصول ہر جگہ نافذ نہیں ہوتا، خاص طور پر ان ریاستوں میں جہاں علاقائی جماعتیں مضبوط جڑیں رکھتی ہیں۔بنگال میں بھی مقامی شناخت، زبان اور ثقافت کا عنصر انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

ایک اور اہم پہلو سیکورٹی فورسیز کی غیر معمولی تعیناتی ہے۔مرکزی فورسیز کی بڑی تعداد میں موجودگی نے بظاہر انتخابی عمل کو پرامن بنانے میں مدد دی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایک نفسیاتی ماحول بھی پیدا کیا جسے بعض مبصرین ”سنگینوں کے سائے میں الیکشن“ قرار دیتے ہیں۔اس طرح کے ماحول میں ووٹرس کی شرکت کو صرف رضاکارانہ جوش و خروش کا نتیجہ قرار دینا مکمل تصویر پیش نہیں کرتا۔اعداد و شمار کے تجزیے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ووٹنگ فیصد میں اضافے کا ایک بڑا حصہ تکنیکی عوامل سے جڑا ہوا ہے۔اگر ووٹر لسٹ سے لاکھوں نام حذف ہو جائیں تو فیصدی اعتبار سے ووٹنگ بڑھنا ایک فطری نتیجہ ہے۔اس لیے محض فیصد کے اعداد کو دیکھ کر کسی سیاسی رجحان کا حتمی نتیجہ اخذ کرنا قبل از وقت ہوگا۔

آئندہ دوسرا مرحلہ، جو 29 اپریل کو منعقد ہوگا، اس پورے انتخابی عمل کے نتائج اور رجحانات کو مزید واضح کرے گا۔اس مرحلے میں ووٹنگ کی شرح، مختلف علاقوں میں ٹرن آؤٹ کا موازنہ، اور سیاسی جماعتوں کی کارکردگی یہ طے کرے گی کہ آیا پہلے مرحلے کی بلند ووٹنگ کسی خاص سیاسی رجحان کی عکاس تھی یا محض مخصوص حالات کا نتیجہ۔آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ مغربی بنگال کے اس انتخابی مرحلے نے ہندوستانی جمہوریت کے کئی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ایک طرف یہ عوامی بیداری، سیاسی شعور اور جمہوری شرکت کی ایک مثبت مثال ہے، تو دوسری طرف یہ انتخابی عمل کی شفافیت، ووٹر لسٹ کی درستگی اور ریاستی اداروں کی غیر جانبداری پر سنجیدہ سوالات بھی اٹھاتا ہے۔جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا عمل نہیں بلکہ ایک ایسا نظام ہے جس کی بنیاد شفافیت، انصاف اور عوامی اعتماد پر قائم ہوتی ہے۔اگر ان بنیادوں میں کمزوری آ جائے تو بلند شرح ووٹنگ بھی اپنی معنویت کھو دیتی ہے۔مغربی بنگال کا یہ انتخاب ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ کیا ہم واقعی ایک مضبوط اور شفاف جمہوری نظام کی طرف بڑھ رہے ہیں یا ہمیں ابھی بھی بہت سے بنیادی سوالات کے جوابات تلاش کرنے ہیں۔

9867647741

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ہندوستان میں عربی زبان وادب کی تعلیم

پروفیسر محی الدین ازاد اصلاحی

ہندوستان کی ہمہ گیر تہذیبی تاریخ میں عربی زبان و ادب کا نقش محض ایک غیر ملکی لسانی درآمد نہیں بلکہ یہ اس سرزمین کے فکری وجود کا ایک ایسا نامیاتی حصہ ہے جو صدیوں کے تعامل، تبادلہ خیال اور علمی وفاداری سے پروان چڑھا ہے۔ معاصر ہندوستان میں عربی زبان وادب کی صورتحال کو سمجھنے کے لیے ہمیں اس کی جڑوں کی گہرائی، اس کی شاخوں کی وسعت اور اس پر پڑنے والے جدیدیت کے تند و تیز جھونکوں کا ایک فلسفیانہ اور تنقیدی جائزہ لینا ہوگا۔ یہ محض ایک زبان کی تعلیم کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک ایسی عظیم علمی روایت کے تحفظ اور ارتقاء کا سوال ہے جس نے مشرق ومغرب کے درمیان فکری پل کا کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں عربی کی جڑیں اس عہد سے پیوست ہیں جب صحرائے عرب کی خوشبو سمندری ہواؤں کے دوش پر مالابار اور سندھ کے ساحلوں سے ٹکرائی تھی۔ ابتدائی دور میں یہ تعلق محض تجارتی تھا، لیکن اسلام کی آمد کے ساتھ ہی یہ لسانی تعلق ایک مقدس رشتے میں بدل گیا۔ عربی، جو وحی کی زبان تھی، دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کے علمی حلقوں میں تقدس اور تحقیق کا استعارہ بن گئی۔ قرون وسطیٰ کے ہندوستان میں عربی کی حیثیت وہی تھی جو یورپ میں لاطینی کی تھی؛ یعنی یہ علم، فلسفہ، قانون اور بین الاقوامی سفارت کاری کی زبان بن گئی۔ یہاں کے علماء نے محض عربی سیکھی نہیں بلکہ اس میں تخلیق کے وہ جوہر دکھائے کہ خود اہل عرب دنگ رہ گئے۔ اس علمی روایت کو ایک باقاعدہ فکری نظام اور عالمی شناخت دینے میں جس شخصیت کا نام سب سے نمایاں ہے، وہ شاہ ولی اللہ دہلوی ہیں۔ شاہ صاحب نے ہندوستان میں عربی علوم کو محض منقولات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے "حجت اللہ البالغۃ" جیسی شاہکار تصنیف کے ذریعے اسرار شریعت اور فلسفہ عمرانیات سے جوڑ دیا۔ ان کی عربی نگارشات نے ثابت کیا کہ ہندوستانی ذہن عربی زبان کے اسالیب پر نہ صرف قدرت رکھتا ہے بلکہ وہ اس زبان میں کائناتی حقائق کی ترجمانی کا اہل بھی ہے۔ شاہ ولی اللہ کے بعد یہ سلسلہ فکر و نظر کے مختلف دبستانوں میں تقسیم ہوا، جہاں ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں اس شمع کو فروزاں رکھا۔ اسی تسلسل کی ایک کڑی عبدالحئی فرنگی محلی کی صورت میں ابھری، جن کی قلمی جولانیاں فقہ اور اصولِ فقہ کے ساتھ ساتھ عربی زبان و ادب کے تذکروں میں بھی نمایاں ہیں۔ ان کی کثرتِ تصانیف اور علمی گیرائی نے لکھنؤ کے دبستانِ علم کو عربی دنیا میں ایک معتبر مقام عطا کیا اور یہ باور کرایا کہ ہندوستان کے علماء عربی زبان کو اپنے دینی و علمی تشخص کا لازمی جزو سمجھتے ہیں۔ تاریخ کے ایک اور موڑ پر جب ہندوستان سیاسی انتشار کا شکار تھا، علامہ فضل حق خیرآبادی جیسی شخصیت نے عربی زبان کو نہ صرف فلسفہ ومنطق کی بلندیوں تک پہنچایا بلکہ اسے حریت اور انقلابی فکر کا استعارہ بنا دیا۔ ان کی عربی شاعری، خاص طور پر الثورۃ الہندیہ جو انہوں نے قیدِ فرنگ (کالے پانی) کے دوران لکھی، عربی ادب میں مقصدی اور انقلابی شاعری کا بہترین نمونہ ہے۔ مولانا فضل حق خیرآبادی نے منطق اور معقولات کے میدان میں جو عربی اسلوب اختیار کیا، وہ ان کی ذہانت اور عربی زبان پر ان کی غیر معمولی دسترس کا شاہد ہے۔ ان کا اسلوبِ بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ عربی زبان ہندوستانی علماء کے لیے صرف ثواب کا ذریعہ نہیں بلکہ اظہارِ رائے کا ایک طاقتور ہتھیار بھی رہی ہے۔ معاصر عہد میں جب ہم اس تعلیمی ڈھانچے پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک عجیب وغریب ثنویت نظر آتی ہے۔ ایک طرف روایتی مدارس کا وسیع نیٹ ورک ہے اور دوسری طرف جدید یونیورسٹیاں۔ اس خلیج کو پاٹنے اور عربی ادب کو ایک جدید ادبی صنف کے طور پر متعارف کروانے میں علامہ شبلی نعمانی کا کردار کلیدی ہے۔ شبلی نے ندوۃ العلماء کے قیام اور اپنی تنقیدی تحریروں کے ذریعے عربی زبان کو "قدامت پسندی" کے خول سے نکال کر جدید عالمی تناظر میں دیکھنے کی دعوت دی۔ انہوں نے عربی ادب کے تاریخی اور تنقیدی مطالعے پر زور دیا اور یہ محسوس کیا کہ جب تک ہم عربی کو ایک زندہ ادبی زبان کے طور پر نہیں اپنائیں گے، اس وقت تک ہم عالمی سطح پر مکالمہ نہیں کرسکیں گے۔ شبلی کی اسی فکر کو ان کے شاگرد رشید مولانا سید سلیمان ندوی نے آگے بڑھایا۔ سید صاحب نے سیرت نگاری اور تاریخ کے میدان میں عربی ماخذ سے استفادہ کرنے کے جو معیارات قائم کیے، وہ آج بھی محققین کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ان کی عربی دانی میں وہ متانت اور علمی وقار تھا جو قدیم وجدید کے بہترین امتزاج سے پیدا ہوتا ہے۔ عربی زبان و ادب کی تفہیم میں ایک بالکل منفرد اور گہرا زاویہ امام حمید الدین فراہی نے پیش کیا۔ انہوں نے قرآن کریم کے نظم اور اس کی ادبی بلاغت کو سمجھنے کے لیے جاہلی ادب اور کلام عرب کو بنیاد بنایا۔ امام فراہی کا یہ نظریہ کہ قرآن کی بلاغت کو سمجھے بغیر اس کے پیغام کی روح تک نہیں پہنچا جاسکتا، عربی ادب کی تدریس کو ایک نیا رخ دیتا ہے۔ ان کی عربی تصانیف میں جو ایجاز، بلاغت اور لسانی ندرت پائی جاتی ہے، وہ ہندستان میں عربی دانی کے ایک نئے معیار کی نشاندہی کرتی ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ عربی زبان کے کلاسیکی ذخیرے سے کس طرح جدید فکری مسائل کا حل نکالا جاسکتا ہے۔ بیسویں صدی میں جس شخصیت نے عربی زبان وادب کو عالمی سطح پر ہندوستان کا نمائندہ بنا کر پیش کیا، وہ مولانا ابوالحسن علی ندوی (علی میاں) ہیں۔ ان کی تحریریں "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" سے لے کر ان کے بے شمار خطبات تک، عربی اسلوب کے اس جمال اور جلال کا نمونہ ہیں جس نے خود اہل عرب کو متاثر کیا۔ مولانا نے عربی کو صرف معلومات کی منتقلی کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے ایک دعوت اور تحریک کا رنگ دیا۔ ان کا اسلوبِ نگارش اتنا رواں، سلیس اور پرکشش ہے کہ وہ جدید وقدیم دونوں طبقوں میں یکساں مقبول ہے۔ انہوں نے مدارس کے طلبہ میں عربی بولنے اور لکھنے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے جو عملی کوششیں کیں، ان کا اثر آج بھی ندوہ اور دیگر علمی مراکز میں محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اسی لسانی تحریک کو مہمیز دینے میں مولانا وحید الزمان کیرانوی کا نام فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ "القاموس الجدید" "لغت اور "القراۃ الواضحۃ" جیسی کتابوں کے ذریعے انہوں نے عربی تدریس کے روایتی طریقوں میں انقلاب برپا کیا۔ مولانا کیرانوی نے یہ ثابت کیا کہ اگر صحیح منہج اختیار کیا جائے تو غیر عرب طلبہ بھی عربی زبان میں وہی مہارت حاصل کر سکتے ہیں جو اہلِ زبان کا خاصہ ہے۔ انہوں نے ہزاروں طلبہ کو عربی صحافت اور جدید نثر نگاری سے روشناس کرایا، جو آج ہندوستان اور بیرون ملک عربی زبان کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ موجودہ تعلیمی منظرنامے میں جب ہم ان اکابرین کی خدمات کا مطالعہ کرتے ہیں، تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم ان کی میراث کو آگے بڑھانے میں کامیاب رہے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا موجودہ نظام تعلیم "معلومات" تو فراہم کر رہا ہے، مگر "ادراک" پیدا کرنے میں ناکام ہے۔ مدارس کا نظام تعلیم بنیادی طور پر "قدامت پسندی" کے فلسفے پر مبنی ہے، جہاں متن کی مرکزیت اتنی گہری ہے کہ بسا اوقات زبان کی زندہ روح پس پشت چلی جاتی ہے۔ طالب علم نحو وصرف کی پیچیدگیوں میں تو ماہر ہوجاتا ہے، لیکن وہ معاصر عربی کی جلا اور اس کی بدلتی ہوئی اصطلاحات سے ناواقف رہتا ہے۔ دوسری طرف، جدید جامعات میں لسانی مہارتوں پر تو زور ہے، مگر وہاں اس گہرائی کا فقدان ہے جو شاہ ولی اللہ یا فضل حق خیرآبادی کے ہاں ملتی تھی۔ یہ عدم توازن ایک ایسے طالب علم کو جنم دیتا ہے جو یا تو ماضی کا اسیر ہے یا حال میں معلق۔ تدریسی جمود ایک ایسا کینسر ہے جو خاموشی سے اس علمی روایت کو چاٹ رہا ہے۔ ہمارے یہاں آج بھی انیسویں صدی کے تدریسی طریقے رائج ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی فیکلٹی کی مہارت میں موجود خلا کو پُر کریں۔ ایک مثالی استاد وہ ہے جو جاحظ کی "البیان والتبیین" اور ایڈورڈ سعید کی Orientalism کے درمیان ایک منطقی ربط پیدا کر سکے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ کس طرح کلاسیکی بلاغت کو جدید اسلوبیات کے تناظر میں پرکھا جاسکتا ہے۔ اس جمود کو توڑنے کے لیے نصاب کی ہم آہنگ اصلاح ناگزیر ہے۔ ہمیں اپنے نصاب میں عرب دنیا کے معاصر مسائل، وہاں اٹھنے والی فکری تحریکوں اور جدید اصنافِ ادب جیسے مختصر افسانے، ڈرامے اور آزاد نظم کو جگہ دینی ہوگی۔ ترجمے کے فن کو ایک مستقل علم کے طور پر متعارف کروانا چاہیے۔ ترجمہ محض ایک زبان سے دوسری زبان میں الفاظ کی منتقلی نہیں، بلکہ یہ ایک تہذیب کا دوسری تہذیب میں داخلہ ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر لسانی ملک میں عربی ادب کا مقامی زبانوں میں ترجمہ بین الثقافتی مکالمے کی ایک نئی راہ ہموار کرے گا۔ مدرسہ اور یونیورسٹی کے درمیان "ارتباطِ باہمی" اب محض ایک انتظامی ضرورت نہیں بلکہ ایک فکری تقاضا بن چکا ہے۔ مدرسے کے طالب علم کے پاس جو لغوی اور متنی پختگی ہے، اسے یونیورسٹی کے تحقیقی منہاج اور تنقیدی فکر سے جوڑنا ہوگا۔ جب یہ دونوں دھارے ملیں گے، تبھی ہندوستان میں عربی ادب کی ایک ایسی نئی لہر پیدا ہوگی جو عالمی سطح پر اپنی شناخت بنا سکے گی۔ عرب دنیا کے ساتھ علمی تبادلے اور ڈیجیٹل وسائل کا استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہمیں عالمگیریت کے اس دور میں اپنے علمی حصاروں سے باہر نکل کر عالمی برادری سے مکالمہ کرنا ہوگا۔ فلسفیانہ اعتبار سے دیکھا جائے تو عربی ادب کی بقا اس بات میں مضمر ہے کہ ہم اسے محض "مذہبی ضرورت" کے بجائے ایک "تہذیبی اور انسانی ضرورت" کے طور پر پیش کریں۔ یہ انسان کے ازلی دکھوں، اس کی تمناؤں اور اس کی فکری پرواز کی داستان ہے۔ جب ہم اسے اس وسیع تناظر میں دیکھیں گے، تو یہ ہر اس طالب علم کے لیے کشش کا باعث بنے گا جو انسانی وجود کی حقیقتوں کو سمجھنا چاہتا ہے۔ ہندوستان میں عربی زبان کا مستقبل ان کوششوں پر منحصر ہے جو ہم آج کریں گے۔ ہمیں شاہ ولی اللہ کی بصیرت، فضل حق خیرآبادی کی جرات، شبلی وفراہی کی ندرتِ خیال، اور علی میاں و وحید الزمان کیرانوی کی لسانی تڑپ کو مشعلِ راہ بنانا ہوگا۔ اگر ہم اپنے تعلیمی اسالیب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر لیں اور اپنی علمی میراث کے تئیں مخلص رہیں، تو ہندوستان ایک بار پھر عربی علوم کا وہ مرکز بن سکتا ہے جہاں سے پوری دنیا فیض یاب ہو۔ ہمیں استدلال کی قوت، زبان کی شیرینی اور فکری پختگی کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھنا ہوگا، تاکہ ہماری آنے والی نسلیں اس عظیم ورثے پر فخر کرسکیں اور عالمی فکری منظرنامے میں اپنا بھرپور حصہ ڈال سکیں۔ عربی ادب محض ایک مضمون نہیں، یہ ایک جینے کا قرینہ ہے، ایک کائناتی شعور ہے، اور ہندوستان کی مٹی میں اس کی خوشبو ہمیشہ مہکتی رہے گی، اگر ہم اسے جدیدیت کی شبنم سے سیراب کرتے رہیں۔ اس پورے تناظر میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ہندوستان میں عربی زبان وادب کا مطالعہ محض ایک لسانی مشق نہیں بلکہ ایک گہرا تہذیبی عمل ہے۔ اس میں جہاں ماضی کی عظمتوں کے چراغ روشن ہیں، وہاں مستقبل کے امکانات کی وسیع شاہراہیں بھی موجود ہیں۔ ہمیں اس علمی سفر کو جاری رکھنے کے لیے ایک ایسی نئی نسل تیار کرنی ہوگی جو کلاسیکی عربی کے سمندر میں غواصی کرنے کا ہنر بھی جانتی ہو اور جدید عربی کے بدلتے ہوئے ساحلوں سے بھی باخبر ہو۔ یہی وہ توازن ہے جو ہماری علمی بقا کی ضمانت ہے اور اسی کے ذریعے ہم ایک ایسی فکری بیداری پیدا کرسکتے ہیں جو ہمیں اقوام عالم میں ممتاز کر سکے۔ ہندوستان کی مٹی ہمیشہ سے زرخیز رہی ہے، اور یہاں عربی زبان کا پودا جس طرح تناور درخت بنا ہے، اس کی آبیاری اب ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم اپنے اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اگر علم وتحقیق کے نئے دروا کریں، تو وہ دن دور نہیں جب ہندوستان ایک بار پھر "دارِ عرب" کے طور پر پہچانا جائے گا۔

صدر شعبہ عربی، شبلی نیشنل کالج اعظم گڑھ

☆☆☆☆

علامہ اقبال- کلام اور پیام- مختصر جائزہ

نعیم الرحمن صدیقی ندوی

علامہ اقبال اپنے اعلیٰ اسلامی افکار، نظریات وخیالات، فلسفہ خودی، مغربی تہذیب وتمدن پر تعمیری تنقید اور مشرقی واسلامی تہذیب، ثقافت اور تمدن کی مدافعت نیز ان کا تفوق ثابت کرنے کے لیے نمایاں ھیں۔ طلوع اسلام، مسجد قرطبہ، ساقی نامہ، شکوہ جواب شکوہ اور بچے کی دعا "لب پہ آتی ھے دعا" جیسی ا ن کی نظمیں بہت مقبول ھیں۔ ان کا لکھاھوا ترانہ وطنی "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ھمارا" حب الوطنی کے باب میں ایک مثال ھے۔ اسی طرح ان کا ترانہ ملی "چین وعرب ھمارا ھندوستاں ھمارا" آج بھی سروں میں جوش اور دلوں میں ولولہ پیدا کردیتاھے۔ "ھندوستانی بچوں کا قومی گیت"، "رام" اور "نیاشوالہ" نامی نظمیں آج بھی معاشرے میں قومی یک جھتی، مذھبی ھم آھنگی، باھمی رواداری، آپسی اتحاد، ھندومسلم بھائی چارہ، قدیم ترین گنگاجمنی تہذیب اور وطن عزیز کی مشترک ثقافت کو فروغ دینے اور اس کی حفاظت کاکام خوش اسلوبی سے کررھی ھیں۔

حکیم امت، کلیم ملت اور شاعر اسلام علامہ سر محمد اقبالؒ کی ولادت باسعادت ۹/نومبر ۱۸۷۷ء مطابق ۳/ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کو سیال کوٹ (پنجاب، پاکستان) میں ہوئی۔ ان کے والد ماجد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ وہ کشمیر کے سپرو برہمنوں کی نسل سے تھے۔

علامہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت سیال کوٹ میں مولانا میر سید حسن کے مدرسے میں ہوئی۔ اس کے بعد ان کی اعلیٰ تعلیم مرے کالج سیال کوٹ، کیمبرج یونی ورسٹی، انگلستان، میونخ یونی ورسٹی، جرمنی، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی لاہور، پاکستان، ہائیڈل برگ یونی ورسٹی، جرمنی اور اورینٹل کالج لاہور میں ہوئی۔

تکمیل درسیات کے بعد وہ ایک فلسفی، مصنف، شاعر، ادیب، مترجم، سیاست داں، وکیل، مفکر اور دانائے راز کی حیثیت سے مشہور ومعروف ہوئے۔

ان کے کلام بلاغت نظام کے مجموعے، اسرار خودی، رموز بے خودی، پیام مشرق، بانگ درا، زبور عجم، جاوید نامہ، بال جبریل، ضرب کلیم، پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق اور ارمغان حجاز فارسی اور اردو میں مشہور ومقبول ہیں۔ ان کے اردو کلام کا مجموعہ "کلیات اقبال" ہے جو اپنی محبوبیت ومقبولیت میں اپنی مثال آپ ہے۔

علامہ اقبال اپنے اعلیٰ اسلامی افکار، نظریات وخیالات، فلسفہ خودی، مغربی تہذیب وتمدن پر تعمیری تنقید اور مشرقی واسلامی تہذیب، ثقافت اور تمدن کی مدافعت نیز ان کا تفوق ثابت کرنے کے لیے نمایاں ہیں۔

طلوع اسلام، مسجد قرطبہ، ساقی نامہ، شکوہ جواب شکوہ اور بچے کی دعا "لب پہ آتی ہے دعا" جیسی ان کی نظمیں بہت مقبول ہیں۔ ان کا لکھا ہوا ترانہ وطنی "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" حب الوطنی کے باب میں ایک مثال ہے۔ اسی طرح ان کا ترانہ ملی "چین وعرب ہمارا ہندوستاں ہمارا" آج بھی سروں میں جوش اور دلوں میں ولولہ پیدا کر دیتا ہے۔ "ہندوستانی بچوں کا قومی گیت"، "رام" اور "نیا شوالہ" نامی نظمیں آج بھی معاشرے میں قومی یک جہتی، مذہبی ہم آہنگی، باہمی رواداری، آپسی اتحاد، ہندو مسلم بھائی چارہ، قدیم ترین گنگا جمنی تہذیب اور وطن عزیز کی مشترک ثقافت کو فروغ دینے اور اس کی حفاظت کا کام خوش اسلوبی سے کر رہی ہیں۔

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ دہلی ریڈیو اسٹیشن سے نشر اپنے ایک نشریے میں "شکوہ اور جواب شکوہ" کا مختصر تجزیہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"جو زبان خوگر تھی حمد وثنا ومناجات کی، وہ آخر اک بار گلے وشکوے پر کھلی۔ یا یوں کہیے کہ کھلوائی گئی۔ آقا کا کرم جب خود ناز برداری پر آمادہ ہو جائے تو کون بندہ ہے جو "نیاز" کے فرش زمیں کو چھوڑ کر "ناز" کی فضا میں نہ اڑنے لگے۔ عبدیت کی دنیا میں سنتے ہیں کہ گریہ یعقوبؑ کے ساتھ ساتھ ایک منزل تبسم سلیمانیؑ کی بھی تو آتی ہے۔

اقبال کے شکوے میں (شاعر اس وقت تک شاعر اسلام بن چکا تھا) بندہ اپنے خالق سے گویا روٹھ کر کہتا ہے کہ واہ بے گانوں پر، باغیوں پر، سرکشوں پر تو لطف ونوازش کی یہ بارشیں اور ہم اہل توحید کی یہ حالت زار، کیا یہی ہماری وفا کیشی کا صلہ ہے؟ یہی ہماری توحید پرستی کا انعام ہے؟

کون سی قوم فقط تیری طلب گار ہوئی؟
اور تیرے لیے زحمت کش پیکار ہوئی؟
کس کی شمشیر جہانگیر جہاندار ہوئی؟
کس کی تکبیر سے دنیا تیری بیدار ہوئی؟

لیکن "شکوہ" نام ہی کا شکوہ ہے، مضمون وہی حمد ومناجات کا اس لفافہ کے اندر بھی موجود ہے۔ ہر طرز میں عبدیت کی چاشنی، ہر گلے میں توحید پرستی کی شیرینی۔

اقبال کی اردو شاعری کی شہرت وعظمت کی اصل بنیاد یہی شکوہ ہے۔ خوب چلا، خوب پھیلا۔ جو کچھ بھی نہ سمجھے انہوں نے بھی مزے لے لے کر پڑھا اور جو مطلب بالکل الٹا سمجھے، انہیں تو اپنی گویا آزاد خیالی کے لیے ایک سند ودستاویز ہاتھ آ گئی۔

حکیم ملت کہ ملت کا نباض تھا، قوم کے رگ وریشے سے واقف تھا، بھانپ گیا کہ جو آب حیات کا قطرہ تھا وہ شیشوں اور گلاسوں تک پہنچتے پہنچتے زہر کی بوند بن گیا۔ معاً پلٹا اور شکوہ کے جواب میں "جواب شکوہ" کہہ ڈالا۔ جوش وخروش وہی، زور بیان وہی۔ البتہ حقائق زائد۔ حقیقتوں کی تعبیر کھلی ہوئی اور صداقتوں کا اظہار فاش وبرملا۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ وہ "وعدے تو مسلموں اور پرستاران توحید کے لیے تھے، تم مسلم اور موحد ہو کب؟ نظر قال پر نہیں اپنے حال پر کرو۔ اپنے اعمال پر کرو"۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو؟
حیدری فقر ہے نے دولت عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

عوام اپنے جذبات کی ترجمانی "شکوہ" میں زیادہ پاتے ہیں اس لیے پست مذاق طبقہ آج تک شکوہ پسند ہی چلا آرہا ہے، حالاں کہ "جواب شکوہ" کی سطح "شکوہ" سے کہیں بلند ہے۔ "شکوہ" والا اقبال ایک صاحب حال سالک ہے "جواب شکوہ" والا اقبال ایک صاحب مقام عارف ہے۔ پہلے کے قدم اقلیم کی وادیوں میں۔ دوسرے کی نگاہ فضائے روح کی بلندیوں میں"۔ (ملاحظہ ہو: نشریات ماجدی ص ۴۱، ۴۲)

علامہ اقبال آج بھی اردو والوں کے دل ودماغ میں رہتے ہیں۔ علم ودانش، تفکر وتدبر اور حکمت ودانائی سے لب ریز ان کی نظمیں اور اشعار علمائے کرام، اساتذہ کرام، مقررین اور اہل قلم کی تحریروں اور تقریروں کی جان ہوتے ہیں۔ بیت بازی میں طلبائے عزیز ان کے اشعار بڑے اہتمام سے سناتے ہیں اور فاتح قرار پاتے ہیں۔

اقبال نے اسلام کی آفاقی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت کا ذریعہ اپنی شاعری کو بنایا۔ اسلامی نشاۃ ثانیہ کی خواہش، ملت اسلامیہ کی شان وشوکت کی بازیافت، اس کی فلاح وبہبود، تعمیر وترقی اور نوجوانوں میں بیداری ان کی شاعری کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ ان کا مرکزی موضوع نوجوانان ملت ہیں۔

انہوں نے اپنے کلام میں گل وبلبل، پروانہ وشمع، کبوتر اور ہرنی اور دیگر پامال استعارے استعمال نہیں کیے۔ ان کی جگہ ان کو اپنے مثالی نوجوان کی شخصیت کی تعمیر وتشکیل کے لیے شاہین سے بہتر کوئی استعارہ نہیں ملا۔ وہ کہتے ہیں: ؎

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے نوجوانوں کی خودی صورت فولاد
شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُردم ہے اگر تو تو نہیں خطرہ افتاد

وہ نوجوان سے کہتے ہیں: ؎

کر بلبل وطاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ

ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے، بے داغ کردار کے حامل، بہترین سیرت واخلاق کے پیکر، بہادر، باحمیت اور غیور نوجوان شاعر اسلام کے پسندیدہ شخصیات ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ؎

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

علامہ اپنی شاعری کے ذریعے یہ سمجھاتے ہیں کہ بندہ مومن کسی کا غلام نہیں ہوسکتا۔ وہ غدار اور منافق نہیں ہوسکتا۔ اس نے کلمہ طیبہ کی روح چھوڑ دی ہے، اس لیے اس کی نمازیں بے اثر ہیں۔ اس کے رکوع وسجود بے کیف ہیں۔ اس کے قیام وقعود بے رنگ ہیں۔ اس کے روزے بے مزہ ہیں۔ اس کی زکوۃ بے سود ہے۔ اس کے حج بے معنی ہیں۔ اس کی کائنات بے رونق ہے۔ کبھی محبت الٰہی اس کی اصل پونجی تھی، کبھی عشق رسولؐ اس کا حقیقی سرمایہ تھا۔ اب حب دنیا اس کی اساس اور خوف مرگ اس کی شناخت ہے۔ عصر حاضر کے افکار ونظریات نے اس سے ذوق وشوق، تب وتاب، سوز وساز، کیف وکم اور درد وگداز کی متاع گراں مایہ چھین لی ہے۔ اس کا علم وفن، عقل وقلب، صلاحیت واہلیت اور دیگر اوصاف عالی سب مادی نصب العین کا طواف کر رہے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ دور حاضر میں نوجوان تشنہ لب ہیں۔ ان کا جام شعور شراب آگہی سے خالی ہے۔ مایوسی، ناامیدی، بے یقینی، بے سمتی، پست ہمتی، حوصلے کے فقدان، خود فراموشی اور سب سے بڑھ کر خدا فراموشی نے ان کی صلاحیتوں کو سلب اور اہلیتوں کو غصب کرلیا ہے۔

علامہ اقبال کو گفتار کے سورما نہیں کردار کے غازی محبوب ہیں۔ ان کے افکار ونظریات اور تعلیمات کے مطابق اگر ہمارے نوجوان عیش پسندی، تن پروری، آرام طلبی، بے راہ روی، بے فکری اور غیر منظم طرز زندگی ترک کردیں تو بلاشبہ ان کی زندگیوں میں زبردست انقلاب آجائے گا۔ ایک ایسا خاموش اور موثر انقلاب جو ملت اسلامیہ کی ہمہ جہت فلاح وبہبود، تعمیر وترقی، خوش حالی وسرخ روئی اور سربلندی کا نقیب وضامن ہوگا۔

شاعر مشرق کی وفات حسرت آیات ۶۱ برس کی عمر میں ۲۱/اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۰/صفر ۱۳۵۷ھ کو اپنے مکان جاوید منزل لاہور میں ہوئی اور بادشاہی مسجد لاہور کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

مہتمم: دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ
9335929670

غزل

سید اقبال رضوی شارب

مت خدا ڈھونڈ سوالات کے آئینے میں
اس کو پہچان عنایات کے آئینے میں
مائل، حق بھی ہے عاصی بھی انا والا بھی
وہ جو رہتا ہے مری ذات کے آئینے میں
کچھ رقم ہے مری قسمت بھی ترے ہاتھوں میں
سب نہیں ملتا مرے بات کے آئینے میں
جنگ جاری ہے مری نفس امارہ سے ہنوز
جب سے دیکھا تجھے برسات کے آئینے میں
قلب جب تک نہ منور ہو یقیں، کل سے
وسوسے پالے ہے شبہات کے آئینے میں
رشتے بے لوث فضا میں جو جنم لیتے ہیں
وہ نہیں ٹوٹتے حالات کے آئینے میں
قرب شبیر ہے کیا رے کی حکومت کیا ہے
حر نے سب دیکھ لیا رات کے آئینے میں
غیر بھی دیکھ لیا کرتے ہیں اکثر شارب
اک محبت تری ہر بات کے آئینے میں

غزل

ذکی طارق بارہ بنکوی

وجودِ مشترک میں درد کو تنظیم کر لیتے
سفر کو بانٹ لیتے ہم، تھکن تقسیم کر لیتے
تو خود کو ایک اعلی صاحبِ تعلیم کر لیتے
اگر حاصل فقط ہم علم رے اور میم کر لیتے
معافی، درگزر کے بعد بھی میری ترے دل میں
جگہ پہلی سی ہے یہ کس طرح تسلیم کر لیتے
درِ امروز کھل جاتا جو ہم پر ایک لمحہ بھی
تو اے اندیشۂ فردا تجھے ترمیم کر لیتے
ہماری تشنگی کو بھی میسر آ ہی جاتی حد
جو تم ساحل پہ آ جاتے تو ہم تعمیم کر لیتے
نہ رہتا فاصلہ کوئی دل و آواز کے مابین
تمہیں محسوس کر لیتے تمہیں تفہیم کر لیتے
اتر جاتے اگر معمول میں اپنے وہ تشنہ لب
تو شاید اپنے حق میں کوثر و تسنیم کر لیتے
نہ وہ ناراض ہوتے اور نہ ہی کوئی ہرج ہوتا
اگر ہم کام کے خاکے میں کچھ ترمیم کر لیتے
تمنا ہے حقیقت میں اگر آ جاتے میرے گھر
تمہارے پاؤں دھوکر پینے سی تعظیم کر لیتے
ہماری زیست کی معراج ہو جاتی جو صاحب آپ
شریکِ زندگی اپنا ہمیں تسلیم کر لیتے
اگر اس خاکدانِ دل کو مل جاتی تری نسبت
ہر اک ذرّے کو ہم آئینۂ تعظیم کر لیتے
وجود اپنا یہ عالمگیر و آفاقی نہ بن جاتا
اگر تخصیص کے افکار کو تعمیم کر لیتے
نہ لب پر لرزشیں ہوتیں نہ آنکھیں کرتیں برساتیں
خدا بخشی طبیعت میں جو ہم ترمیم کر لیتے
کبھی الجھن میں گھرتے تو بھی لہجہ شوخ ہی رہتا
سخن کو جو جمالِ یار کی تجسیم کر لیتے
کچھ ایسا کاش ہو جاتا وجود اُو میں ضم ہوکر
سفر کو بانٹ لیتے ہم تھکن تقسیم کر لیتے
نظر آتا نہ پھر کوئی تفاوت اس جہاں بھر میں
اگر ہم حُبّ کو بنیادِ ہر تنظیم کر لیتے
کسی امکان کا در وا تو رہتا دل کے گوشے میں
جو منفی سوچ کی رفتار ہم کچھ دھیم کر لیتے
جو اپنی ذات کا عرفان دے دیتا خدا ہم کو
مسخر اس فقیری سے ہی ہفت اقلیم کر لیتے

سعادت گنج، بارہ بنکی، یوپی، انڈیا

غزل

ڈاکٹر شوکت محمود شوکت

زلفِ پیچاں کا گرفتار نظر آتا ہے
دل رتینِ رسن و دار نظر آتا ہے
غمِ دوراں سے کہو اور نشانہ ڈھونڈے
صید اب صیدِ رخِ یار نظر آتا ہے
تیرے کوچے سے ابھی کوچ نہیں ہوسکتا
تیری آنکھوں میں ابھی پیار نظر آتا ہے
پھر دلِ خاک بسر تیرا مقدر چمکا
پھر وہ آمادۂ آزار نظر آتا ہے
جی رہا ہے جو ترے عہدِ ستم میں، اب تک
در حقیقت کوئی فن کار نظر آتا ہے
کتنی مشکل میں ہے جنت سے نکل کر آدم
کتنے صدمات سے دو چار نظر آتا ہے
تیری چاہت کا کرشمہ ہے کہ تیرا شوکت
روز رسوا ، سرِ بازار نظر آتا ہے

'بی جے پی کی واشنگ مشین پھر سے فعال'

راگھو چڈھا کے بی جے پی میں شامل ہونے پر کانگریس کا سخت ردعمل

جو لوگ خود کو شرافت، ایمانداری اور نظریات کے علمبردار کے طور پر پیش کرتے تھے، وہ اب بری طرح بے نقاب ہو چکے ہیں، جے رام رمیش کا طنز

نئی دہلی۔(ایجنسی) راگھو چڈھا اور سندیپ پاٹھک سمیت عام آدمی پارٹی کے 7 راجیہ سبھا اراکین نے بی جے پی کا دامن تھام لیا ہے۔ جمعہ (24 اپریل) کو پیش آئے اس واقعہ نے سیاسی حلقوں میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اب اس معاملہ پر ملک کی سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی کانگریس کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے اس معاملہ پر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ "بی جے پی کی واشنگ مشین پھر سے فعال ہو گئی ہے، ساتھ ہی مودی واشنگ پاؤڈر بھی۔" اپنی 'ایکس' پوسٹ میں طنزیہ انداز میں کانگریس لیڈر مزید لکھتے ہیں کہ "جو لوگ خود کو شرافت، ایمانداری اور نظریات کے علمبردار کے طور پر پیش کرتے تھے، وہ اب بری طرح بے نقاب ہو چکے ہیں۔"

جے رام رمیش کے علاوہ بہار کے کٹیہار سے کانگریس رکن پارلیمنٹ طارق انور کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے 'اے این آئی' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی پہلے خود کو نظریاتی کہتی تھی لیکن اب وہ صرف اپنی پارٹی کی توسیع کر رہی ہے۔ وہ بھی ایسے لوگوں سے جو 'دل بدلو' ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ بی جے پی 'دل بدلوؤں' کی پارٹی ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ تمام پارٹیوں سے مفاد پرست لوگ، جنہیں نظریات سے کوئی لینا دینا نہیں، ویسے لوگ بی جے پی میں جا رہے ہیں۔"

قابل ذکر ہے کہ عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن راگھو چڈھا اور سندیپ پاٹھک نے جمعہ کو بڑا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اور پارٹی کے 5 دیگر راجیہ سبھا اراکین بی جے پی میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔ راگھو چڈھا نے پریس کانفرنس میں یہ بھی کہا تھا کہ آئین کے قوانین کے مطابق اگر کسی پارٹی کے دو تہائی اراکین پارلیمنٹ ایک ساتھ دوسری پارٹی میں جانے کا فیصلہ کریں تو اسے 'قانونی انضمام' مانا جاتا ہے۔ چڈھا نے جن دیگر اراکین پارلیمنٹ کے بی جے پی میں شامل ہونے کی بات کہی تھی، ان میں ہربھجن سنگھ، راجندر گپتا، وکرم ساہنی، سواتی مالیوال اور اشوک متل کے نام شامل تھے۔ دوسری جانب عاپ کے سینئر لیڈر سنجے سنگھ نے اعلان کیا کہ وہ راجیہ سبھا کے 3 اراکین راگھو چڈھا، اشوک متل اور سندیپ پاٹھک کے بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد انہیں باضابطہ طور پر نااہل قرار دینے کا عمل شروع کریں گے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "میں راجیہ سبھا چیئرمین کو ایک خط سونپوں گا، جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ بی جے پی میں شامل ہونے کی وجہ سے راگھو چڈھا، اشوک متل اور سندیپ پاٹھک کی راجیہ سبھا رکنیت ختم کی جائے۔ کیونکہ یہ آئین کے دسویں شیڈول کے تحت اپنی اصل پارٹی کی رکنیت رضاکارانہ طور پر چھوڑنے کے مترادف ہے۔"

'بی جے پی چاہے کتنی ہی کوشش کر لے، ہم متحد ہیں'، اشوک گہلوت نے مودی اور شاہ کو بنایا نشانہ

عام آدمی پارٹی کے 7 اراکین پارلیمنٹ کے بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد پارٹی کے اندرونی اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ پارٹی میں اس بھیانک انحراف پر راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی ان کے اور پائلٹ کے درمیان دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن اس کوشش کے باوجود وہ پائلٹ کے خلاف کچھ نہیں بولیں گے۔ اشوک گہلوت نے کہا کہ بی جے پی والے اپنی حرکتوں سے باز آئیں گے نہیں۔ وہ ملک میں لگاتار جمہوریت کا قتل کر رہے ہیں، سب کے سامنے جمہوریت کمزور ہو رہی ہے، یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اشوک گہلوت نے کہا کہ تمام ایجنسیاں ان کے کنٹرول میں ہیں۔ متل جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، حال ہی میں ان کے ٹھکانوں پر چھاپے پڑے، بی جے پی نے پہلے راگھو چڈھا کو بھی پریشان کیا تھا اور باقی جن اراکین پارلیمنٹ نے پارٹی چھوڑی ہے، ان سب کے نام شراب پالیسی والے معاملے میں ڈال رکھے تھے تو یہ ان کی پالیسی ہے اور اس سے وہ بڑے خوش ہو رہے ہوں گے۔

کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ پورا ملک دیکھ رہا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور مودی کو، امت شاہ کو غلط فہمی ہے۔ اب ان کا وہم ٹوٹے گا، ملک بھر کے لوگ سمجھ گئے ہیں کہ وہ ہندوتوا کے نام پر سیاست کرتے ہیں، انہوں نے ہندوتوا کو مضبوط کرنے کے لیے کیا کیا؟ صرف بھڑکانے کے علاوہ کیا کام کیا؟ اور اب دیکھیے، یہ واردات ہوئی ہے، یہ چھوٹا سا واقعہ ہے کیا؟، انہوں نے کہا کہ 'واشنگ مشین' لگی ہوئی ہے، سب بالکل ٹھیک ہو جائیں گے، کسی کے خلاف کوئی کیس نہیں رہے گا۔ یہ واشنگ مشین، جسے انہوں نے پکڑ رکھا ہے، انہوں نے مہاراشٹر کانگریس کے لوگوں کو توڑا، کرناٹک میں، مدھیہ پردیش میں، یہاں پر بھی کمی نہیں رکھی۔ پارٹی کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے گہلوت نے کہا کہ بی جے پی چاہے کتنی ہی کوشش کر لے، پارٹی کے لیڈر متحد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بار بار بھجن لال اور مدن راٹھور بولتے ہیں، ہمارے اوپر بولتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ سچن پائلٹ کا نام لوں کہ لوگ مانیسر گئے تھے۔ وہ چاہتے ہیں کہ نام لیں تو ان کی لڑائی شروع ہو جائے، میں ان کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں، تم نے ہارس ٹریڈنگ کتنے لوگوں کے ساتھ کی بتاؤ؟ آپ نے کیا راجستھان والوں کو چھوڑا؟، ہم تو متحد ہیں۔

راگھو چڈھا سے سوشل میڈیا فالوورس ہوئے ناراض

24 گھنٹے میں 10 لاکھ لوگوں نے کیا اَن فالو

نئی دہلی۔(ایجنسی) راجدھانی دہلی کی سیاست میں بڑا الٹ پھیر کرتے ہوئے راگھو چڈھا نے عام آدمی پارٹی (عآپ) چھوڑ کر بی جے پی کا دامن تھام لیا ہے۔ ان کے ساتھ مزید 6 راجیہ سبھا اراکین بھی بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں، جس سے عآپ کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ پارٹی قیادت اب اپنے باقی ماندہ اراکین پارلیمنٹ کو متحد رکھنے میں مصروف ہے۔ راگھو چڈھا کا یہ قدم پچھلے چند ہفتوں سے زیر بحث تھا، خاص طور پر اس وقت جب انہیں راجیہ سبھا میں پارٹی کے نائب قائد کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ سیاسی حلقوں میں اسے کیجریوال اور چڈھا کے درمیان بڑھتی دوری کے طور پر دیکھا جا رہا تھا۔ بہرحال، بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد سوشل میڈیا پر ملا جلا ردعمل دیکھنے کو مل رہا ہے۔ خاص طور پر ان کے حامیوں کے درمیان اس فیصلے کو لے کر جوش کم نظر آیا، جہاں کئی لوگوں نے اسے موقع پرستانہ سیاست قرار دیا، جبکہ کچھ حامیوں نے اسے چڈھا کے نئے سیاسی باب کی شروعات ٹھہرایا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد راگھو چڈھا کو سوشل میڈیا پر فالوورس کی جانب سے شدید دھچکا لگا ہے۔ سامنے آئے اعداد و شمار کے مطابق پارٹی بدلنے کے 24 گھنٹوں کے اندر ان کے انسٹاگرام فالوورس میں 10 لاکھ سے زیادہ کی کمی درج کی گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ جمعہ کے روز راگھو چڈھا کے انسٹاگرام پر 1.46 کروڑ فالوورس تھے، جو ہفتہ کی دوپہر 2 بجے تک گھٹ کر 1.35 کروڑ رہ گئے۔ یعنی ایک دن سے بھی کم وقت میں ان کے فالوور بیس میں نمایاں کمی آئی۔

اس دوران این سی پی لیڈر رانیش گاونڈے نے دعویٰ کیا کہ انسٹاگرام پر چلائی گئی 'جین-زی ان فالو مہم' کی وجہ سے راگھو چڈھا کے 24 گھنٹوں کے اندر 10 لاکھ فالوورس کم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیٹ آپ کو راتوں رات ہیرو بھی بنا سکتا ہے، اور راتوں رات زیرو بھی۔ درحقیقت راگھو چڈھا نے پچھلے کچھ برسوں میں نوجوانوں کے درمیان اپنی الگ پہچان بنائی تھی۔ انہوں نے ایسے مسائل اٹھائے جو براہ راست عام لوگوں اور خاص طور پر نوجوانوں کی روزمرہ زندگی سے جڑے تھے، لیکن روایتی سیاست میں اکثر نظر انداز کر دیے جاتے تھے۔ راگھو چڈھا نے ایوان بالا میں پدری چھٹی (پیٹرنٹی لیو)، ٹریفک بحران، ٹیلی کام کمپنیوں کی روزانہ ڈاٹا حد، ہوائی اڈوں پر مہنگے سموسے اور 10 منٹ ڈیلیوری ماڈل کے ذریعے گگ ورکرز کے استحصال جیسے موضوعات اٹھائے تھے۔ گگ ورکرز کے مسائل کو سمجھنے کے لیے انہوں نے ایک دن 'بلنک اِٹ' کے ڈیلیوری پارٹنر کے طور پر بھی کام کیا تھا۔ بعد میں مرکزی حکومت نے ڈیلیوری کمپنیوں کو لازمی 10 منٹ ڈیلیوری کی حد ختم کرنے کی ہدایت دی، جسے چڈھا کی مہم سے جوڑ کر دیکھا گیا۔ ان اقدامات سے ان کی شبیہ ایک ایسے لیڈر کی بنی جو عام لوگوں کے مسائل کو سمجھتا ہے اور نوجوانوں کی زبان بولتا ہے۔

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے دورے سے قبل سکیورٹی کے سخت انتظامات

شملہ، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے مجوزہ دورہ ہماچل پردیش کے پیش نظر دارالحکومت شملہ میں سکیورٹی کے انتظامات انتہائی سخت کر دیے گئے ہیں۔ صدر جمہوریہ کا یہ دورہ 27 اپریل سے شروع ہونے جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہماچل پردیش پولیس نے ہفتہ کے روز شملہ میں تعینات سکیورٹی اہلکاروں کے لیے ایک جامع سکیورٹی میٹنگ منعقد کی۔ اس دوران اعلیٰ حکام نے سخت چوکسی اور فرائض کی انجام دہی پر زور دیا۔ پولیس ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) اشوک تیواری نے افسران اور جوانوں کو پیشہ ورانہ مہارت، مستعدی اور جوابدہی کے اعلیٰ ترین معیار برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے ہائی پروفائل دوروں کے لیے "زیرو ایرر اپروچ" اور درست انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ شملہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اور ساؤتھ رینج کے ڈی آئی جی سمیت سینئر حکام نے آپریشنل رہنما خطوط جاری کیے۔ انہوں نے تمام سکیورٹی اور فیلڈ یونٹس کے درمیان بلا تعطل ہم آہنگی اور ریئل ٹائم مواصلت کی اہمیت پر زور دیا۔

مدھیہ پردیش: وزیر کے ذات سرٹیفکیٹ تنازعہ پر ہائی کورٹ سخت

کاسٹ اسکروٹنی کمیٹی کو 60 دنوں کے اندر جانچ مکمل کرنے کا حکم

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش شہری انتظامیہ کی وزیر مملکت پرتیما باگری کے ذات پات سرٹیفکیٹ سے متعلق معاملے میں ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ وزیر باگری کے ذات سرٹیفکیٹ تنازعہ پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے ہائی لیول کاسٹ اسکروٹنی کمیٹی کو 60 دنوں کے اندر جانچ مکمل کر کے حتمی فیصلہ دینے کی ہدایت دی ہے۔ جسٹس وویک اگروال اور جسٹس اویندر کمار سنگھ کی ڈویژن بنچ نے واضح کیا کہ اس طرح کے حساس معاملات میں غیر ضروری تاخیر انصاف کے مفاد میں نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت دی کہ تحقیقات شفاف اور منصفانہ طریقے سے کی جائیں، فریقین کو سننے کا پورا موقع دیا جائے۔ درخواست گزار اور ریاست کو حکم کی کاپی 30 اپریل 2026 تک کمیٹی کو بھیجنے کا کام سونپا گیا ہے۔ یہ معاملہ کانگریس لیڈر پردیپ اہیروار کی طرف سے دائر ایک رٹ پٹیشن (2026-WP-8658) سے متعلق ہے، جس میں انہوں نے 31 مارچ 2025 کو وزیر کے درج فہرست ذات کے سرٹیفکیٹ کی صداقت پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک شکایت درج کرائی تھی۔ درخواست گزار نے الزام لگایا کہ طویل عرصے سے زیر التوا شکایت عدالتی عمل کو متاثر کر رہی ہے۔ اس سے قبل اسی معاملے پر دائر کی گئی ایک اور پٹیشن (2026/WP-5948) 'لوکس' واضح نہ ہونے کی وجہ سے واپس لے لی گئی تھی، جس سے وزیر کو عارضی راحت ملی تھی تاہم عدالت نے تب مستقبل میں مناسب عمل کے تحت معاملہ اٹھانے کی چھوٹ دی تھی۔

قابل ذکر ہے کہ پرتیما باگری ستنا ضلع کی رائے گاؤں (ایس سی) ریزرو سیٹ سے ایم ایل اے ہیں اور ان کے خلاف الزام ہے کہ وہ جس برادری سے تعلق رکھتی ہیں، وہ درج فہرست ذات کی فہرست میں شامل نہیں ہے۔ درخواست گزار نے فرضی سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر الیکشن لڑنے کا الزام لگایا ہے جب کہ وزیر نے ان الزامات کو مسلسل بے بنیاد قرار دیا اور اپنے دستاویزات کو درست بتایا۔ ہائی کورٹ کے حکم میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ اگر کمیٹی 30 جون 2026 تک کسی فیصلے پر پہنچنے میں ناکام رہتی ہے تو درخواست کو بحال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آنے والے دنوں میں اس معاملے کے قانونی اور سیاسی اثرات سامنے آنے کا امکان ہے۔

عام آدمی پارٹی کے 7 اراکین پارلیمنٹ کے پارٹی چھوڑنے کا معاملہ

بھگونت مان نے صدر جمہوریہ سے طلب کیا ملاقات کا وقت

امرتسر (ایجنسی) عاپ میں بڑی پھوٹ کے بعد پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے صدر جمہوریہ سے ملاقات کے لیے وقت طلب کیا ہے۔ بھگونت مان اپنی پارٹی کے 7 اراکین پارلیمنٹ کے پارٹی چھوڑنے پر ناراض ہیں۔ ذرائع کے مطابق وہ صدر کے سامنے پنجاب کے راجیہ سبھا اراکین کو واپس بلانے (ریکال) کے معاملے پر اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ بھگونت مان پنجاب کے پارٹی اراکین اسمبلی کے ساتھ صدر سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اس دوران وہ بی جے پی میں شامل ہونے والے پنجاب کے راجیہ سبھا اراکین کو ریکال کرنے کے حوالے سے اپنا موقف رکھیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ عام آدمی پارٹی میں پھوٹ اس وقت کھل کر سامنے آئی جب راگھو چڈھا، اشوک متل اور سندیپ پاٹھک نے ایک پریس کانفرنس میں پارٹی چھوڑنے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے جمعہ کو عام آدمی پارٹی سے استعفیٰ دے کر بی جے پی میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی راگھو چڈھا نے ہربھجن سمیت مزید 4 اراکین پارلیمنٹ کے نام بھی بتائے جنہوں نے عاپ چھوڑ دی۔

پریس کانفرنس کے بعد راگھو چڈھا، اشوک متل اور سندیپ پاٹھک بی جے پی کے دفتر پہنچے اور باضابطہ طور پر پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین نے انہیں رکنیت دلائی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے 4 دیگر راجیہ سبھا اراکین ہربھجن سنگھ، سواتی مالیوال، وکرم ساہنی اور راجندر گپتا کا پارٹی میں استقبال کیا۔ وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے عاپ چھوڑنے والے تمام اراکین پارلیمنٹ کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "ہم پارٹی چھوڑنے والوں اور انہیں اپنی پارٹی میں شامل کرنے والوں، دونوں کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔" انہوں نے جمعہ کے روز اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ "پارٹی کسی بھی فرد سے بڑی ہوتی ہے۔ جو اراکین پارلیمنٹ پارٹی چھوڑ کر گئے ہیں، وہ پنجاب کی نمائندگی نہیں کرتے۔ جب انہیں بھگونت مان کے خلاف کچھ نہیں ملا تو انہوں نے عاپ کو توڑنے کی کوشش کی۔ بی جے پی دوسری پارٹیوں کے لیے رکاوٹیں پیدا کرتی ہے۔" بھگونت مان نے پارٹی بدلنے والوں کے تئیں اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پنجابی دل سے سب سے محبت کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی ان کے ساتھ غداری کرے تو وہ اسے کبھی نہیں بھولتے۔ بی جے پی میں شامل ہونے والے 7-6 عاپ اراکین پارلیمنٹ پنجاب سے نہیں ہیں۔ یہ لوگ پنجابیوں کے غدار ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "انہیں (عاپ چھوڑنے والوں کو) نشستیں ملیں، انہیں ووٹ مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ انہیں سڑکوں پر جا کر عوام کے مسائل پر بولنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ یہ صرف خود کو بچانے کے لیے وہاں گئے تھے۔ اب وہاں بھی ان کے لیے جگہ نہیں ہے کیونکہ وہ بی جے پی کے ساتھ ہیں۔"

پٹاخہ فیکٹری میں دھماکے سے دو افراد جاں بحق، ایک زخمی

چنئی، (یو این آئی) تمل ناڈو کے جنوبی ضلع تھینی کے کمبم کے قریب واقع ایک پٹاخہ بنانے والی فیکٹری میں ہفتہ کے روز ہونے والے دھماکے میں دو ملازمین ہلاک ہو گئے جبکہ ایک زخمی ہو گیا۔ یہ دھماکہ اس لکشمی پٹاخہ فیکٹری میں ہوا جو کچھ عرصے سے بند پڑی تھی۔ فی الحال اسے پٹاخے بنانے میں استعمال ہونے والے کیمیکلز کے گودام کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ انتخابات کے پیش نظر اور ملازمین کو دی گئی چھٹیوں کی وجہ سے فیکٹری گزشتہ چند دنوں سے بند تھی۔ آج صبح جب تین ملازمین معمول کے مطابق فیکٹری کھولنے آئے تو اچانک دھماکہ ہو گیا جس میں دین دیالن اور سوریہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے سرکاری اسپتال منتقل کر دیا۔ زخمی ملازم کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے معاملہ درج کر لیا ہے اور دھماکے کی وجوہات کا پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تلنگانہ میں سیاسی تعطل ختم

اظہر الدین اور کودنڈا رام کی ایم ایل سی نامزدگی منظور

حیدرآباد: تلنگانہ کی سیاست میں ایک اہم پیشرفت سامنے آئی ہے جہاں گورنر شیو پرتاپ شکلا نے طویل عرصہ سے زیر التوا دو اہم نامزدگیوں کی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد سابق بھارتی کرکٹر اور ریاستی وزیر محمد اظہر الدین اور ممتاز دانشور ایم کودنڈا رام کی قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) میں شمولیت کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ حکام کے مطابق گورنر نے کابینہ کی سفارشات کو منظوری دے دی ہے اور جلد ہی باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔ یہ معاملہ کئی ماہ سے التوا کا شکار تھا، جس کے باعث سیاسی اور انتظامی سطح پر غیر یقینی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ یہ پیشرفت خاص طور پر محمد اظہر الدین کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ انہیں آئینی تقاضہ کے تحت ماہ کے اختتام تک کسی ایوان کا رکن بننا ضروری تھا، بصورت دیگر ان کی وزارت خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ گورنر کی منظوری کے بعد اب یہ خدشات ختم ہو گئے ہیں اور ان کی کابینہ میں موجودگی برقرار رہے گی۔ واضح رہے کہ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے حال ہی میں گورنر سے ملاقات کر کے اس معاملے کو جلد حل کرنے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے تاخیر کے انتظامی اور سیاسی اثرات پر بھی روشنی ڈالی، جس کے بعد اس عمل میں تیزی آئی۔ ایم کودنڈا رام کی کونسل میں شمولیت نہ صرف ایک تجربہ کار آواز کو ایوان میں سننے کا موقع ملے گا بلکہ تلنگانہ ریاستی تحریک سے جڑے جذبات کی بھی نمائندگی ہوگی۔ گورنر کی منظوری کے بعد طویل انتظار ختم ہو گیا ہے۔

سپریم کورٹ نے اوڈیشہ کے ریٹائرڈ عدالتی افسر کو بحال کر دیا

بھونیشور، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے اوڈیشہ میں ضلع جج رینک کے اس عدالتی افسر کو بحال کر دیا ہے جنہیں لازمی ریٹائرمنٹ دے دی گئی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے وقت سے پہلے ریٹائر کیے گئے اس عدالتی افسر کو ان کے مالی فوائد بھی بحال کرنے کا حکم دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے ایک ضلع جج کی بحالی کا حکم دیتے ہوئے کہا، جب ایک بار لازمی ریٹائرمنٹ کا حکم منسوخ کر دیا جاتا ہے تو آجر اور ملازم کا رشتہ دوبارہ بحال ہو جاتا ہے۔ بحالی کے بغیر افسر کو سروس سے باہر تصور کیا جائے گا اور جائزہ کمیٹی یا فل بینچ ایک عجیب صورتحال میں آ جائے گی جہاں انہیں ایسے شخص کی سروس جاری رکھنے یا ریٹائرمنٹ پر غور کرنا ہوگا جو قانونی طور پر سروس میں ہے ہی نہیں۔

آر ایس ایس کی امریکہ میں قبولیت پانے کی کوشش ناکام: کانگریس

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر تند و تیز حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ یہ تنظیم دکھاوٹی قوم پرستی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے اور اب بیرون ملک قبولیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریس کے شعبہ مواصلات کے سربراہ جے رام رمیش نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ آر ایس ایس کے نظریہ ساز بیرون ملک قبولیت حاصل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اور حال ہی میں امریکہ میں چلائی گئی ان کی یہ مہم ناکام رہی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آر ایس ایس کے اعلیٰ نظریہ ساز امریکہ میں 'پی آر مہم' چلا رہے تھے، جو کامیاب نہیں ہوئی۔ مسٹر رمیش نے یہ بھی کہا کہ تنظیم نے لابی کرنے والوں کا سہارا لیا اور ہندوستان اور امریکہ کے دوطرفہ تجارتی معاہدے کو امریکہ کے حق میں یکطرفہ قرار دیا۔ کانگریس لیڈر نے 'کوکلکس کلان' کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا، "آر ایس ایس نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ کوکلکس کلان جیسا نہیں ہے، لیکن کافی ثبوت موجود ہیں جو بتاتے ہیں کہ اس نے یورپی فاشسٹ تحریکوں سے تحریک لی ہے۔ سچائی یہ ہے کہ یہ تنظیم ہندوستان کی کثرت میں وحدت کے بنیادی تصور کے خلاف ہے۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ ایسی مہمات سے بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کے وقار کو فائدہ نہیں پہنچتا۔

شدید گرمی کی لہر: ملک کے دو تہائی حصے میں ہیٹ ویو کا خطرہ

محکمہ موسمیات کی اہم ہدایات جاری، ساحلی علاقوں میں گرم اور مرطوب موسم مزید مشکلات پیدا کرے گا

نئی دہلی: بھارت میں بڑھتی ہوئی شدید گرمی نے تشویشناک صورتحال اختیار کر لی ہے، جس کے پیش نظر بھارتی محکمہ موسمیات نے ملک کے بیشتر حصوں میں ہیٹ ویو کے خطرے کے حوالے سے الرٹ جاری کر دیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شمال مغربی، وسطی اور جنوبی بھارت کے کئی علاقوں میں درجہ حرارت 40 سے 44 ڈگری سیلسیس کے درمیان ریکارڈ کیا گیا ہے، جبکہ راجستھان کے سری گنگا نگر میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44.5 ڈگری تک پہنچ گیا۔ کئی علاقوں میں درجہ حرارت معمول سے 5 ڈگری زیادہ ریکارڈ کیا جا رہا ہے، جو شدید گرمی کی لہر کی نشاندہی کرتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سال گرمی معمول سے پہلے شروع ہو گئی ہے، جو موسمیاتی تبدیلی کا واضح اشارہ ہے۔ کونسل فار انرجی، انوائرمنٹ اینڈ واٹر کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارت کے تقریباً 57 فیصد اضلاع شدید ہیٹ ویو کے خطرے سے دوچار ہیں، جس سے 76 فیصد آبادی متاثر ہو سکتی ہے۔ ماحولیاتی ماہرین کے مطابق اپریل میں اس سطح کی گرمی کا آنا ایک خطرناک رجحان ہے، جو نہ صرف ماحول بلکہ صحت، معیشت اور شہری نظام پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔

محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے دنوں میں جموں و کشمیر، ہماچل پردیش، پنجاب، ہریانہ، دہلی، اتر پردیش، راجستھان اور وسطی بھارت کے کئی علاقوں میں ہیٹ ویو کی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں گرم اور مرطوب موسم مزید مشکلات پیدا کرے گا۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ مسلسل گرم راتیں بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں، کیونکہ اس سے جسم کو دن کی گرمی سے سنبھلنے کا موقع نہیں ملتا۔ محکمہ موسمیات نے شہریوں کو ہدایت دی ہے کہ دوپہر کے وقت دھوپ میں نکلنے سے گریز کریں، زیادہ پانی پئیں اور جسم کو ہائیڈریٹ رکھیں، ہلکے اور ڈھیلے کپڑے پہنیں اور غیر ضروری جسمانی مشقت سے بچیں۔ خاص طور پر بچوں، بزرگوں اور بیمار افراد کو زیادہ احتیاط برتنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ آئندہ ایک ہفتے کے دوران ملک کے بیشتر حصوں میں گرمی کی شدت برقرار رہنے کا امکان ہے، جبکہ کچھ علاقوں میں درجہ حرارت مزید بڑھ سکتا ہے۔ ماہرین نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے طویل مدتی اقدامات جیسے گرین کور میں اضافہ اور گرمی برداشت کرنے والے انفراسٹرکچر کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

بیس سالہ خدمات کے بعد ڈیلی ویجر کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا: جموں کشمیر ہائی کورٹ

ہائی کورٹ نے بیوہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے مرحوم ملازم کی سروس مستقل کرنے اور تمام مالی فوائد دینے کا حکم برقرار رکھا

سرینگر: ہائی کورٹ آف جموں کشمیر اینڈ لداخ نے یونین جموں کشمیر کی ٹیریٹری انتظامیہ کی درخواست مسترد کرتے ہوئے ٹریبونل کے اس حکم کو برقرار رکھا ہے جس میں ایک یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدور کی وفات کے بعد اس کی سروس کو مستقل کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہ ملازم بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ تک یومیہ اجرت پر مسلسل خدمات انجام دیتا رہا تھا۔ پانچ صفحات پر مشتمل فیصلے میں جسٹس شہزاد عظیم اور جسٹس سندھو شرما پر مشتمل ڈویژن بینچ نے جموں میں کہا کہ حکومت دو دہائیوں سے زائد عرصہ تک مسلسل کام لینے کے بعد ملازم کو مستقل کرنے سے انکار نہیں کر سکتی۔ بینچ یونین ٹیریٹری جموں و کشمیر کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کی سماعت کر رہی تھی، جس میں محکمہ خزانہ اور صحت و طبی تعلیم کے علاوہ سینئر ہیلتھ افسران، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز جموں، چیف میڈیکل آفیسر ڈوڈہ اور بلاک میڈیکل آفیسر گندوہ شامل تھے۔ اس درخواست میں 30 ستمبر 2025 کے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل جموں بینچ کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا، جس نے ڈوڈہ کی 51 سالہ بیوہ سارہ بیگم کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ سارہ بیگم نے اپنے مرحوم شوہر محمد رفیع خان کے لیے انصاف مانگا تھا، جو 26 نومبر 1993 سے ایڈہاک بنیاد پر جونیئر اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے اور 14 دسمبر 2014 کو وفات تک اپنی خدمات انجام دیتے رہے۔ ٹریبونل نے حکومت کو ہدایت دی تھی کہ ان کی سروس کو 11 جنوری 2013 سے مستقل کیا جائے، جس دن ان کے جونیئرز کو مستقل کیا گیا تھا، اور تمام واجبات جیسے بقایاجات، پنشن اور ریٹائرمنٹ فوائد جاری کیے جائیں۔ عدالت نے کہا: دو دہائیوں سے بھی زائد عرصہ تک کام لینے کے بعد ریاست یہ نہیں کہہ سکتی کہ ملازم صرف ایڈہاک تھا۔ اور واضح کیا کہ طویل خدمات کام کی مستقل نوعیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ خان کے کیس کو پہلے ہی جموں و کشمیر سول سروسز (خصوصی دفعات) ایکٹ 2010 کے تحت ایک بااختیار کمیٹی نے مستقل کرنے کے لیے سفارش کی تھی، لیکن جب باضابطہ احکامات جاری ہوئے تو ان کا نام شامل نہیں کیا گیا، جبکہ ان کے جونیئرز، جن میں فاروق احمد زرگر بھی شامل ہیں، کو مستقل کر دیا گیا۔

بنگال میں بی جے پی کہیں نہیں ہے، ممتا دیدی دوبارہ انتخاب جیتیں گی: تیجسوی یادو

پٹنہ۔ بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد اور آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو ان دنوں بنگال میں انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ وہ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے حق میں ووٹ مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے ریاست کی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ دوبارہ ممتا بنرجی کو وزیر اعلیٰ بنائیں۔ ہفتہ (25 اپریل) کو سابق نائب وزیر اعلیٰ بہار تیجسوی یادو نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بنگال اسمبلی انتخاب میں ممتا بنرجی کی جیت اور بی جے پی کی شکست ہوگی۔ 'پی ٹی آئی' سے بات کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ "بی جے پی کہیں نہیں ہے۔ ممتا دیدی دوبارہ انتخاب میں جیت حاصل کریں گی۔" ساتھ ہی انہوں نے 2029 کے لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر پر عزم ارادے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "بنگال میں اسمبلی انتخاب جیتنے کے بعد ہم سب لوگ 2029 میں دہلی کی حکومت کو گرانے کا کام کریں گے۔" میڈیا سے گفتگو کے درمیان تیجسوی یادو نے وزیر اعظم مودی پر طنز بھی کسا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "وزیر اعظم سے بہتر کوئی اداکار نہیں ہے، یہ بات تو سب جانتے ہیں۔ وہ بہار کے ستو کو بھول گئے، اب بنگال میں انتخاب آیا تو جھال موڑی کے ذریعہ عوام کو راغب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بی جے پی ایک نفرت پھیلانے والی پارٹی ہے۔ یہ بھائی کو بھائی سے آپس میں لڑانے والے لوگ ہیں۔ میڈیا کے ایک سوال کے جواب میں تیجسوی یادو نے کہا کہ "یہی تو ہمارے ملک کی خوبصورتی ہے... خواہ لباس الگ ہو، کھانا پینا الگ ہو، وضع قطع مختلف ہو یا زبان الگ ہو... اسی لیے ہمارا ملک عظیم کہلاتا ہے۔"

اے ایم یو میں 136ویں سالانہ ہارس شو” ایکویسٹریا 2026“ کا اہتمام

علی گڑھ، 25 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے رائیڈنگ کلب نے یونیورسٹی گیمز کمیٹی کے زیر اہتمام یونیورسٹی ایتھلیٹکس گراؤنڈ میں اپنا 136واں سالانہ ہارس شو”ایکویسٹریا 2026“ منعقد کیا، جس میں شائقین کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور زبردست جوش وخروش دیکھنے میں آیا۔اس موقع پر55 سے زائد سواروں نے مختلف مقابلوں میں اپنی گھڑسواری کی مہارت کا شاندار مظاہرہ کیا، جو بہترین ہم آہنگی، پھرتی اور نظم وضبط کی عکاسی کرتا تھا۔ڈپٹی لیبر کمشنر علی گڑھ، مسٹر ندیم احمد مہمانِ خصوصی تھے، جب کہ پرو وائس چانسلر پروفیسر ایم محسن خان اور پراکٹر پروفیسر محمد نوید خان نے مہمانانِ اعزازی کے طور پر شرکت کی۔ رائیڈنگ کلب کے سابق صدور پروفیسر واصف محمد علی اور ڈاکٹر محمد یونس خان بطور خاص موجود تھے۔اس ہارس شو میں انفرادی لینس ٹینٹ پیگنگ میں عبداللہ رئیس نے پہلی پوزیشن حاصل کی، جب کہ انفرادی سوارڈ ٹینٹ پیگنگ میں مطیب کامیاب رہے۔ شو جمپنگ میں وردود نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔دیگر مقابلوں میں، جونیئر انفرادی لینس ٹینٹ پیگنگ (بوائز) میں عبداللہ اور (گرلز) میں ایمن نے کامیابی حاصل کی۔ارتقائے میوزیکل چیئر (گرلز) اور پول بینڈنگ (گرلز) دونوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی، جب کہ ارباز رشید نے پول بینڈنگ (بوائز) میں کامیابی حاصل کی۔ہانیہ نے کیرٹ کٹنگ میں پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ مبشر نے میوزیکل رائیڈ ایونٹ جیتا۔میوزیکل چیئر (بوائز) میں ریان نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ٹیم انڈین فائل ایونٹ میں حسن، طٰہ، مطیب اور وددو کی ٹیم نے کامیابی حاصل کی، جبکہ ٹیم لینس ٹینٹ پیگنگ میں عمار، مبشر، عبداللہ رئیس اور عبداللہ پر مشتمل ٹیم کامیاب رہی۔بوائز ہیکس میں حذیفہ اور گرلز ہیکس میں امانیہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ماؤنٹ اینڈ ڈسماؤنٹ مقابلے میں علی مجتبٰی نے کامیابی حاصل کی، جبکہ جوکر پرائز عمران کو دیا گیا۔ہارس شو کا انعقاد یونیورسٹی گیمز کمیٹی کے سکریٹری پروفیسر یوسف الزماں خان کی نگرانی اور ایم یو رائیڈنگ کلب کے صدر ڈاکٹر محمد سرفراز عالم کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔کوچ مسٹر عمران خان اور رائیڈنگ کلب کے کپتان محمد حسن عارف نے پروگرام کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت ارباز رشید، ہانیہ خان، عروشہ منور اور عبداللہ مجتبٰی نے کی۔ جیوری کے اراکین میں مسٹر اسد یار خان اور ڈاکٹر محمد یونس خان شامل تھے۔

اے ایم یو میں مختلف کورسیز کے داخلے امتحانات 26 اپریل کو منعقد ہوں گے

علی گڑھ، 25 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں 26 اپریل کو سینئر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (سائنس اسٹریم) / ڈپلوما انجینئرنگ، سینئر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (ہیومینیٹیز/ کامرس اسٹریم)، ایس ایس ایس سی (برج کورس) اور بی اے ایل ایل بی پروگراموں کے داخلہ امتحانات علی گڑھ سمیت ملک کے مختلف شہروں میں قائم مراکز پر منعقد ہوں گے۔سینئر سیکنڈری اسکول (سائنس اسٹریم)/ ڈپلوما انجینئرنگ کے لیے 393,26 امیدواروں نے درخواست دی ہے، جب کہ سینئر سیکنڈری اسکول (ہیومینیٹیز/کامرس) کے لیے 862,6، ایس ایس ایس سی (برج کورس) کے لیے 200، اور بی اے ایل ایل بی پروگرام کے لیے 292,5 امیدواروں نے درخواست فارم پُر کئے ہیں۔سینئر سیکنڈری اسکول (سائنس اسٹریم)/ ڈپلوما انجینئرنگ کا امتحان صبح 10 بجے منعقد ہوگا، جب کہ سینئر سیکنڈری اسکول (ہیومینیٹیز/کامرس)، ایس ایس ایس سی (برج کورس) اور بی اے ایل ایل بی کے امتحانات دوپہر کے سیشن میں 3 بجے سے ہوں گے۔یہ امتحانات علی گڑھ، امپھال، کولکاتا، لکھنؤ، میرٹھ، پٹنہ، رام پور، کشن گنج، سرینگر، مرشدآباد اور کوژی کوڈ سمیت متعدد مراکز پر منعقد کیے جائیں گے۔کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر مجیب اللہ زبیری نے بتایا کہ امیدواروں کی سہولت اور امتحانی عمل کو خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کرنے کے لیے تمام ضروری انتظامات کئے گئے ہیں۔سینئر فیکلٹی ممبران اور افسران کو مختلف مراکز پر مشاہد کے طور پر تعینات کیا گیا ہے تاکہ امتحانی عمل کی خاطر خواہ نگرانی کی جاسکے۔

’ہندوستانی ثقافت پر‘حملہ برداشت نہیں کیا جائے گا

بندی، کلاوا پر پابندی لگانے والوں پر سخت کارروائی کرے حکومت: سادھوی پراچی کا مطالبہ

باغپت: 25 اپریل (پی این ایس) مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں ایک نجی کمپنی کے ملازمین کو تلک اور بندی، کلاوا سمیت مذہبی نشانی نہ پہننے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ہندو رہنما سادھوی پراچی نے اب اس معاملے پر بیان جاری کیا ہے۔انہوں نے کمپنی کی ہدایت پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔سادھوی پراچی نے کہا، ان دنوں کمپنیوں کے لیے یہ فیشن بن گیا ہے کہ وہ بندی، کلاوا، بچھیا، یا منگل سوتر پہننے سے روکنے والی کمپنیوں کو داخلے سے منع کریں، یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔ یہ ہندوستان ہے، اور ہندوستان میں شادی شدہ خواتین بندی اور منگل سوتر پہنیں گی۔ وہ ہمارے مقدسات، مذہب کی علامتیں بھی پہنیں گی۔ وہ چوٹی بھی رکھے گی۔’ہندو رہنما سادھوی پراچی نے یہ بھی کہا کہ کیا سعودی عرب میں ان کا کوئی ماسٹر ہے؟ وہ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں؟ یہ بھارت ہے، بھائی۔ ہندوستان میں ہندوستانی قوانین اور ضابطے لاگو ہوں گے۔ ہماری روایات، ہماری اقدار اور ہماری ثقافت اہم ہے، سعودی عرب میں کسی ڈان کو خوش کرنے کے لیے ہندوستان کی ثقافت اور تہذیب کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔ بھوپال میں کمپنی مالکان نے ان پر پابندی لگا دی ہے۔ مدھیہ پردیش حکومت فوری کارروائی کرے، یہ پاکستان نہیں اور نہ ہی یہ سعودی عرب ہے، جہاں یہ لوگ ملک کے دشمن بن رہے ہیں، اس لیے ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے۔اس کے ساتھ ہی، انہوں نے بنگلورو کے کروپاندھی کالج میں پانچ طلباء کے مشترکہ داخلہ امتحان (سی ای ٹی) کے دوران اپنے مقدس دھاگے کو ہٹانے کے لیے مجبور کیے جانے کے واقعے پر بھی شدید ردعمل کا اظہار کیا۔سادھوی پراچی نے کہا، ”اس طرح کا ماحول بنایا جارہا ہے۔سی ای ٹی امتحان کے دوران بنگلورو میں پیش آنے والا یہ واقعہ بہت بڑا معاملہ ہے۔یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔مقدس دھاگہ، شیکھا، اور کلاوا سناتن دھرم کی علامتیں ہیں۔مقدس دھاگے کی حفاظت کے لیے، ننھے ویر حقیقت نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور کالوا اور چھوٹی کی حفاظت کے لیے اپنی گردن کٹوا دی۔ میں اس مقدس دھاگے کو ہٹانے کا مطلب نہیں سمجھتی۔آپ موبائل فون پر پابندی لگا سکتے ہیں، آپ چیکنگ کر سکتے ہیں، لیکن مقدس دھاگے کو ہٹانا بالکل غلط ہے۔ ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔“ انہوں نے کہا، ”یہ مذہب کو نشانہ بنانے کے لیے امتحان کے ذریعے کیا گیا حملہ ہے۔ سناتن دھرم کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ میں حکومت سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ فوری کارروائی کرے، ورنہ سناتن دھرم کے خلاف یہ بہت بڑی سازش ہوگی۔

والدین کو مہنگی پرائیویٹ نصابی کتابیں خریدنے پر مجبور کیا جارہا ہے: پروین بھارتی

کرپشن فری انڈیا تنظیم کا سکندر آباد میں پرائیویٹ اسکولوں کی من مانی کے خلاف پیدل مارچ

بلند شہر 25/ اپریل (پریس ریلیز) کرپشن فری انڈیا تنظیم نے جمعہ کی سہ پہر سکندر آباد میں پرائیویٹ اسکولوں کی من مانی فیسوں میں اضافے، مہنگی نصابی کتابوں اور یونیفارم کی فروخت کے خلاف ایک پیدل مارچ کا اہتمام کیا۔یہ مارچ جی ٹی روڈ واقع تشنک کی کوٹھی سے شروع ہوا اور بازار کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا تحصیل احاطے میں پہنچا۔تنظیم کے کارکنوں نے تحصیل احاطے میں نائب تحصیلدار انکت کمار کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے نام ایک میمورنڈم سونپ کر جلد کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔احتجاج کے دوران تحصیل کمپاؤنڈ میں تنظیم کے بانی چودھری پروین بھارتی اور تنظیم کے شہر صدر ملکھان سنگھ یادو نے الزام لگایا کہ این سی ای آر ٹی کے نفاذ کے باوجود پرائیویٹ اسکول والدین کو مہنگی پرائیویٹ نصابی کتابیں خریدنے پر مجبور کر رہے ہیں۔کور کمیٹی کے رکن چودھری پریم راج بھاٹی نے کہا کہ ہر سال نصاب میں تبدیلی سے والدین پر اضافی مالی بوجھ پڑ رہا ہے۔سکندر آباد تحصیل کے نائب تحصیلدار انکت کمار نے بتایا کہ انہیں میمورنڈم مل گیا ہے۔انہوں نے یقین دلایا کہ اگر تحقیقات میں ایسی شکایات درست پائی گئیں تو متعلقہ اسکولوں کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔اس احتجاجی مارچ میں ضلع صدر سشیل پردھان، برہم پال سنگھ کپاسیا، دیا پردھان، اودھم سنگھ، راجکمار پہلوان، موہت ادھانا، نیرج بھڑانا، لچھمن سنگھ، بسنت بھاٹی، کیپٹن نریش سنگھ اور دیگر کئی کارکنان موجود تھے۔

اے ایم یو گرلز اسکول میں انسدادِ تمباکو بیداری پروگرام کا انعقاد

علی گڑھ، 25 اپریل: تمباکو سے پاک اسکول مہم کے تحت اے ایم یو گرلز اسکول میں انسدادِ تمباکو بیداری پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں شعبہ پبلک ہیلتھ ڈینٹسٹری کی چیئر پرسن پروفیسر نیہا اگروال اور اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر پرمود کمار یادو نے اپنے ٹیم ممبران ڈاکٹر ہردیہ جے اور ڈاکٹر طوبٰی امام کے ساتھ شرکت کی۔اس موقع پر تمباکو کے استعمال سے وابستہ جسمانی، سماجی اور نفسیاتی خطرات پر روشنی ڈالی گئی۔اس کے بعد حلف برداری کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں طلبہ نے تمباکو سے دور رہنے اور صحت مند و تمباکو سے پاک ماحول کو فروغ دینے کا عہد کیا۔یہ پروگرام قائم مقام پرنسپل مس الکا اگروال کی نگرانی میں منعقد ہوا۔اساتذہ میں مس عرشی ظفر خان، ڈاکٹر وسیم رضا، مس ہما مختار اور مس بشریٰ کرمانی نے پروگرام کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔پیغام کو موثر بنانے کے لیے نکڑ ناٹک، سلوگن رائٹنگ اور پوسٹر سازی کے مقابلے بھی منعقد کیے گئے۔

شعبۂ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی میں ”مجلس نساء“ کا قیام

ڈاکٹر شاداب علیم صدر، ڈاکٹر عفت ذکیہ اور فرزانہ سبزواری نائب صدور اور سیدہ مریم الٰہی جنرل سیکریٹری نامزد

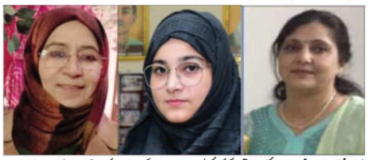

میرٹھ 25/ اپریل 2026 آج یہاں مورخہ 25/ اپریل 2026 کو صدر شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کی صدارت میں ایک ”مجلس نساء“ کا قیام عمل میں آیا۔اس تنظیم کا مقصد خواتین میں تعلیمی بیداری، اس کے تمام جائز حقوق کی حفاظت، سماجی تربیت، اچھے اخلاق، صبر وتحمل اور باہمی احترام، غریبوں کی کفالت، فلاحی کاموں میں حصہ داری، نیز بچیوں میں تعلیم وہنر مندی کا ذوق وشوق پیدا کرنا، خواتین کے درمیان محبت، یکجہتی اور تعاون کا جذبہ پیدا کرنا، سلائی، کڑھائی، بنائی یا دیگر فنون سکھا کر خود کفیل بنانا، خواتین کے مسائل اور ان کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرانا، خواتین کو اچھی ماں، بیٹی، بیوی، بہن بننے کے آداب واصول سکھانا تاکہ خاندان کے ساتھ ساتھ معاشرہ بھی مضبوط ہو۔ان تمام چیزوں کے مدنظر ضرورت محسوس ہوئی کہ خواتین کی کوئی ایسی فعال تنظیم بنے جو درج بالا کاموں کو احسن طریقے سے انجام دے سکے۔اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ”مجلس نساء“ کا قیام عمل میں آیا جس کی سر پرست پروفیسر بندو شرما]صدر شعبۂ زوالوجی اور صدر وومن سیل، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ ہوں گی جب کہ تنظیم کی صدر: ڈاکٹر شاداب علیم، نائب صدر: ڈاکٹر عفت ذکیہ۔فرزانہ عاصم سبزواری ہوں گی۔ جنرل سیکریٹری: سیدہ مریم الٰہی]ریسرچ اسکالر[شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ اور سیکریٹری کے فرائض: فرحت اختر] شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ[ہوں گی، پریس سیکریٹری: طاہرہ خاتون]ریسرچ اسکالر[اور خازن کے فرائض شعبۂ اردو کی استاد ڈاکٹر الکا وششٹھ انجام دیں گی۔ جب کہ اراکین مجلس عاملہ ڈاکٹر شبستاں آس محمد، ڈاکٹر فرح ناز، ڈاکٹر گلناز، سرتاج جہاں]ریسرچ اسکالر[، عظمیٰ سحر]ریسرچ اسکالر[، شہناز پروین]ریسرچ اسکالر[، علما نصیب]ریسرچ اسکالر محترمہ سر تاج جہاں]ریسرچ اسکالر[محترمہ آسیہ میمونہ]ریسرچ اسکالر[شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ، محترمہ عظمیٰ مہدی]مظفرنگر[نزہت اختر] میرٹھ[شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ، مہوش، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کو مجلس عاملہ کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔میٹنگ میں ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر الکا وششٹھ، سیدہ مریم الٰہی، فرحت اختر، محمد شمشاد اور سعید احمد سہارنپوری موجود رہے۔

بی ایس پی سپریمو نے سابق وزیر دھرم ویر سنگھ اشوک کو پارٹی سے نکالا

دھرم ویر سنگھ اشوک کے سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے کی قیاس آرائیاں تیز

بلند شہر 25/ اپریل (پریس ریلیز) بی ایس پی سپریمو مایاوتی کی ہدایت پر سابق کابینہ وزیر دھرم ویر سنگھ اشوک کو پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔ ان پر سماج وادی پارٹی (ایس پی) سے روابط رکھنے اور پارٹی مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔بی ایس پی کے ضلع صدر رویندر پردھان نے اس سلسلے میں ایک خط جاری کیا ہے۔بتایا جارہا ہے کہ دھرم ویر اشوک جلد ہی ایس پی میں شامل ہو سکتے ہیں، لیکن بی ایس پی نے انہیں پہلے ہی باہر کا دروازہ دکھا دیا ہے۔واضح ہو کہ دھرم ویر سنگھ اشوک بلند شہر سے سابق ایم ایل سی اور مایاوتی حکومت میں کابینہ کے وزیر رہ چکے ہیں۔مغربی اتر پردیش میں دھرم سنگھ اشوک کا شمار اہم لیڈروں میں کیا جاتا ہے۔ وہ بی ایس پی کے بانی کانشی رام کے بھی بہت قریب تھے۔پچھلے کچھ سالوں سے وہ پارٹی میں حاشیے پر چل رہے تھے اور پارٹی کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کر رہے تھے۔تبھی سے یہ قیاس آرائیاں لگائی جارہی تھیں کہ دھرم سنگھ اشوک کسی اور پارٹی میں شامل ہو سکتے ہیں۔سیاسی ذرائع کے مطابق اشوک جلد ہی سماج وادی پارٹی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی کے ایم پی رام جی لال سمن سے بھی باضابطہ بات چیت ہو چکی ہے۔ سماجوادی پارٹی کو مغربی اتر پردیش میں ایک اہم دلت لیڈر کی بھی تلاش ہے۔ وہ ایس پی سپریمو اکھلیش یادو کی مظفرنگر میں ہونے والی ریلی میں باضابطہ طور پر پارٹی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کا علم ہوتے ہی مایاوتی کے حکم پر انھیں پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔

امبیڈکر نگر میں نئی ڈی ایم ایشا پریا نے عہدہ سنبھال لیا

حکومتی منصوبوں کو عوام تک موثر انداز میں پہنچانے اور مسائل کے بروقت حل کا عزم

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) امبیڈکر نگر میں نو تعینات ضلع مجسٹریٹ محترمہ ایشا پریا نے آج ضلع خزانہ میں باقاعدہ طور پر اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔اس موقع پر افسران اور عملے نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔عہدہ سنبھالنے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈی ایم ایشا پریا نے کہا کہ ریاستی حکومت اور وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر پوری سنجیدگی اور دیانتداری کے ساتھ عمل کیا جائے گا۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ حکومت کی تمام فلاحی و ترقیاتی اسکیموں کو موثر انداز میں عوام تک پہنچایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔انہوں نے مزید کہا کہ عوامی مسائل کے بروقت اور شفاف حل کو اولین ترجیح دی جائے گی اور انتظامیہ کو ہدایت دی جائے گی کہ شکایات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مقررہ وقت میں ان کا ازالہ یقینی بنایا جائے۔ڈی ایم نے واضح کیا کہ ضلع میں ترقیاتی کاموں کی رفتار تیز کرنے کے ساتھ نظم ونسق کو مزید بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی، تاکہ عوام کو بہتر سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

جلال پور کی بیٹی عطیہ نکہت نے انٹرمیڈیٹ میں لہرایا کامیابی کا پرچم

محلہ جعفر آباد میں جشن کا ماحول، اساتذہ نے مبارکباد پیش کی اور اہل خانہ نے مٹھائیاں تقسیم کر کے خوشی کا اظہار کیا

جلال پور، امبیڈکر نگر (نامہ نگار): تعلیم کے میدان میں جلال پور کی بیٹیوں نے ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔قصبہ کے محلہ جعفر آباد کی رہائشی ہونہار طالبہ عطیہ نکہت نے انٹرمیڈیٹ (بارہویں) کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے نہ صرف اپنے والدین بلکہ پورے ضلع کا نام روشن کیا ہے۔عطیہ نکہت نے اپنی انتھک محنت اور لگن کی بدولت کل 500 نمبرات میں سے 438 نمبر حاصل کئے ہیں، جس کے ساتھ ان کی کامیابی کا تناسب 6.87 فیصد رہا۔عطیہ نکہت، جناب غلام حیدر صاحب کی صاحبزادی اور محترمہ نکہت فاطمہ کی لختِ جگر ہیں۔ ان کی اس غیر معمولی کامیابی پر پورے محلہ جعفر آباد میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور مبارکباد دینے والوں کا تانتا بندھ گیا ہے۔اپنی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عطیہ نکہت نے بتایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، اساتذہ کی صحیح رہنمائی اور والدین کا بھرپور سپورٹ کا نتیجہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک وقوم کی خدمت کرنا ہے۔عطیہ کی اس شاندار کامیابی پر محلے کے معززین اور سماجی شخصیات نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "عطیہ جیسی بیٹیاں سماج کے لئے رول ماڈل ہیں۔ ایسی کامیابیاں دیگر طالبات کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوتی ہیں"۔گھر والوں نے مٹھائیاں تقسیم کیں اور بیٹی کی کامیابی پر رب کا شکر ادا کیا۔عطیہ نکہت کی اس کامیابی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر عزم مصمم ہو اور محنت کا دامن تھام لیا جائے تو کوئی بھی منزل مشکل نہیں ہے۔محلہ جعفر آباد کے ہر فرد کے چہرے پر اس وقت فخر کی مسکراہٹ ہے۔

عصمت دری اور مخالفت پر جان سے مار دینے کی دھمکی دینے کے معاملہ میں پولیس نے کیا ملزم کو گرفتار

دیوبند، 25/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند پولیس نے نابالغ بچی سے عصمت دری اور مخالفت پر جان سے مار دینے کی دھمکی دینے کے معاملہ میں ایک ملزم کو گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا ہے۔تفصیلات کے مطابق گزشتہ 23 اپریل 2026 کو دیوبند کے ایک محلہ کی رہنے والی متاثرہ لڑکی کی والدہ نے کوتوالی دیوبند میں تحریری شکایت دیتے ہوئے ورنداون کالونی کے رہنے والے سمد ولد افضل پر اس کی نابالغ بیٹی سے عصمت دری کرنے اور مخالفت پر اس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دینے کا الزام لگایا تھا تحریر کی بنیاد پر پولیس نے ملزم کے خلاف دفعہ 271/ 26/ 69/ 351(3) بی این ایس اور 3/ 4(2) پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔معاملہ کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے اعلیٰ افسران نے ملزم کو فوری طور پر گرفتار کرنے کے احکامات پولیس کو جاری کر دئے تھے۔دیوبند کوتوالی انچارج روجنت تیاگی کی سربراہی میں پولیس ٹیم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو لال والا چوک سے گرفتار کر لیا اور پوچھ گچھ کے بعد اسے عدالت میں پیش کر دیا۔ملزم نوجوان کو گرفتار کرنے والی ٹیم میں کوتوالی انچارج سمیت ایس آئی گووند شرن اور کانسٹیبل پون سروہی وغیرہ شامل تھے۔

پاہو پور گاؤں میں دسویں جماعت کے طلبہ پر فائرنگ

دیوبند، 25/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) دو طلبہ گروپوں میں جھگڑے کے دوران فائرنگ سے دو طالب علم زخمی ہو گئے۔زخمی طلباء کو ابتدائی طبی امداد کے بعد علاج کے لئے ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا ہے۔دیوبند کوتوالی کے کھیڑا مغل تھانہ علاقہ کے پاہو پور گاؤں میں کسی بات پر دو طلبہ گروپوں میں جھگڑا ہو گیا اس دوران ایک گروپ کی جانب سے ہوئی فائرنگ کے نتیجہ میں دو طالب علم گولی کا چھرا لگنے سے زخمی ہو گئے۔زخمی طلبہ کو علاج کے لئے ناگل کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں ضلع اسپتال کے لئے ریفر کر دیا۔مذکورہ معاملہ میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے چار طلبہ کو حراست میں لے لیا ہے جن سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

چبوترے کے مالکانہ حق پر بھائیوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے میں دو لوگ زخمی

دیوبند، 25/ اپریل (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے محلہ شاہ جی لال پر چبوترے کے مالکانہ حق پر بھائیوں کے درمیان ہونے والے جھگڑے میں دو لوگ زخمی ہو گئے، دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف کوتوالی میں تحریر دیکر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔اطلاع کے مطابق محلہ شاہ جی لال کے رہنے والے دو حقیقی بھائیوں محمد شریف اور محمد نظیر کے درمیان گھر کے باہر بنے چبوترے پر مالکانہ حق کو لیکر کئی سالوں سے تنازع چلا آرہا ہے، گزشتہ روز چبوترے پر ایک بھائی کے ذریعہ تعمیراتی کام کرائے جانے پر دوسرا بھائی مخالفت کرنے لگا جس کے سبب دونوں کے درمیان ہوئی کہا سنی دیکھتے ہی دیکھتے مار پیٹ میں تبدیل ہو گئی، اس دوران شور شرابہ ہونے پر دونوں جانب سے کئی لوگ موقع پر پہنچ گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ مار پیٹ کرنے لگے، دونوں جانب سے ہوئی مار پیٹ کے نتیجہ میں دو لوگ زخمی ہو گئے۔دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف مار پیٹ کا الزام لگاتے ہوئے کوتوالی میں تحریر دی ہے۔وہیں پولیس کا کہنا ہے کہ دونوں فریقین کی جانب سے تحریر مل گئی ہے، تحریر کی بنیاد پر معاملہ کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ جانچ میں قصوروار پائے جانے پر ملزمان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔

غازی پور کیس: کمسن بچی کے قتل پر اپوزیشن کا سخت ردعمل

غازی پور: 25 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع غازی پور میں ایک کمسن بچی کے مبینہ ریپ اور قتل کے دل دہلا دینے والے واقعے نے ریاستی سیاست میں شدید ہلچل مچا دی ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ 14 اور 15 اپریل کی درمیانی شب پیش آیا، جب کٹاریا گاؤں سے لاپتہ ہونے والی بچی کی لاش اگلی صبح دریائے گنگا کے قریب ایک پل کے پاس سے برآمد ہوئی۔ پولیس کے مطابق واقعے کے فوراً بعد مقدمہ درج کر لیا گیا اور مرکزی ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وارانسی زون کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پیوش موڑدیا نے بتایا کہ بچی کے لاپتہ ہونے کے بعد تیزی سے تلاش شروع کی گئی اور اگلے دن اس کی لاش برآمد ہوئی۔ واردات کے چند دن بعد اپوزیشن جماعتوں نے ریاستی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی نے اس واقعے کو خواتین کے خلاف بڑھتے جرائم کے ایک ”خطرناک رجحان“ کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ”ہاتھرس، کٹھوعہ، اناؤ اور اب غازی پور ہر بار ایک ہی کہانی دہرائی جاتی ہے، مجرموں کو تحفظ اور متاثرین کو انصاف سے محروم رکھا جاتا ہے۔“ انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی اور ریاستی حکومت سے جواب طلب کرتے ہوئے کہا کہ ”آخر کیوں بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں؟“ کانگریس کی جنرل سیکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کی سلامتی کے دعوے محض نمائشی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ متاثرہ خاندان کو مقدمہ درج کروانے سے روکنے اور دباؤ ڈالنے کی اطلاعات سنگین سوالات کو جنم دیتی ہیں۔ دوسری جانب پولیس کا کہنا ہے کہ فوری کارروائی کرتے ہوئے نہ صرف مقدمہ درج کیا گیا بلکہ ملزم کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ میں موت کی وجہ ڈوبنا بتائی گئی ہے، تاہم تمام پہلوؤں سے تفتیش جاری ہے۔ ادھر سماجوادی پارٹی کے وفد کی آمد پر علاقے میں کشیدگی بڑھ گئی، جہاں پتھراؤ اور جھڑپوں کے واقعات پیش آئے۔

ٹانڈہ سے سفرِ حج جاری، محمد صابر کے لیے دعائیں

تلواپار تک شاندار استقبال و گل پوشی، دارالعلوم منظرِ حق میں دعائیہ تقریب

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ سے سفرِ حج کے بابرکت سلسلے کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔جس کے ساتھ ہی علاقے میں روحانی فضا اور عقیدت کا رنگ نمایاں ہو گیا ہے۔اسی سلسلے میں آج سنیچر کے روز دارالعلوم منظرِ حق کے مینیجر حاجی اشفاق احمد کے صاحبزادے جناب محمد صابر صاحب اپنی رہائش گاہ محلہ چھجاپور سے فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے۔ جہاں اہلِ علاقہ نے عقیدت ومحبت کے ساتھ انہیں دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا۔محمد صابر صاحب کا قافلہ شہر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا دارالعلوم منظرِ حق اور حضرت حقانی شاہ آستانہ تلواپار پہنچا۔جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔راستے میں جگہ جگہ لوگوں نے گل پوشی کر کے استقبال کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔تلواپار پہنچنے پر بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند موجود رہے۔اس کے بعد دارالعلوم منظرِ حق میں دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔جس میں اہلِ علاقہ، علماء، معززین اور دوست واحباب نے شرکت کی۔اس موقع پر محمد صابر صاحب اور ان کی اہلیہ کے لیے سفرِ حج کی آسانی، قبولیتِ حج اور خیریت سے واپسی کی دعائیں کی گئیں۔اس دوران جذباتی مناظر بھی دیکھنے کو ملے، اہلِ خانہ، عزیز واقارب اور دوست واحباب نے گلے مل کر مبارکباد پیش کی۔ہر زبان پر یہی دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ تمام عازمینِ حج کے سفر کو آسان فرمائے اور ان کی عبادات کو شرفِ قبولیت عطا کرے۔

'اسکول چلو ابھیان' ایک عوامی تحریک بن جائے گی: وزیر سندیپ سنگھ

یوگی حکومت کی بڑی پہل، اسکول چلو ابھیان' مشن موڈ میں نافذ

یوگی حکومت نے 'اسکول چلو ابھیان' کو مشن موڈ میں نافذ کرتے ہوئے تعلیم کے میدان میں ایک بڑا اور فیصلہ کن قدم اٹھایا ہے۔ حکومت کا واضح مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ 6 سے 14 سال کی عمر کا کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ وہ اسکول میں داخل ہیں اور تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں یکم مئی 2026 سے ریاست بھر میں ایک خصوصی مہم شروع کی جائے گی، جس کے تحت لیبر کالونیوں، اینٹوں کے بھٹوں اور کچی آبادیوں میں رہنے والے بچوں کی نشاندہی کرکے انہیں اسکولوں میں داخل کیا جائے گا۔ یہ مہم خاص طور پر اسکول سے باہر اور اسکول چھوڑنے والے بچوں کو مرکزی دھارے سے جوڑنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ معذور بچوں کی شناخت اور خصوصی اساتذہ کی مدد سے ان کا اندراج کیا جائے گا، جب کہ ڈراپ آؤٹ لڑکیوں کو کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیوں میں ترجیحی طور پر داخلہ دیا جائے گا۔ اس مہم کے بارے میں ریاست کے بنیادی تعلیم کے وزیر مملکت (آزاد چارج) سندیپ سنگھ نے کہا کہ یوگی حکومت کا مقصد صرف داخلہ ہی نہیں ہے بلکہ ہر بچے کو معیاری تعلیم سے جوڑنا بھی ہے۔ 'اسکول چلو ابھیان' کو ایک عوامی تحریک بنا کر ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ریاست میں کوئی بھی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ ڈراپ آؤٹ کو واپس لانا، لڑکیوں کو تعلیم دینا، اور منتقلی کی شرح میں اضافہ ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا ارادہ تعلیمی نظام کو مکمل طور پر جامع بنانا ہے جہاں معاشرے کے ہر طبقے کے بچوں کو یکساں مواقع میسر ہوں۔ اس مقصد کے لیے انتظامیہ، اساتذہ، والدین اور معاشرے کے تمام طبقات کی شرکت کو یقینی بناتے ہوئے یہ خصوصی مہم شروع کی جا رہی ہے۔ بنیادی اور ثانوی تعلیم کے ایڈیشنل چیف سکریٹری پارتھا سارتھی سین شرما نے ریاست کے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ہر بچے کے اندراج کو یقینی بنائیں۔ "اسکول چلو ابھیان" کے پہلے مرحلے میں (1 سے 15 اپریل)، آنگن واڑیوں/بال واٹیکاس میں تین سال کی عمر مکمل کرنے والے بچوں کا داخلہ، 6 سال کی عمر کے بچوں کو کلاس 1 میں داخل کرنے، اور 7 سے 14 سال کی عمر کے درمیان چھوڑنے والے بچوں کی شناخت کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اب دوسرے مرحلے میں اس عمل کو مزید تیز کیا جائے گا اور بقیہ بچوں تک براہ راست رسائی قائم کی جائے گی۔ تعلیم میں رکاوٹوں کو روکنے کے لیے کلاس 5 سے 6، 8 سے 9 اور 10 سے 11 تک 100 فیصد تبدیلی کو یقینی بنانے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ RTE کے تحت پرائیویٹ اسکولوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب ہونے والے بچوں کے 100٪ داخلہ کو یقینی بنانے پر بھی خصوصی زور دیا گیا ہے۔ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی اہل بچہ داخلے سے محروم نہ رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسکولوں کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے آپریشن کیاکلپ٪ اور پروجیکٹ الانکار٪ کے تحت وسیع پیمانے پر کام کیا جا رہا ہے۔ پچھلے سالوں میں، اسکولوں کو 19 پیرامیٹرز کی بنیاد پر سیر کیا گیا ہے۔ اب ایک خصوصی مہم کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کی باقی ماندہ کمیوں کی نشاندہی کرکے انہیں CSR اور دیگر وسائل کے ذریعے پر کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ مزید برآں، تمام اسکولوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ودیا نجلی پورٹل٪ کو آن بورڈ کریں، خلا کا تجزیہ پیش کریں، اور رضاکارانہ تنظیموں/رضاکاروں کی مدد سے سہولیات کی توسیع کو یقینی بنائیں۔

ہیموتی نندن بہوگنا کی خدمات نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ

لکھنؤ میں بہوگنا جی کی یوم پیدائش پر خراجِ عقیدت، وزیر اعلیٰ نے پھول چڑھائے

لکھنؤ: 25 اپریل۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے ممتاز مجاہدِ آزادی اور ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ مرحوم ہیموتی نندن بہوگنا جی کی یوم پیدائش کے موقع پر آج یہاں یوجنا بھون میں واقع ان کے مجسمے کے سامنے رکھے گئے تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں اپنی پرخلوص خراج عقیدت پیش کی۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقع پر کہا کہ آج اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ محترم ہیموتی نندن بہوگنا جی کی مقدس یوم پیدائش ہے۔ مرحوم بہوگنا جی کی پیدائش 25 اپریل 1919 کو موجودہ ریاست اتراکھنڈ میں ہوئی تھی، جو پہلے غیر منقسم اتر پردیش کا حصہ تھا۔ گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے پریاگ راج آئے۔ پریاگ راج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ہی محترم بہوگنا جی آزادی کی تحریک سے جڑ گئے تھے۔ بھارت چھوڑو تحریک میں فعال کردار ادا کرنے کے سبب انہیں برطانوی حکومت کی اذیتیں بھی برداشت کرنی پڑی تھیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ محترم بہوگنا جی نے سال 1952 میں پہلی بار اتر پردیش اسمبلی کے رکن کے طور پر عوامی زندگی میں قدم رکھا تھا۔ وہ ریاستی حکومت میں وزیر اور وزیر اعلیٰ بنے۔ مرکزی وزیر کے طور پر بھی انہوں نے کئی وزارتوں کی قیادت کی۔ اپنی قیادتی صلاحیت کے ذریعے انہوں نے ریاست اور ملک کی ترقی میں تعاون دیا۔ ان کے اتر پردیش کی ترقی کے وژن کو آج ہم سب عملی صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔ طویل سیاسی اور عوامی زندگی کے دوران ملک کے لیے ان کی خدمات موجودہ نسل کے لیے تحریک ہیں۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، لکھنؤ کی میئر سوشما کھڑکوال، قانون ساز کونسل کے رکن لال جی پرساد نرمل و رام چندر پردھان، رکن اسمبلی نیرج بورا، امریش کمار سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

یوپی اقلیتی کمیشن کی تشکیل نہ ہونے پر ہائی کورٹ برہم

معاملے کی اگلی سماعت 23 مئی کو

لکھنؤ: 25 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں اقلیتی کمیشن کی تشکیل میں طویل تاخیر پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے اس معاملے میں ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے اگلی سماعت 23 مئی کو مقرر کی ہے۔ اتر پردیش اقلیتی کمیشن 27 جون 2024 کو اپنی آئینی مدت ختم ہونے کے بعد سے غیر فعال حالت میں ہے۔ کمیشن کی تشکیل میں ناکامی پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے، ہائی کورٹ نے حکومت کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالت کے احکامات کو ہلکا نہیں لینا چاہیے۔ ریاست میں اقلیتی کمیشن کی مسلسل تحلیل کی وجہ سے اقلیتوں سے متعلق معاملات کے حل میں رکاوٹیں پیدا ہورہی ہیں اور متاثرین کو انصاف کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے۔ کمیشن کی تحلیل کے بعد آلوک کمار یادو کو سکریٹری کی اضافی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کے پاس شکایات کا فیصلہ کرنے یا احکامات جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس کا کردار صرف شکایات کی وصولی تک محدود ہے، ایسی صورتحال جس نے کمیشن کو موثر طریقے سے بے اختیار بنا دیا ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ قانون کے مطابق خاص طور پر اتر پردیش اقلیتی کمیشن ایکٹ، 1994 کمیشن کو ایک چیئرمین، ایک نائب چیئرمین، اور ایک رکن (ایک ایسی تشکیل جس میں کم از کم دو خواتین شامل ہوں) پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ یوپی اقلیتی کمیشن کی تشکیل آخری بار یکم جون 2021 کو ہوئی تھی، اشفاق سیفی اس کے چیئرمین تھے۔ کمیشن نے جون 2024 میں اپنی مدت پوری کی؛ قابل ذکر بات یہ ہیکہ اس کے بعد سے کوئی نیا کمیشن تشکیل نہیں دیا گیا۔ خیال رہے کہ اس معاملے کی پچھلی سماعت 7 جنوری 2025 کو ہائی کورٹ میں ہوئی تھی، اس وقت یوپی حکومت نے عدالت کو مطلع کیا تھا کہ وزیر اعلیٰ کمبھ میلے سے متعلق انتظامی معاملات میں بہت زیادہ مصروف ہیں، اس لیے کمیشن کی تشکیل اس وقت ممکن نہیں تھی۔ اس معاملے کی سماعت الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کے سامنے ہوئی، جس کی صدارت چیف جسٹس ارون بھنسالی نے کی، معروف وکیل شمشیر یادوگرن درخواست گزار شمس تبریز کی طرف سے پیش ہوئے۔ ایڈوکیٹ یادوگرن نے دلیل دی کہ کمیشن کی تشکیل نو میں ریاستی حکومت کی ناکامی نے اس کے پورے آپریشنل میکانزم کو مکمل طور پر روک دیا ہے۔ اپریل 2026 تک صورتحال ایسی ہے کہ کمیشن میں نہ تو کوئی چیئرمین اور نہ ہی کوئی وائس چیئرمین مقرر کیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، کمیشن سے اس کے تمام قانونی اختیارات چھین لیے گئے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، 1870 سے زائد شکایات اس وقت زیر التوا ہیں۔ ایسے معاملات جن پر تمام کارروائی مکمل طور پر رک گئی ہے۔ یہ شکایات بنیادی طور پر اقلیتی برادری سے متعلق ہیں اور ان میں پولیس اور انتظامی مشینری کے خلاف لگائے گئے الزامات بھی شامل ہیں۔ کمیشن کے سابق چیئرمین شکیل احمد نے ریمارکس دیے کہ باڈی کی تشکیل نو سے اقلیتی برادری کے لیے انصاف کے حصول کا عمل کچھ زیادہ قابل رسائی ہو جائے گا۔ کمیشن پولیس اور حکومتی زیادتیوں کے خلاف لوگوں کی شکایات سنتا ہے۔

30 لاکھ روپے کی چوری کا معاملہ حل، 3 شاطر چور گرفتار، نقدی اور پستول برآمد

لکھنؤ: 25 اپریل (پی این ایس) لکھنؤ کے گڈمبا تھانہ علاقے میں پولیس نے ایک بڑی چوری کو حل کیا ہے۔ کرائم برانچ اور گڈمبا پولیس کی مشترکہ ٹیم نے تین بدنام زمانہ مجرموں کو گرفتار کیا، جن سے تقریباً 30 لاکھ روپے کے مسروقہ زیورات، نقدی اور ہتھیار برآمد ہوئے۔ 15 اپریل کو آدھار کھیڑا، DH-2 پیراڈائز کالونی کے رہائشی سرفراز حسین کے گھر کے تالے توڑ کر الماریوں سے بھاری مقدار میں زیورات اور نقدی چوری کر لی گئی۔ لکھنؤ پولیس کمشنر کی ہدایت پر مشرقی زون کی کرائم ٹیم اور سرویلانس ٹیم اس معاملے کو حل کرنے میں لگی ہوئی تھی۔ تلاشی کے دوران، ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر، پولیس ٹیم نے اسکارپیو کلب کے قریب جنگل کو گھیرے میں لے لیا۔ تینوں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ تلاشی کے دوران ان کے پاس سے مسروقہ سونے اور چاندی کے زیورات اور غیر قانونی اسلحہ برآمد ہوا۔ ادیب الرحمن عرف ادیب: (24 سال)، بارہ بنکی کا رہنے والا۔ اس کے پاس سے ایک غیر قانونی پستول (.32 بور) اور کارتوس برآمد ہوئے۔ اس کے خلاف پہلے ہی غنڈہ گردی اور ڈکیتی کے نو مقدمات درج ہیں۔ ذیشان غازی عرف چھوٹو: (24 سال) لکھنؤ کا رہنے والا ہے۔ ذیشان ایک بدنام زمانہ مجرم ہے جس کے خلاف لکھنؤ کے مختلف تھانوں میں چوری اور ڈکیتی کے 14 مقدمات درج ہیں۔ رام جی راجا رام سونی: (56 سال)، سروجنی نگر، لکھنؤ کا رہائشی، یہ چوری شدہ سامان کو ٹھکانے لگانے اور دھوکہ دہی میں ملوث رہا ہے۔ نقد: 200,10,1 (چوری کی رقم)۔ زیورات: تقریباً 135 گرام سونے کی چھڑیں، انگوٹھیاں اور دیگر قیمتی سامان۔ گاڑی: ایک بلٹ موٹر سائیکل (سیز کی گئی)۔ موبائل فون: چار موبائل فونز (بشمول ایک آئی فون 17 پرو میکس جو چوری کی رقم سے خریدا گیا ہے)۔ اسلحہ برآمد: ایک .32 بور کا غیر قانونی پستول اور چار زندہ کارتوس۔

طلبہ کی کامیابی پر مبارکباد کا سلسلہ جاری

Raveena bishnoi(88.6) Samreen(85%) Shubhi Yadav(77.6%) Riya Saxena(76.6%)

لکھنؤ: ۔ شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج واقع کیشو نگر کے ہائی اسکول اور انٹر کے نتائج اس بار بھی سو فیصدی رہے۔ ہائی اسکول میں روین بشنوئی نے 88.6 فیصد نمبر جب کہ سمرین نے 85 فیصد نمبر حاصل کر کے کالج میں ٹاپ کیا وہیں انٹرمیڈیٹ میں شوبھی یادو 77.60 اور ریا سکسینہ 76.6 فیصد نمبر حاصل کر کے ممتاز رہیں۔ اس کالج کے بانیین پروفیسر شارب ردولوی اور پروفیسر شمیم نکہت کو یاد کرتے ہوئے کالج کے سکریٹری عاصم رضا نے کہا کہ پچھلے کئی برسوں سے یہ اسکول تعلیمی میدان اپنی ایک الگ شناخت قائم کئے ہے۔ یہ نتائج بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ ہمارے طلبہ نے بہت اچھی کارکردگی کی ہے اور اس میں اساتذہ کی بھی محنتیں شامل ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم نے اپنے ٹیچرز کو ہدایت دی ہے کہ ابھی اور محنت کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے کالج کے طلبہ ٹاپ 10 میں آسکیں۔ کالج کے منیجر پروفیسر حسین اصغر کاظمی نے کہا کالج کے نتائج یہ ثابت کر دیا کہ ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ اس کالج کے بانی ڈائرکٹر پروفیسر شارب ردولوی کی جانب سے قائم کردہ روایت کو باقی رکھتے ہوئے اس بار بھی کالج میں سو فیصد نتائج کامیابی سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ریزلٹ میں مزید بہتری ہوگی۔ کالج کی پرنسپل میرا ترپاٹھی نے طلبہ کی کامیابی پر صرف انھیں نہیں بلکہ ہم کو بھی فخر ہے۔ یہی بچے ہمارے ملک کا مستقبل ہیں۔ آئندہ کے ریزلٹ اس سے مزید بہتر ہوں گے۔ ہم سب طلبہ کے روشن مستقبل کے لئے دعا گو ہیں۔ اس موقع پر کالج سوسائٹی اور ٹرسٹ کے دیگر ممبران نے بھی طلبہ و اساتیذ کو مبارکباد دیں۔ آپ کو بتا دیں کہ ہمیشہ سے سو فیصد نتائج کے سبب کالج کافی مقبول ہے۔ یہ بھی بات قابل ستائش ہے کہ یہاں پڑھنے والی زیادہ تر طلبات کمزور معاشی طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اور کالج ان کی اسکالرشپ کے ذریعہ کر تعلیم کا سلسلہ ختم ہونے نہیں دیتا۔

کانپور: خاتون کے قتل اور لوٹ کا معمہ حل

کانپور: 25 اپریل (پی این ایس) پولیس نے کلیان پور تھانہ حدود کے تحت آواس وکاس میں ایک خاتون کے قتل اور لوٹ کے معاملے کو حل کرتے ہوئے ایک ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے 100٪ مسروقہ زیورات برآمد کر لیے ہیں۔ گرفتار ملزمان نے کرائم پیٹرول دیکھنے اور قرض کی ادائیگی کے لیے جرم کا اعتراف کر لیا۔ یہ واقعہ 23 اپریل کو پیش آیا، جب آواس وکاس کی رہنے والی نرملا سنگھ (53) گھر میں اکیلی تھی جب کہ اس کا شوہر دکان پر باہر دوا خریدنے گیا تھا۔ اسی دوران راوت پور کا رہنے والا 18 سالہ ایشو شرما عرف آریان چھت پر ڈرون گرنے کے بہانے گھر میں گھس گیا۔ اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاتون کا گلا گھونٹ دیا اور زیورات لے کر فرار ہو گیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور مخبر کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ دوران تفتیش انکشاف ہوا کہ ملزم جوئے میں پیسے ہار چکا تھا اور نشہ کا عادی بھی تھا۔

کثیر لسانی تحقیق کے فروغ کیلئے دو اہم اداروں کا اشتراک

رام پور رضا لائبریری اور لینگویج یونیورسٹی کے درمیان ایم او یو

لکھنؤ، 25 اپریل 2026: خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی اور رام پور رضا لائبریری کے درمیان یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل کی رہنمائی میں ایک تاریخی مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر باقاعدہ دستخط کیے گئے۔ یہ معاہدہ ہندوستان کی عظیم علمی، تعلیمی اور ثقافتی وراثت کے تحفظ، فروغ اور منظم مطالعے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس پیش رفت سے نہ صرف دونوں اداروں کے مابین تعلیمی تعاون کو نئی رفتار ملے گی بلکہ تحقیق اور علمی تبادلے کے میدان میں بھی وسیع امکانات روشن ہوں گے۔ اس معاہدے پر لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا اور رام پور رضا لائبریری کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پشکر مشرا نے اپنے اپنے اداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے دستخط کیے۔ دستخط سے قبل منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دونوں مقررین نے اس شراکت داری کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقع پر لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کہا کہ یہ ایم او یو خاص طور پر رام پور رضا لائبریری میں محفوظ نایاب اور قیمتی مخطوطات کی تلاش، تحقیق، ڈیجیٹلائزیشن، فہرست سازی اور تحفظ کے لیے مشترکہ منصوبوں کو فروغ دے گا۔ ساتھ ہی محققین اور اسکالرز کو ان مخطوطات تک بہتر رسائی فراہم کرنے کے لیے بھی عملی اقدامات کیے جائیں گے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انھوں نے کثیر لسانی اور کثیر ثقافتی ہندوستانی روایت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگریزی جیسی زبانوں کے ذریعے ہونے والی مشترکہ تحقیق نہ صرف تعلیمی معیار کو بلند کرے گی بلکہ بین العلومی مطالعے کے نئے در بھی وا کرے گی۔ اس نوعیت کا تعاون ہندوستانی علمی روایت کو عالمی سطح پر متعارف کرانے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ ڈاکٹر پشکر مشرا نے اپنے خطاب میں پروفیسر اجے تنیجا کی قیادت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی فعال اور دور اندیش رہنمائی کے باعث ہی یہ اہم معاہدہ ممکن ہو سکا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں اس اشتراک کے تحت مشترکہ سیمینار، ورکشاپس، تربیتی پروگرام اور تحقیقی منصوبے منعقد کیے جائیں گے جن سے طلبہ اور محققین کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ تقریب میں ممتاز ماہر تعلیم اور سماجی کارکن ڈاکٹر مونیکا تنیجا کی باوقار موجودگی نے پروگرام کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالحفیظ (عربی)، ڈاکٹر محمد اکمل (اردو)، ڈاکٹر عارف عباس (فارسی) اور ڈاکٹر یوسف ایاز (انگریزی) بھی شریک رہے۔ اس موقع پر ورندابن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر راجیو دویدی بھی موجود تھے جو رامپور رضا لائبریری کے ساتھ ایک علیحدہ معاہدے کے سلسلے میں آئے تھے۔ انھوں نے اپنے خطاب میں بھی اس مفاہمت کو اہم قرار دیا

کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج میں بامعنی اور فکر انگیز مذاکرہ

لکھنؤ (پریس ریلیز) نوابوں کے شہر کی دلکش روایتوں اور تابندہ ماضی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے نیز اس حسین ثقافت کو باقی رکھنے کے لیے 25 اپریل 2026 کا دن ایک یادگار لمحہ بن گیا، جب کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج، لکھنؤ نے ثقافتی فورم " آداب عرض لکھنؤ" کے اشتراک سے ایک بامعنی اور فکر انگیز مذاکرے کا انعقاد کیا، جس کا عنوان تھا " ہمارا لکھنؤ، ہمارا شہر"۔ یہ دل افروز نشست کالج کے ایس آر علی آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی، جہاں علمی وقار اور تہذیبی نزاکت کا حسین امتزاج نظر آیا۔ اس تقریب کا انعقاد کالج کے معزز منیجر جناب سید ناوید احمد صاحب کی سرپرستی اور پرنسپل پروفیسر حما خواجہ کی نگرانی میں ہوئی۔ محفل میں ایسے اہلِ علم اور ثقافت سے وابستہ افراد جمع ہوئے جنہوں نے لکھنؤ کی ابھرتی ہوئی شناخت، اس کی گنگا جمنی تہذیب اور جدید دور کے چیلنجوں پر نہایت سنجیدہ اور فکر پرور گفتگو کی۔ پروگرام کی نظامت پروفیسر صابرہ حبیب نے نہایت سلیقے سے انجام دی، جنہوں نے شہر کی علمی روایتوں پر روشنی ڈالی۔ اسی دوران انہوں نے کرامت پی۔جی کالج کی پرنسپل پروفیسر حما خواجہ کی گوناگوں صفات کا اعتراف کرتے ہوئے تعلیمِ نسواں کے فروغ میں ان کی دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر سطح پر کی جانے والی شب و روز کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ معروف تھیٹر اداکار ڈاکٹر اتل رستوگی نے فن و ثقافت کی روشنی میں لکھنؤ کی شان بیان کی، جبکہ پروفیسر اپما چترویدی اودھ گرلز ڈگری کالج کی وائس پرنسپل نے شہر کے جغرافیائی خدوخال اور اس کی تہذیبی تشکیل پر گفتگو کی۔ پرنسپل پروفیسر حما خواجہ نے تعلیم کے ذریعے شہری شعور اور فخر کو فروغ دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

اپروچ انٹرٹینمنٹ نے سلیبریٹی مینجمنٹ کورس کا آغاز کیا

لکھنؤ۔ اپروچ انٹرٹینمنٹ اینڈ کمیونیکیشن اکیڈمی نے سلیبریٹی مینجمنٹ کورس شروع کرنے کا اعلان کیا۔ یہ خصوصی کورس مشہور شخصیت کے انتظام اور تفریحی صنعت میں کیریئر کے حصول میں دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو تیار کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس معلومات کا انکشاف کرتے ہوئے، اپروچ انٹرٹینمنٹ اینڈ کمیونیکیشن اکیڈمی کے بانی، سلو تیاگی نے بتایا کہ یہ 3 ماہ کا گہرا اور جاب پر مبنی کورس آن لائن اور آف لائن دونوں طرح دستیاب ہوگا، جس سے طلباء اور کام کرنے والے پیشہ ور افراد کے لیے اس میں حصہ لینا آسان ہوگا۔ یہ کورس عملی سیکھنے اور حقیقی زندگی کے تجربے پر توجہ مرکوز کرے گا، جو شرکاء کو مشہور شخصیت کے انتظام، برانڈ ڈیلز، اور صنعت کے کام کو سمجھنے کے قابل بنائے گا۔ داخلے مئی بھر میں کھلے رہیں گے، جون میں کلاسز شروع ہوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس قلیل مدتی کورس کے علاوہ اکیڈمی نے سلیبریٹی مینجمنٹ میں 1 سالہ پی جی ڈپلومہ شروع کرنے کا بھی اعلان کیا ہے، جو اس شعبے میں طویل مدتی کیریئر بنانے والوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ یہ سلیبریٹی مینجمنٹ کورس صرف تھیوری کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ طالب علموں کو حقیقی دنیا کی سمجھ بوجھ فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس میں اہم موضوعات جیسے مشہور شخصیت کو آرڈینیشن، ٹیلنٹ مینجمنٹ، برانڈ کی توثیق، تعلقات عامہ، ایونٹ مینجمنٹ، ڈیجیٹل موجودگی، اور کرائسس مینجمنٹ شامل ہیں۔ اس کورس کی خاص بات اس کا عملی اور صنعتی تجربے پر زور دینا ہے۔ طلباء کو لائیو پروجیکٹس اور کیس اسٹڈیز پر کام کرنے کا موقع ملے گا، جس سے انہیں انڈسٹری کے حقیقی چیلنجوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ، شرکاء کو مشہور شخصیت کے انتظام کے حقیقی ورک فلو کو سمجھنے کا موقع ملے گا، جیسے ٹیلنٹ کا انتظام کرنا، برانڈز کے ساتھ کام کرنا، اور مہم چلانا۔

یونٹی ایجوکیشن پروگرام نے یوپی بورڈ امتحانات 2026 میں 100 فیصد کامیابی حاصل کی

لکھنؤ، 25 اپریل۔ یونٹی ایجوکیشن پروگرام اپنے قیام (1999) سے ہی اتر پردیش بھر کے محروم اور پسماندہ بچوں کو مفت اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس پروگرام کی بنیاد پدم بھوشن ڈاکٹر سید کلب صادق نے "توحید المسلمین ٹرسٹ" کے ایک اہم منصوبے کے طور پر رکھی تھی۔ اس کا بنیادی مقصد یہ یقین ہے کہ تعلیم غربت کے دائرے کو توڑنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔ گزشتہ برسوں کے دوران، اس پروگرام کے طلبہ نے یوپی بورڈ، سی بی ایس ای اور سی آئی ایس سی ای کے تحت ہونے والے جماعت دہم اور دوازدہم کے امتحانات میں مسلسل نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے، حال ہی میں اعلان کردہ یو پی بورڈ امتحانات 2026 میں طلبہ نے ایک بار پھر شاندار نتائج پیش کیے اور 100 فیصد کامیابی حاصل کی۔ جماعت دہم کے امتحانمیں کل 81 طلبہ شریک ہوئے۔ ان میں سے 21 طلبہ نے 80 فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کیے، 42 طلبہ نے 70 سے 80 فیصد کے درمیان نمبر حاصل کیے، جبکہ 18 طلبہ نے 60 سے 70 فیصد کے درمیان نمبر حاصل کیے۔ طحہ عباس نے 87.30 فیصد کے ساتھ نمایاں پوزیشن حاصل کی، جبکہ افروز فاطمہ 87 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہیں۔ سید جاوید مہدی، الماس زہرہ، زائرین فاطمہ اور علی فاطمہ نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر ایک نے 85 فیصد نمبر حاصل کیے۔ جماعت دوازدہم کے امتحانات میں 47 طلبہ شریک ہوئے۔ ان میں سے 22 طلبہ نے 70 فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کیے، جبکہ 21 طلبہ نے 60 سے 70 فیصد کے درمیان نمبر حاصل کیے۔ علی عرش نے 81 فیصد کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ محمد سیف اور ثانیہ زیدی نے مشترکہ طور پر 79 فیصد کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی۔ صمد زہرہ اور ثانیہ زہرہ نے 78.6 فیصد کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان شاندار کامیابیوں کے موقع پر 25 اپریل 2026 کو ایک تقریب اعزاز کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلبہ، ان کے والدین اور اساتذہ کو ان کی محنت اور لگن کے اعتراف میں سراہا گیا۔ تقریب میں معزز مہمانوں میں جناب نجم الحسن رضوی (سکریٹری، ٹی ایم ٹی و یونٹی)، ڈاکٹر طلحہ (جوائنٹ سکریٹری، یونٹی)، ڈاکٹر کلبے سبطین نوری، مسٹر میتھیوز (پرنسپل، یونٹی کالج)، محترمہ شبانہ احمد (پرنسپل، یونٹی سیکنڈ شفٹ) اور مسٹر بھارتی (وائس پرنسپل، یونٹی کالج) شامل تھے۔ مقررین نے طلبہ اور والدین کو نصیحت کی کہ وہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ میدان میں اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور کامیابی کے لیے ثابت قدم رہیں۔ یونٹی ایجوکیشن پروگرام اپنے مشن پر ثابت قدم ہے کہ تعلیم کے ذریعے نوجوان ذہنوں کو بااختیار بنایا جائے اور ایک روشن اور منصفانہ مستقبل کی تشکیل کی جائے۔

محکمہ تعمیرات عامہ میں ای آفس لازمی، کاغذ کے بغیر کام کی ہوگی ضرورت، ورنہ تنخواہیں روک دی جائیں گی

لکھنؤ: 25 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے محکمہ تعمیرات عامہ میں اب ای۔آفس سسٹم کا استعمال لازمی کر دیا گیا ہے۔ چیف انجینئر (ترقی) اور محکمہ کے سربراہ اشوک کمار دویدی نے تمام چیف انجینئروں کو سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ کسی بھی حالت میں کسی بھی فائل یا خط و کتابت کو آف لائن ہینڈل نہ کیا جائے۔ ای آفس میں لاگ ان نہ کرنے والے ملازمین اور افسران کی تنخواہیں روک لی جائیں گی۔ 20 مارچ کو چیف منسٹر کے دفتر کے ایک خط کے حوالے سے جاری کردہ اس حکم میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں تمام سرکاری دفاتر کو پیپر لیس بنانے کے لیے ای۔آفس پہلے سے ہی موجود ہے۔ تاہم، UPLC پورٹل پر ایک رپورٹ کے مطابق، 21 مارچ سے 20 اپریل کے درمیان، ہیڈ کوارٹر کی سطح پر 161 ملازمین اور علاقائی دفاتر میں 559,1 ملازمین نے ای۔آفس پر کوئی کام نہیں کیا۔ سخت کارروائی کرتے ہوئے یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ملازمین کی تنخواہیں ای۔آفس پر کام کرنے کے بعد ہی ادا کی جائیں گی۔ اگر کوئی ملازم ای۔آفس پر کام نہیں کرتا ہے اور اس کی تنخواہ واپس لی جاتی ہے تو متعلقہ دفتر کے سربراہ اور تقسیم کرنے والے افسر ذمہ دار ہوں گے۔ حکم نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اب سے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو تمام چیف انجینئرز محکمہ کے سربراہ کو ایک سرٹیفکیٹ جمع کرائیں گے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کے زیر کنٹرول تمام دفاتر میں ملازمین نے ای آفس پر کام کیا ہے اور اس کی بنیاد پر گزشتہ ماہ کی تنخواہ واپس لی گئی ہے۔ یہ اقدام چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کے پیپر لیس گورننس اور ڈیجیٹل شفافیت کے وژن کی سمت ایک بڑی کوشش ہے۔ ای۔آفس فائل کی نقل و حرکت کو تیز کرے گا، کاغذ کی بچت کرے گا، اور کام میں شفافیت میں اضافہ کرے گا۔ UPLC پورٹل پر مختلف رپورٹس دستیاب ہیں، جنہیں افسران خود ڈاؤن لوڈ اور نگرانی کر سکتے ہیں۔